



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سوموار، 21- دسمبر 2020

(یوم الاثنین، 5- جمادی الاول 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27 : شماره 1

199

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(67)/2020/2404. Dated: 19th December, 2020. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 21st December 2020 at 02:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers Lahore."

**Dated: Lahore, the
19th December, 2020**

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE
PUNJAB"**

201

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 21- دسمبر 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2) (اے) کے تحت درج

ذیل آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قراردادیں پیش کرنے کی

اجازت دی جائے:

1. آرڈیننس (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020 (13 بابت 2020)
2. آرڈیننس (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020 (14 بابت 2020)
3. آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 (16 بابت 2020)
4. آرڈیننس (ترمیم) (درکردگی شرکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020 (17 بابت 2020)
5. آرڈیننس اوور سیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020 (18 بابت 2020)

202

- (ii) آئین کے آرٹیکل 128 (2) (اے) کے تحت قراردادیں
- 1- آرڈیننس (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیئریز 2020 (13 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 24- ستمبر 2020 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیئریز 2020 (13 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 23- دسمبر 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرے۔
- 2- آرڈیننس (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیئریز 2020 (14 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 14- اکتوبر 2020 کو نافذ کردہ آرڈیننس (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیئریز 2020 (14 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 12- جنوری 2021 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرے۔
- 3- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 (16 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 2- نومبر 2020 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 (16 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 31- جنوری 2021 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرے۔
- 4- آرڈیننس (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات پنجاب 2020 (17 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 2- دسمبر 2020 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات پنجاب 2020 (17 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 2- مارچ 2021 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرے۔

203

- 5- آرڈیننس اوور سیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020 (18 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 11- دسمبر 2020 کو نافذ کردہ آرڈیننس اوور سیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020 (18 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 11- مارچ 2021 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرے۔

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

- 1- آرڈیننس (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیئریز 2020
ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیئریز 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 2- آرڈیننس (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2020
ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 3- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020
ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 4- آرڈیننس (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020
ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 5- آرڈیننس اوور سیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020
ایک وزیر آرڈیننس اوور سیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 6- آرڈیننس (ترمیم) ہوٹل اینڈ ریستورانٹس پنجاب 2020
ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) ہوٹل اینڈ ریستورانٹس پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 7- آرڈیننس (ترمیم) ٹورسٹ گائیڈز پنجاب 2020
ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) ٹورسٹ گائیڈز پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

204

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

- 1- مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2020
ایک وزیر مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان
2020 ایوان میں پیش کریں گے۔
- 2- مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020
ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020 ایوان میں پیش
کریں گے۔
- 3- مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2020
ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔
- 4- مسودہ قانون (تفنیخ) پرائیویٹائزیشن بورڈ پنجاب 2020
ایک وزیر مسودہ قانون (تفنیخ) پرائیویٹائزیشن بورڈ پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

205

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

- 1- میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
- 2- جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
- 3- سردار محمد اویس دریٹک، ایم پی اے پی پی-296
- 4- محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

کابینہ

- 1- جناب عبدالعلیم خان : سینئر وزیر / وزیر خوراک
- 2- سید یاور عباس بخاری : وزیر سماجی بہبود و بیت المال
- 3- ملک محمد انور : وزیر مال
- 4- جناب محمد بشارت راجہ : وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
- 5- راجہ راشد حفیظ : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

206

- 6- جناب فیاض الحسن چوہان : وزیر جیل خانہ جات
- 7- جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
- 8- جناب عمار یاسر : وزیر کاشتکاری و معدنیات
- 9- جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم
- 10- جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول
- 11- سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور
- 12- جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل
- 13- جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات
- 14- جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹر زائیکشن ٹیم
- 15- چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن
- 16- جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نار کوئکس کنٹرول
- 17- جناب خیال احمد : وزیر کالونیز، کلچر*
- 18- محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین
- 19- جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجوانان، کھیلین، آثار قدیمہ و سیاحت
- 20- میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
- 21- میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
- 22- جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن
- 23- میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

207

- 24- جناب محمد ہاشم ڈوگر : وزیر بہبود آبادی
- 25- سردار محمد آصف نکئی : وزیر مواصلات و تعمیرات
- 26- سید مصباح علی شاہ بخاری : وزیر ایشیائی امور / جنگلی حیات و ماحولیات
- 27- ملک نعمان احمد لنگڑیال : وزیر مینجمنٹ و پور و فیشل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
- 28- سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر زراعت
- 29- جناب محمد اختر : وزیر توانائی
- 30- جناب محمد جہانزیب خان کھچی : وزیر ٹرانسپورٹ
- 31- جناب شوکت علی لالیکا : وزیر زکوٰۃ و عشر
- 32- مخدوم ہاشم جواں بخت : وزیر خزانہ
- 33- جناب محمد محسن لغاری : وزیر آبپاشی
- 34- سردار حسنین بہادر : وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈیولپمنٹ
- 35- محترمہ یاسمین راشد : وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر /
سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 36- جناب اعجاز مسیح : وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

209

4- پارلیمانی سیکرٹریز

- 1- راجہ صغیر احمد : جیل خانہ جات
 - 2- چودھری محمد عدنان : مال
 - 3- جناب اعجاز خان : چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
 - 4- ملک تیمور مسعود : ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ
- انجینئرنگ
- 5- راجہ یاور کمال خان : سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
 - 6- جناب سلیم سرور جوڑا : سماجی بہبود
 - 7- میاں محمد اختر حیات : داخلہ
 - 8- چودھری لیاقت علی : صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
 - 9- جناب ساجد احمد خان : سکولز ایجوکیشن
 - 10- جناب محمد مامون تارڑ : سیاحت
 - 11- چودھری فیصل فاروق چیمہ : آبکاری، محصولات و نڈ کوئٹس کنٹرول
 - 12- جناب فتح خالق : سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
 - 13- جناب احمد خان : لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
 - 14- جناب تیمور علی لالی : اوقاف و مذہبی امور
 - 15- جناب عادل پرویز : تحفظ ماحول
 - 16- جناب شکیل شاہد : محنت
 - 17- جناب غضنفر عباس شاہ : کالونیز
 - 18- جناب شہباز احمد : لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

210

- 19- جناب عمر آفتاب : منصوبہ بندی و ترقیات
- 20- جناب نذیر احمد چوہان : بیت المال
- 21- جناب محمد امین ذوالقرنین : امداد باہمی
- 22- جناب احمد شاہ کھگہ : توانائی
- 23- سید عباس علی شاہ : قانون و پارلیمانی امور
- 24- جناب محمد ندیم قریشی : اطلاعات و ثقافت
- 25- میاں طارق عبداللہ : ٹرانسپورٹ
- 26- جناب نذیر احمد خان : خصوصی تعلیم
- 27- رائے ظہور احمد : خوراک
- 28- سید افتخار حسن : مینجمنٹ پرو فیشنل ٹیلینٹ ڈیولپمنٹ
- 29- جناب محمد عامر نواز خان : کائناتی و معدنیات
- 30- جناب محمد شفیق : زکوٰۃ و عشر
- 31- جناب محمد سبطین رضا : ہائر ایجوکیشن
- 32- جناب محمد رضا حسین بخاری : جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
- 33- جناب محمد عون حمید : خواندگی
- 34- جناب محمد اشرف خان رند : آبپاشی
- 35- جناب شہاب الدین خان : مواصلات و تعمیرات
- 36- جناب محمد طاہر : زراعت
- 37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ
- 38- جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

211

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اولیس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

213

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کاسٹائیسواں اجلاس

سوموار، 21- دسمبر 2020

(یوم الاثنین، 5- جمادی الاول 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 17 منٹ پر
زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾

وَ اِنَّ الْفٰجِرَ لَفِيْ سٰجِمٍ ﴿۱۴﴾ یَّصْلُوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ

عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا اَدْرٰکَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَا اَدْرٰکَ

مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۸﴾ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا

وَ اَلْاَمْرُ یَوْمَیْنِ لِلّٰهِ ﴿۱۹﴾

سورة الانفطار آیات 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی)
جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا
معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی
کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہوگا (19)

وَمَا عَلَيْنَا الْاِلْبَآغِ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
 مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
 مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
 وہ اپنے پرانے کا غم کھانے والا
 فقیروں کا بچا ضعیفوں کا ماویٰ
 یتیموں کا والی غلاموں کا مولا
 خطاکار سے درگزر کرنے والا
 بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
 مفاسد کا زیروزبر کرنے والا
 قبائل کا شیر و شکر کرنے والا
 اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
 اور اک نسخہٴ کیمیا ساتھ لایا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ بینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا بینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل بینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
 2. جناب محمد عبداللہ وٹاچ، ایم پی اے پی پی۔29
 3. سردار محمد اویس دریٹک، ایم پی اے پی پی۔296
 4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈپٹی۔331
- شکریہ۔

تعزیت

سابق نگران وزیر اعلیٰ و اپوزیشن لیڈر میاں محمد افضل حیات
سابق ممبر قومی اسمبلی سردار شیر باز خان مزاری، سابق ممبر اسمبلی
سیدنا ظم حسین شاہ، سابق وزیر اعظم سردار ظفر اللہ خان جمالی اور اپوزیشن لیڈر
قومی اسمبلی میاں محمد شہباز شریف کی والدہ کی وفات پر دعائے مغفرت
جناب سپیکر: سابق نگران وزیر اعلیٰ / سابق اپوزیشن لیڈر میاں محمد افضل حیات، سردار شیر باز
خان مزاری جو ڈپٹی سپیکر کے دادا ہیں، سیدنا ظم حسین شاہ، سابق وزیر اعظم جناب ظفر اللہ خان
جمالی وفات پا گئے ہیں۔ اسی طرح اپوزیشن لیڈر قومی اسمبلی میاں محمد شہباز شریف کی والدہ جو
اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی دادی ہیں وہ بھی وفات پا گئی ہیں ان سب کے لئے
دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت و انسانی وسائل کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1200 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلے دو سوالات نمبر 2229 اور 2230 بھی اُنہی کے ہیں لہذا ان کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 4506 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیفنس روڈ پر قائم لیبر کالونی میں کوارٹروں کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*4506: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیفنس روڈ لاہور پر قائم لیبر کالونی میں کتنے کوارٹرز تعمیر ہیں؟

(ب) کتنے لوگ کرائے پر ان کوارٹروں میں رہائش پذیر ہیں؟

(ج) کتنے کوارٹروں پر قبضہ مافیا کا قبضہ ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) لیبر کالونی ڈیفنس روڈ لاہور 1296 فلیٹس پر مشتمل ہے۔

(ب) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے 146 عدد فلیٹس پالیسی کے مطابق ماہانہ کرایہ کی

بنیاد پر الاٹ کئے گئے ہیں۔

(ج) لیبر کالونی ڈیفنس روڈ لاہور میں 69 فلیٹس پر غیر قانونی قبضہ ہے۔ محکمہ اس معاملے میں

پولیس کی مدد سے کارروائی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ کون سے عناصر ہوتے ہیں جو سرکاری املاک پر قبضہ کرنے کی جرأت کر لیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ لیبر کالونی اور فلیٹس کے حوالے سے میری colleague نے سوال کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پورے پنجاب میں جہاں پر ہماری لیبر کالونیاں اور فلیٹس ہیں وہاں پر بہت زیادہ لوگ قابض ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی ریئل پالیسی ہے اور ہم فلیٹس کرایہ پر دیتے ہیں۔ لیبر کو فلیٹس میں پہنچانا بھی ہماری ذمہ داری ہے اس لئے ہم through balloting لیبر کو فلیٹس دے دیتے ہیں لیکن یہ بھی trend ہے کہ لیبر وہاں سے چلی جاتی ہے اور وہ دوسرے ہاتھوں میں فروخت کر دیتی ہے جس کی بناء پر قبضہ ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ڈیفنس کالونی کے حوالے سے ہمارے پاس کافی complaints تھیں جس پر action ہوا تھا۔ ڈیفنس روڈ پر قائم ہماری لیبر کالونی کے 146 کے قریب فلیٹس کے اوپر پرائیویٹ لوگوں نے قبضہ کر رکھا تھا تو اسی حکومت میں رہتے ہوئے ہم اب تک تقریباً 108 فلیٹس خالی کروا چکے ہیں جو کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری اور ڈی جی صاحب کی بہت بڑی achievement ہے۔ اب صرف 21 فلیٹس رہ گئے ہیں جن کا کچھ issue ہے اور انشاء اللہ انہیں بھی جلد ہی واگزار کروالیں گے۔ ہم نے 108 فلیٹس خالی کروائے ہیں اور جہاں جہاں پر complaints آتی ہیں تو ہماری کوشش ہوتی ہے کہ وہاں پر ایکشن ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ بشریٰ انجم بٹ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! On her behalf, Sir سوال نمبر 4538 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بھٹوں پر کم عمر بچوں کی

تعلیم و تربیت اور حوصلہ افزائی پروگرام سے متعلق تفصیلات

*4538: محترمہ بشریٰ انجم بٹ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے بھٹوں پر کام کرنے والے 16 سال سے کم عمر بچوں کا سروے کروایا تھا تو کب؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کم عمر بچوں کی تعلیم و تربیت کا خصوصی پروگرام دیا گیا تھا جس کے تحت بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی تھی؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو -/1000 اور -/2000 روپے بھی دیئے گئے تھے تاکہ بھٹے مزدوروں کی حوصلہ افزائی ہو؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پروگرام پر عمل پیرا ہے نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

- (الف) بھٹے مزدوروں کے بچوں کے متعلق حکومت پنجاب نے اربن یونٹ سے پنجاب بھر میں سال 2016 میں ایک سروے کروایا تھا۔
- (ب) جی ہاں! محکمہ لیبر و انسانی وسائل، حکومت پنجاب نے سال 17-2016 کے دوران پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی یعنی PSPA اور سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے تصدیق شدہ نوے ہزار سے زائد بھٹے مزدوروں کے بچے سکولوں میں داخل کروائے اور 75 فیصد حاضری یقینی بنانے والے بچوں کو ماہوار مالی معاونت بحساب مبلغ -/1000 روپے دینے کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ بذریعہ خدمت اے ٹی ایم کارڈ انتہائی شفاف عمل کے ذریعے دیئے جاتے رہے۔ بعد ازاں اپریل 2018 میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ ماہانہ وظیفہ بندش کا شکار ہوا۔

(ج) جی، ہاں! بچوں کو سکولوں میں داخلے کے وقت والدین کی حوصلہ افزائی کے لئے -/2000 روپے ایک دفعہ دیئے جاتے تھے اور -/1000 روپے ماہانہ وظیفہ فی بچہ 75 فیصد سکول حاضری پر دیا جاتا تھا۔

(د) یہ درست ہے کہ بچوں کو 75 فیصد سکول میں حاضری پر وظیفہ دیا جاتا رہا ہے۔ تاہم اپریل 2018 میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے پروگرام پر عملدرآمد بندش کا شکار ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ 17-2016 میں میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں تقریباً 90 ہزار بچوں کو دو ہزار اور ایک ہزار روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا تھا تاکہ وہ بچے بھٹوں پر کام نہ کریں لیکن 2018 میں یہ پروگرام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند کر دیا گیا تو میری معزز منسٹر سے request ہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے اچھا اور نیک کام شروع کیا تھا تو حکومت کب تک اسے دوبارہ شروع کرے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کے متعلق دریافت کر رہے ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کو بتا دوں کہ بچوں کے متعلق سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ 2018 میں فنڈز ختم ہو گئے جبکہ 17-2016 میں بھٹوں پر کام کرنے والوں بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل کروا کے ان کے والدین کو ایک ہزار روپے اور دو ہزار روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا تھا تو اس حوالے سے بتادیں کہ یہ پروگرام دوبارہ شروع کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! مجھے سوال نمبر بتادیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 4538 ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ initiative سابق حکومت نے شروع کیا تھا جس میں بھٹوں کے اوپر کام کرنے والے بچے، basically بھٹوں، فیکٹریوں یا کسی بھی جگہ پر چائلڈ لیبر کام نہیں کر سکتی تو اس پیرائے کے اندر ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے یہ سلسلہ شروع کیا گیا تھا کہ بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کو وہاں سے اٹھا کر سرکاری سکولوں میں داخلہ دیا جائے۔ ایک ہزار روپے ان کے والدین کو دیا جاتا تھا تو ہماری لیبر کے 75 فیصد بچے جو بھٹوں پر کام کرتے تھے وہ سکولوں میں گئے اور انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ Basically یہ پیسالیبر ڈیپارٹمنٹ نہیں دیتا تھا بلکہ PSPA دیتا تھا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ اس کو فنڈ کرتا تھا۔ یہ تین سال کا پراجیکٹ تھا اس کے بعد نئی حکومت آئی تو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے بچوں کے والدین کو دیئے جانے والے پیسے بند کر دیئے جس کے بعد جو بچے سکولوں کے اندر free پڑھتے تھے ان میں قدرے کمی آئی ہے۔ ہم نے فنڈز کے لئے request کی تھی لیکن یہ پیسے نہیں دیئے گئے۔ اس کی background اور وجہ یہی تھی کہ ان والدین کو awareness دی جائے تاکہ ان کے بچے سکولوں میں پڑھیں تو یہ ٹارگٹ achieve ہوا اور بچے ابھی سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چونکہ basically فنانس ڈیپارٹمنٹ نے فنڈ PSPA کو دینا تھا اور پھر انہوں نے لیبر ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز دینے تھے تو لیبر ڈیپارٹمنٹ بھی اس کو آگے نہیں دے رہا۔

جناب سپیکر: نہیں، لیبر ڈیپارٹمنٹ کی بات نہیں ہے بلکہ فنڈ تو حکومت نے دینا تھا ناں۔ کیا آپ نے حکومت کو لکھا کہ محکمہ کو فنڈز نہیں دیئے جا رہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جی، ہم نے حکومت کو لکھا تھا کہ ہمیں یہ فنڈز نہیں دیئے جا رہے۔

جناب غلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ نے یہ آئین کے آرٹیکل 25A کے تحت فری ایجوکیشن دینے کا پروگرام شروع کیا تھا۔ From class first to class

ten...

جناب سپیکر: جی، 2006 میں شروع کیا تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: سپیکر! جی، میں اسی کی بات کر رہا ہوں اور اس کے بعد 17-2016 میں تقریباً 90 ہزار بچے میاں محمد شہباز شریف کے دور میں بھٹوں سے اٹھا کر سکولوں میں داخل کروائے گئے جن میں پہلا بچہ کر سچن تھا جسے ہم نے سکول میں داخل کروایا اور فری ایجوکیشن کے آپ کی حکومت کے منصوبے کو جاری رکھا۔ ان کا ڈیپارٹمنٹ یا جو بھی اسے فنانس کرتے ہیں مجھے نہیں پتا کہ what is the mysterious mystery کہ 2018 کے بعد سب کچھ ہی بند ہو گیا اور ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں نے معزز منسٹر سے صرف یہ پوچھا ہے کہ آپ دوبارہ کب تک اس پروگرام جو جناب پرویز الہی نے یا میاں محمد شہباز شریف نے ایک نیک کام شروع کیا تھا،

Pakistan is the signatory of this covenant and convention at international level. So when we submit the report...

جناب سپیکر! وہاں پر ہمیں پھر answer جو دینا ہے اور جب اگر ہم GST plus status مانگتے ہیں تو رپورٹیں child labour تو education کو دوبارہ شروع کیوں نہیں کر رہے تو پھر ہم آپ کے بارے میں انہیں کیا جواب دیں کہ آپ اس پروگرام کو کیوں نہیں شروع کر رہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اس میں main مقصد ہمارا یہی تھا کہ بچے سکولوں میں داخلہ لیں اور تعلیم حاصل کریں جیسے کہ میں نے بتایا کہ 75 فیصد بچے سکولوں میں گئے۔ یہ ایک ہزار روپے وظیفہ جو بچوں کے والدین کو ملتا تھا وہ روکا گیا ہے باقی بچے اسی طرح سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں گو کہ ان کی 75 فیصد حاضری نہیں ہے لیکن بچے ابھی بھی سکولوں میں فری پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میری بات سن لیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بچوں کے والدین کو encourage کرنے کے لئے ایک پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا تاکہ وہ بھٹوں کی بجائے

بچوں کو سکولوں میں بھیجیں جس کی achievement بھی ہوئی تھی اسی لئے آنے والی حکومت نے اس کو continue کیا اور آپ نے تو اس پروگرام کو ہی بند کر دیا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جی، بند کر دیا ہے اور stipend بند کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ stipend کیوں بند کیا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! پیسے نہ ہونے کی وجہ سے بند کیا ہے کیونکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے فنڈز نہیں دیئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! باقی تو سارے کام چل رہے ہیں۔ میری بات سنیں آپ کا یہ ڈیپارٹمنٹ ہے اور آپ ماشاء اللہ اڑھائی سال سے وزیر ہیں۔ آپ نے جب اس کو دیکھا تو آپ نے کامینہ میں agitate نہیں کیا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! دوبارہ اس پر حکومت کو لکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

جناب غلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ بڑا نیک کام ہے لہذا اس کو دوبارہ شروع کریں اور انٹرنیشنل لیول پر ہمارا impact خراب ہو رہا ہے جبکہ آرٹیکل 25A کے تحت free compulsory education حکومت کی ذمہ داری ہے تو بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کو سکولوں میں داخل کرانے کے نیک کام کو دوبارہ شروع کروائیں۔ ہم جو بھی بات شروع کر لیں تو کہتے ہیں کہ فنڈز نہیں ہیں، فنڈز نہیں ہیں اور دو سال کے بعد کہیں گے کہ حکومت نہیں ہے تو پھر کیا کہا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! مجھے جواب دینے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ وزیر نہیں ہیں بلکہ جناب عنصر مجید خان نیازی وزیر ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں ان کی help کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ نہیں جواب دے سکتے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، مرضی کی بات نہیں ہے بلکہ اصول کی بات ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں ناں کہ کون سا قانون اور کون سا rule آپ کو allow کرتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ایجوکیشن کی بات ہو رہی ہے ناں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایجوکیشن کی بات علیحدہ ہے اور آپ مجھے rule بتادیں۔ منسٹر صاحب کو rule کی کتاب دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر help کی ضرورت ہو تو مجھے خود پتا ہے کہ کس نے help کرنی ہے۔ آپ نے اگر help کرنی ہے تو آپ کینٹ میں اپنے وزیر کی help کریں کہ یہ پروگرام شروع کروائیں۔ اگلا سوال نمبر 5309 چودھری اختر علی کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر لیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 5358 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: پی پی۔ 243 میں جیننگ اور رائس

فیکٹریوں سے وصول کردہ رقم اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*5358: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ 243 اور ضلع بہاولنگر میں جیننگ اور رائس فیکٹریاں ہیں جن سے محکمہ کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے رقم بھی وصول کر رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کن کن رائس ملز اور جیننگ فیکٹریوں سے کتنی رقم ماہانہ اور سالانہ کس کس مد کے لئے وصول کر رہا ہے؟

- (ج) ان فیکٹریوں میں علیحدہ علیحدہ کتنے کتنے کارکن کام کر رہے ہیں؟
- (د) کیا محکمہ نے ان کارکنوں کے لئے پی پی۔ 243 فورٹ عباس میں کوئی ہسپتال / سکول بنایا ہو ہے تاکہ اس محکمہ سے تحفظ یافتہ کارکن اور ان کی فیملی مستفید ہو سکیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

- (الف) جی، ہاں! یہ درست ہے محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی ان فیکٹریوں سے کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے۔
- (ب) ضلع بہاولنگر میں 113 رائس ملز اور 112 کاٹن جینٹنگ فیکٹریاں ہیں (جو کہ سیزنل بنیادوں پر کام کرتی ہیں) سوشل سیکیورٹی سے رجسٹرڈ ہیں جن میں سے 42 رائس ملز اور 31 کاٹن فیکٹریز بند ہیں رائس مل کے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 191 ہے اور کاٹن جینٹنگ فیکٹریز میں کارکنان کی تعداد 239 ہے اور آج کل سیزن آف ہے جو نہی سیزن شروع ہو گا تو کارکنوں کی تعداد میں اور کنٹری بیوشن کی رقم میں اضافہ ہو جاتا ہے اور رائس ملز سے ماہانہ سوشل سیکیورٹی کنٹری بیوشن 205604 وصول کرتا ہے جو کہ سالانہ 3517792 بنتا ہے اور کاٹن جینٹنگ فیکٹری سے ادارہ سوشل سیکیورٹی ماہانہ 262628 روپے کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے جو کہ سالانہ 4151536 بنتا ہے، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ضلع بہاولنگر میں رائس ملز کی ٹوٹل تعداد 113 جس میں سے 42 رائس ملز بند ہیں اور 71 رائس ملز میں کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد 191 ہے۔ کاٹن جینٹنگ فیکٹریز کی ٹوٹل تعداد 112 ہے جس میں سے 31 کاٹن جینٹنگ فیکٹریز بند ہیں اور 81 فیکٹریز میں کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد 239 ہے، تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ضلع بہاولنگر میں مندرجہ ذیل طبی مراکز کارکنان کی سہولت کے لئے قائم کئے گئے ہیں
1. علی جھیری ایس ایس ایم سی، بہاولنگر سٹی۔ بلدیہ روڈ نزد سٹی ہائی سکول بہاولنگر
 2. ایس ایس ایم سی، چشتیاں، ہاؤس نمبر 22 بلاک اے نیو سیٹلائٹ ٹاؤن چشتیاں

3. ایس ایس ڈی، ہارون آباد، بگلہ روڈ نزدیکیاں موٹر سائیکل ایجنسی ہارون آباد

4. ایس ایس ای سی، قادری ٹیکسٹائل ملز، عارف والا روڈ بہاولنگر

5. سوشل سکیورٹی فرسٹ ایڈ سنٹر آدم شوگر ملز چشتیاں۔

پی پی۔ 243 تحصیل فورٹ عباس میں کوئی ہسپتال نہیں ہے کیونکہ تحصیل فورٹ عباس میں رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد بہت کم ہے اس تحصیل کے کارکنان اپنی قریب ترین تحصیل ہارون آباد میں قائم طبی سنٹر سے سہولیات حاصل کرتے ہیں اور مزید مالی فوائد وغیرہ بذریعہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور انسپکٹر کارکنان کو ان کی فیکٹریوں میں جا کر دیا جاتا ہے اور سکول بنانا سوشل سکیورٹی کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، اس سوال کے جز (الف) سے میں satisfied ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم جو بھی کارکنان وہاں پر کام کرتے ہیں ان کی کنٹری بیوشن فیکٹریوں سے لیتے ہیں۔ جز (ب) میں ان کا جواب ہے کہ ضلع بہاولنگر میں 113 رائس ملز اور 112 کاٹن جینٹنگ فیکٹریاں ہیں جو کہ سوشل سکیورٹی سے رجسٹرڈ ہیں جن میں سے 42 رائس ملز اور 31 کاٹن فیکٹریاں بند ہیں۔ رائس ملز کے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 191 ہے اور کاٹن جینٹنگ فیکٹریوں میں کارکنان کی تعداد 239 ہے اور آج کل سیزن آف ہے جو نہی سیزن شروع ہو گا تو کارکنوں کی تعداد میں اور کنٹری بیوشن کی رقم میں اضافہ ہو جاتا ہے اور رائس ملز سے ماہانہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن -/205604 وصول کرتا ہے جو کہ سالانہ -/3517792 روپے بنتا ہے اور کاٹن جینٹنگ فیکٹری سے ادارہ سوشل سکیورٹی ماہانہ -/262628 روپے کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے جو کہ سالانہ -/4151536 روپے بنتا ہے۔ ان فیکٹریوں میں جو لوگ کام کرتے ہیں کیا وہاں کے employers محکمے کے ساتھ مل کر ملازمین کی تعداد کم نہیں دکھاتے؟ تاکہ ان کو کنٹری بیوشن نہ دینی پڑے۔ 114 فیکٹریوں میں 191 ملازمین کام کر رہے ہیں اور ان کی کنٹری بیوشن سارے سال میں 30 لاکھ روپے بنتی ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ مزدور کی فلاح و بہبود کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ یہ کاٹن جینٹنگ فیکٹریوں کے ملازمین ہیں اس کے علاوہ بھی ضلع بہاولنگر میں کئی ملازمین ہیں جو

مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔ کئی مزدور آڑھتیوں کی دکانوں پر کام کر رہے ہیں ان سب کو سوشل سیورٹی کے تحت رجسٹرڈ ہونا چاہئے۔ اب آپ اس محکمے کی efficacy دیکھ لیں کہ وہ کاٹن اور رائس کا علاقہ ہے اور یہ وہاں سے جو کنٹری بیوشن لے رہے ہیں وہ آٹے میں نمک یا اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر بھی نہیں ہے۔ اڑھائی سال ہو گئے ہیں۔

What have you done to increased the registered employees and the contribution to be received by the factories?

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ان کے دو سوال تھے ان میں سے ایک specific رائس ملوں اور کاٹن کی انڈسٹری کے بارے میں تھا۔ میرے colleague کو یہ علم ہو گا کہ جس فیکٹری میں پانچ یا پانچ سے زیادہ ورکرز کام کرتے ہیں ان کی رجسٹریشن ہوتی ہے اور بنیادی طور پر employer رجسٹریشن کرواتا ہے۔ ہمارے سوشل سیورٹی کے انسپٹر اس کو چیک کرتے ہیں ہماری چیکنگ کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔ یہ فیکٹریاں seasonal ہیں، ورکرز چلے جاتے ہیں اور پھر واپس آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے ہمارا قانون کہتا ہے کہ جب ورکرز کو فیکٹری میں کام کرتے ہوئے 90 دن ہو جائیں پھر وہ regular employee کہلاتا ہے۔ زیادہ تر employer انہیں contract basis پر عارضی طور پر hire کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ تھا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے اس کے لئے کیا کام کیا ہے؟ میں اپنے colleague کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سوشل سیورٹی ڈیپارٹمنٹ، میں اپنے دور سے پہلے کی بات کرتا ہوں کہ آٹھ سالوں میں ایک لاکھ 22 ہزار ورکرز رجسٹرڈ ہوئے، آج ہمارے ورکرز کی تعداد تقریباً گیارہ لاکھ ہے اور ہماری گورنمنٹ نے صرف دو سال کے اندر ایک لاکھ 47 ہزار ورکرز رجسٹرڈ کئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک R-5 card دینے کا معاملہ ہے تو جب یہ ڈیپارٹمنٹ ہمیں ملا تو اس وقت 9 لاکھ ملازمین میں سے 3 لاکھ 75 ہزار کو یہ کارڈ مل چکے تھے۔ ہماری گورنمنٹ نے اس کو بڑھا کر 5 لاکھ 75 ہزار تک پہنچا دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پچھلی بار سید حسن مرتضیٰ نے چنیوٹ کے حوالے سے بات کی تھی تو ہم نے اس پر ایک ٹیم بنائی تھی اور اب ہم رجسٹریشن کا عمل تیز کر رہے ہیں۔ ہم نے آپ کے اعتراض کو نوٹ کر لیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس میں مزید بہتری لائیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ہم یہاں اپنے کارکنان کے حقوق کو لے کر آئے ہیں۔ یہ تو گورنمنٹ کا کام تھا کہ جو اتنے سارے قوانین بنائے ہوئے ہیں ان کے تحت ورکرز کے rights ensure کرتے۔ میں ایک specific سوال کر رہا ہوں اور منسٹر صاحب پورے محکمے کا جواب دے رہے ہیں۔ اس میں دیکھ لیں، It's a matter of shame for all of us including may be the previous governments that we had not been able to ensure. وہاں پر جو انسپکٹرز ہیں، ان کو جہاں پر بھی تعینات کیا جاتا ہے یہ صرف اپنی جیبیں بھرتے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کرتے، وہاں پر رشوت ستانی کا بازار گرم رکھتے ہیں اور employees کو کچھ نہیں ملتا۔

جناب سپیکر! میری رائے ہوگی کہ وہاں پر جینٹنگ فیکٹریز کا اتنا بڑا علاقہ ہے لیکن سوشل سیکیورٹی کا کوئی ہسپتال نہیں ہے۔ آپ نے دوسرے سوال کا جواب یہ دیا ہے۔۔۔
جناب سپیکر: پھر یہ سوال تو ختم ہو گیا ہے اور اگلا سوال جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔
چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں جز (د) کی بات کر رہا ہوں۔
جناب سپیکر: پھر آپ اسی سوال کا کہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس میں پوچھا گیا ہے کہ کیا محکمہ نے ان کارکنوں کے لئے پی پی۔243 فورٹ عباس میں کوئی ہسپتال یا سکول بنایا ہوا ہے؟ پی پی۔243 ہارون آباد ہے اور انہوں نے فورٹ عباس لکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں آگے ہے کہ تاکہ اس محکمہ سے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کی فیملی مستفید ہو سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ ایک تو آپ اس کو فورٹ عباس کی طرف لے گئے ہیں، اس کے جواب میں آپ نے بہاولنگر سٹی کا بتا دیا ہے، چشتیاں کا بتا دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، پہلے ایک کا جواب آجائے اس کو مختصر کر لیں۔ آپ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ ہارون آباد میں ہسپتال اور سکول نہیں بنا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ basically پی پی۔ 243 ہارون آباد ہے۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ ہم new inspection regime پر کام کر رہے ہیں جس سے فیکٹریوں اور ڈیپارٹمنٹ کے کافی issues ختم ہو جائیں گے۔ وہ آپ ہی کا initiative تھا اور اب اس پر بہت تیزی سے کام جاری ہے۔ بہاولنگر میں ایک 10 بیڈ کا ہسپتال ہے اس کے علاوہ ڈسپنسریاں بھی ہیں۔ میرے بھائی اگر specific ڈسپنسری یا ہسپتال کا ذکر کر رہے ہیں تو یہ مجھے بتادیں میں اس کو چیک کر لیتا ہوں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں ایس ایس ایم سی اور ایس ایس ڈی لکھا ہوا ہے یہ کس چیز کا مخفف ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ہماری ڈسپنسریاں اور میڈیکل سنٹرز ہوتے ہیں اس کے علاوہ منی ہسپتال اور ہسپتال ہوتے ہیں یہ ہماری کینگری ہے۔ چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں ان کو بتا دیتا ہوں۔ ایس ایس ڈی سے سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مراد ہے۔ یہ ان کی know-how کی کیفیت ہے ان کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کا نہیں پتا ہے۔ وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں نے ان کو پوری تفصیل سے جواب دیا ہے۔ اگر ایس ایس ڈی ہے تو اس سے مراد سوشل سکیورٹی ڈسپنسری اور اگر ایس ایس ایم سی آ رہا ہے تو اس کا مطلب میڈیکل سنٹر ہی ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے یہ میڈیکل سنٹرز کارکنان کی سہولت کے لئے بنائے ہیں میں نے تو مخصوص سوال ہارون آباد پی پی۔ 243 کے حوالے سے کیا تھا اور ان کی غلطی ہے کہ انہوں نے پی پی۔ 243 فورٹ عباس لکھا ہوا ہے۔ اس ساری تفصیل دینے کے بعد انہوں نے کہا کہ پی پی۔ 243 تحصیل فورٹ عباس میں کوئی ہسپتال نہیں ہے کیونکہ تحصیل فورٹ عباس میں رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد بہت کم ہے جبکہ یہ سوال ہارون آباد کے حوالے سے تھا۔

جناب سپیکر! انہوں نے ہارون آباد کا ذکر کیا ہے کہ وہاں ایس ایس ڈی، ہارون آباد بنگلہ روڈ پر ہے۔ جس constituency میں 300 فیکٹریاں ہیں وہاں پر صرف ایک ڈسپنسری ہے اور کوئی سکول نہیں ہے۔ یہ وہاں پر سوشل سیورٹی کا کوئی ادارہ نہیں بنا سکے۔

Just due to the fact that the department is so lazy and so weak over there and in all the Punjab. I think this government has improved nothing on it

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میری عادت ہے کہ میں پچھلی گورنمنٹ پر بات نہیں کرتا۔ جو گزر گیا سو گزر گیا ہم اپنی performance دے سکتے ہیں۔ جتنے lapse پچھلے دس سالوں میں ہیں وہ بھی سامنے ہے۔ پنجاب کے اندر جتنی بھی ڈسپنسریاں ہیں ہم ان کو میڈیکل سنٹرز پر لا رہے ہیں اور ہماری بہت سی ڈسپنسریاں ہیں جو میڈیکل سنٹر میں convert ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ ڈسپنسریوں کو قریب لانے پر کام کر رہے ہیں۔ یہ کام ایک دن میں نہیں ہونا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اداروں کی بنیاد automation پر ہے اور اس پر آج تک کام نہیں ہوا۔ ظاہر ہے کہ جب ڈیپارٹمنٹ بہت سی چیزوں پر کام کرے گا تو کچھ سیکٹرز نظر انداز ہوں گے۔ آپ کی طرف سے اس کی نشاندہی آگئی ہے اب ہم اس پر کام تیزی سے کریں گے۔

CHAUDHARY MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! This is very important and this is not the politics and this is basically what we should do. Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال take up کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا اور پہلے بھی یہ سوال آیا تھا لیکن میرا مدعا صرف یہ ہے کہ پنجاب میں بہت اچھے پروگرامز ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ ہم اپوزیشن میں ہیں اور خامیوں، کوتاہیوں کی نشاندہی کرتے ہیں لیکن پنجاب میں بہت سے پروگرامز اچھے بھی ہیں۔ کچھ اچھے پروگرامز آپ کے دور میں شروع ہوئے اور کچھ پچھلے دس سال میں شروع ہوئے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بھی اڑھائی سال میں اچھا پروگرام شروع کیا ہو لیکن مجھے

یہ بتایا جائے کہ جب وقفہ سوالات ہوتا ہے تو فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ چیز سامنے آتی ہے کہ پچھلے 12، 13 یا 15 سال کے اچھے پروگرامز کو چُن چُن کر break کر دیا جاتا ہے۔ آج چونکہ وقفہ سوالات میں اس کی نشاندہی ہوئی ہے اس لئے میری رائے ہے کہ اس پر overall آپ اپنی یا فنانس منسٹر کی سربراہی میں کمیٹی بنادیں کہ اس صوبے کی فلاح و بہبود کے لئے کسی بھی دور میں جو اچھے منصوبے شروع ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات صحیح ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! اس میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ہم نے جون میں بجٹ پاس کیا تھا، اب دسمبر ختم ہونے کو ہے اور اس بجٹ کو پاس ہوئے چھ ماہ ہو گئے ہیں لہذا اس حوالے سے میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ ہم نے وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال کے لئے فنڈز مختص کروائے۔ وہ ایک کروڑ آبادی کی ڈویژن ہے جہاں پر ہسپتال already بنا ہوا تھا لیکن unfortunately اسے چالو نہیں کیا گیا۔ اس حکومت کے آنے کے بعد جناب عمران خان بھی بیان دیتے رہے کہ وزیر آباد کارڈیالوجی ہسپتال بنا ہوا ہے، جو شروع نہیں کیا، اس حوالے سے سب نے بیان دیئے بلکہ پروگرام بھی منعقد ہوئے۔ اس پر نگران گورنمنٹ نے بھی کام شروع کیا اور اس کے بعد جب گورنمنٹ آئی تو گورنمنٹ نے کہا کہ ہم اس کو continue کریں گے۔ میں نے خود وزیر اعلیٰ کو بھی کہا وہاں پر پہلے سٹاف نہیں تھا اور بعد میں سٹاف رکھا گیا۔ اس کے بعد اس بجٹ میں پیسے رکھے گئے۔ دیکھیں، بات یہ ہے کہ ہمارے دور میں جب اسمبلی بجٹ پاس کر دیتی تھی تب پی اینڈ ڈی کے پاس پیسے جانے کے بعد لگنے شروع ہو جاتے تھے۔ اب آپ نے کوئی نیا سسٹم چلایا ہے یا پھر آپ وہ سسٹم ہی چھوڑ گئے ہیں جو غلط تھا۔ وہ سسٹم آپ صرف follow کر رہے ہیں۔ اب اس سسٹم کے تحت یہ بجٹ پاس ہو گیا لیکن اس اسمبلی کا بجٹ پاس کرنے کا کیا فائدہ رہ گیا کیونکہ اس بات کو اب چھ ماہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب اسمبلی پاس کرے گی تب کابینہ کی سب کمیٹی کے پاس جائے گا لیکن ابھی تک اس پر کچھ working ہوئی ہے اور نہ ہی ابھی تک پیسے release ہوئے ہیں۔ وہاں پر اب یہ حال ہے کہ 300 مریض waiting میں ہیں جن کے آپریشن ہونے ہیں۔ اس بات کو چھ ماہ گزر گئے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجہ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ لمحہ فکریہ ہے اسی لئے باقی projects onground نہیں آرہے۔ اگر آپ اچھے پراجیکٹ بنا رہے ہیں تو وہ ground پر کیسے آئیں گے کیونکہ لوگوں کو پتا ہی نہیں چل رہا کہ آپ کچھ

کام کر رہے ہیں۔ جب تک آپ ان کی proper implementation نہیں کروائیں گے تب تک کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ آپ پھر اسمبلی کو ہی بند کر دیں کیونکہ اسمبلی اور بجٹ لانے کا مقصد کیا ہے؟ جو بجٹ آپ نے یہاں سے پاس کر دیا ہے اُس کو implement ہونا چاہئے۔ میرے خیال میں جناب محمد بشارت راجہ کی سربراہی میں کمیٹی بناتے ہیں جس میں ممبران opt کر لیتے ہیں جبکہ میں خود بھی اس کمیٹی کو follow کروں گا۔ ہم اسمبلی میں ایسے ہی آجاتے ہیں اور آٹھ دس لوگوں کو کورونا کر کے واپس چلے جاتے ہیں۔ اس کو serious لینا پڑے گا۔ آپ کی حکومت کی performance لوگوں کو تب نظر آئے گی جب on the ground کام ہو گا۔ جو پیسا ہم نے approve کیا ہوا ہے وہ کمیٹیوں میں پھر تار ہے گا تو کیسے کام ہوں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): سپیکر! آپ کا فرمانا درست ہے کہ ایک دفعہ جب بجٹ پاس ہو جاتا ہے پھر اس میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہئے۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ پچھلے دور میں یہ ہوا تھا کہ ایک سینڈنگ کمیٹی برائے خزانہ بنا دی گئی تھی جو منصوبوں کو بھی چیک کرتی تھی اور releases کو بھی چیک کرتی تھی۔ میرے خیال میں یہ رکاوٹ ہے جس کو streamline کیا جاسکتا ہے۔ جیسے آپ نے حکم دیا ہے تو اس کو انشاء اللہ تعالیٰ streamline کریں گے۔

جناب سپیکر: جو رکاوٹ ہے اسی کی وجہ سے کام خراب ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): سپیکر! اس کو streamline کیا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر: لیبر منسٹر نے لکھ کر دیا ہے کہ یہ کام فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کرنا چاہئے تھا لہذا انہوں نے performance بالکل نہیں دینی کیونکہ فنانس والے بجٹ نہیں دیتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): سپیکر! آپ سے guidance لے کر انشاء اللہ ان معاملات کو ٹھیک کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ہاؤس کی منظوری سے کمیٹی بنا لیتے ہیں۔ میرے خیال میں جناب محمد بشارت راجہ کی سربراہی میں جو already پشیل کمیٹی نمبر 12 بنی ہوئی ہے یہ معاملہ اسی کے سپرد کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! بہت سارے منصوبے ہیں جو اس حکومت نے اور اس سے پچھلی حکومت نے پاس کئے ہیں اور ان پر بجٹ تور کھ دیئے گئے ہیں مگر بعد میں حکم ہوا کہ سب کو wind up کر دو۔

جناب سپیکر: جی وہ کمیٹی بنادی ہے۔ اگلا سوال جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
 جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! سوال نمبر 5409 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ PESSI سے تحفظ شدہ کارکنوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5409: جناب محمد نواز چوہان: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع گوجرانوالہ میں PESSI سے تحفظ شدہ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے یہ کارکن کس کس فیکٹری / کارخانہ / ادارے کے ملازم ہیں؟
- (ب) ان فیکٹریوں / کارخانوں اور اداروں سے کتنی رقم PESSI نے مالی سال 2019-20 میں وصول کی تھی ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ ادارہ / کارخانہ / فیکٹریز واریتائیں؟
- (ج) ان فیکٹریوں کی چیکنگ کس کس آفیسر نے کب کب کی تھی، ان میں کتنے کارکن تحفظ یافتہ تھے اور کتنے غیر قانونی کام کر رہے تھے اس بابت محکمہ نے کیا ایکشن لیا تھا؟
- (د) کیا حکومت ان اداروں / فیکٹریوں / کارخانوں کی مکمل چیکنگ دوبارہ کروانے اور اصل صورتحال سے آگاہ فرمانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی)

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سوشل سکیورٹی تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد - /47,296 ہے یہ کارکن 4026 فیکٹریز / کارخانے اور ادارے کے ملازم ہیں، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ سے ادارہ سوشل سکیورٹی نے مالی سال 20-2019 میں ریگولر آمدن کی مد میں - /46,45,05,902 روپے وصول کئے ہیں، تفصیل رقم علیحدہ علیحدہ ادارہ / کارخانہ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان فیکٹریوں کی چیکنگ متعلقہ ایریا کے افسران نے سالانہ کرنی ہوتی ہے آخری بار چیکنگ مالی سال 20-2019 میں کی تھی جس جس فیکٹری یا اداروں میں غیر قانونی ورکرز پائے گئے ان اداروں / فیکٹریوں کو کم ادائیگی برائے ورکرز کی مد میں مبلغ - /2,64,27,337 روپے وصول کئے گئے فیکٹری وار نام آفیسر اور تاریخ چیکنگ مع رقم وصولی کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی فیکٹریوں اور کارخانوں کی مکمل چیکنگ سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 سیکشن نمبر 22(5) کے تحت کرتا ہے اور محکمہ ہذا کے آفیسر سالانہ انسپشن ایک سال میں صرف ایک دفعہ کرنے کا مجاز ہے اور وہ بھی صرف آخری دو سال کے ریکارڈ کی انسپشن کر سکتے ہیں۔ محکمہ ہذا کے آفیسر ہر سال تمام اداروں کی انسپشن کرتے ہیں اور جہاں پر فرق نظر آتا ہے ورکر کی تعداد میں وہاں پر کم ادائیگی کی رقم وصول کرتے ہیں ورکر کی تعداد بڑھا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں جو جواب جو دیا گیا ہے اس کے مطابق 4026 فیکٹریز میں کارکنان کی تعداد 47296 ہے۔ اس سوال کے جز (ب) کے جواب میں جو ریکوری لکھی ہے وہ تقریباً 46 کروڑ 45 لاکھ 5 ہزار 902 روپے وصول کئے گئے ہیں اور اس کے

بعد (ج) جز میں جو ریکوری لکھی ہے اس کے مطابق تقریباً 2 کروڑ 64 لاکھ 27 ہزار 337 روپے وصول ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال ان سے یہ ہے کہ کیا یہ رقم خزانہ میں جمع ہوتی ہے یا گوجرانوالہ کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ سوشل سیورٹی کا ایک ہسپتال گوجرانوالہ میں ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر operation theatres کی تعداد کتنی ہے؟

جناب سپیکر: آپ پہلے ایک ضمنی سوال کر لیں اس کے بعد دوسرا سوال کر لیجئے گا۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! جو رقم جمع ہوتی ہے وہ کہاں جمع ہوتی ہے اور کہاں خرچ ہوتی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس ڈیپارٹمنٹ کو فنans ڈیپارٹمنٹ پیسے نہیں دیتا یہ ڈیپارٹمنٹ خود ہی کنٹری بیوشن کے ساتھ پیسے generate کرتا ہے، اس میں صرف ایک ہی specific element آیا تھا وہ بھٹوں کے حوالے سے تھا جو فنans ڈیپارٹمنٹ نے دینے تھے otherwise اس کا فنans ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ ادارہ فنڈز self-generate ہی کرتا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے گوجرانوالہ کے حوالے سے سوال کیا ہے کہ 4026 فیکٹریز میں کارکنان کی تعداد 47296 ہے اور اس کی کنٹری بیوشن کیسے ہوتی ہے؟ اس میں جتنی بھی کنٹری بیوشن ہوتی ہے یہ ہمارے ہی ادارے سوشل سیورٹی میں جمع ہوتے ہیں۔ سال جون 2014 تا جون 2017 تک جو رجسٹرڈ کارکنان تھے ان کی کل تعداد 180110 تھی جن میں صرف 93000 کو R5 کا رڈ issue ہوا تھا اور سال جون 2018 سے سال نومبر 2020 تک اس کی تعداد 184000 ہو گئی ہے۔ چار سے ساڑھے چار ہزار کارکنان رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور ان میں سے 151000 کو R5 کا رڈ ملے ہیں جن کی تعداد تقریباً 60 ہزار ہے ان کی اس period کے اندر R5 کا رڈ کی رجسٹریشن ہوئی ہے۔ جو collection ہوتی ہے وہ ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہوتی ہے

اور وہ ان کارکنان کی فلاح و بہبود پر ہی خرچ ہوتی ہے۔ Basically ہم ایک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہی ہیں اور ہیلتھ کے حوالے سے ہی خرچ کرتے ہیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! جو میں نے پوچھا ہے انہوں نے اس کا جواب دیا نہیں ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ رقم کہاں جمع ہوتی ہے اور کہاں خرچ ہوتی ہے؟ یہ تفصیل سے بتا دیا جائے کیونکہ یہ 59 کروڑ روپے بنتے ہیں جو گورنوالہ سے چار ہزار فیکٹریوں میں اکٹھے ہوتے ہیں اور وہاں پر 47 ہزار 296 مزدور ہیں تو کیا یہ ان کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ ہوتے ہیں یا کہاں اکٹھے ہوتے ہیں اور کہاں جمع ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! مختصر بتادیں کہ کہاں جمع ہوتے ہیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ پیسے سوشل سیورٹی ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہی جمع ہوتے ہیں، سوشل سیورٹی کا اپنا ہی اکاؤنٹ ہے اور وہ لیبرز پر خرچ ہوتی ہے۔ یہ پابندی نہیں ہے کہ اگر کہیں سے رقم collect ہو رہی ہے تو وہیں کے ایریا پر ہی لگائی جائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ویسے آپ میری بات سنیں۔ میں نے سوشل سیورٹی کے پیسے کا ایک طریق کار بنایا تھا جب 2002 میں میری گورنمنٹ آئی۔ پہلے یہ ہو رہا تھا کہ جہاں پر مزدور اور جہاں پر فیکٹریاں ہیں وہاں پر پیسے نہیں لگ رہے تھے بلکہ اور جگہ پر لگ رہے تھے۔ میں نے آکر اس کو change کیا تھا کہ جہاں پر فیکٹریاں ہیں وہیں پر سوشل سیورٹی کے ہسپتال بنیں، وہیں ان کے لئے لیبرز کالونیاں بنیں، یہ ہم نے کر دیا تھا اور یہ کیا ہوا اگر اوٹنڈ پر ہے۔ آپ کو اس کو follow up کرنا چاہئے تھا۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اسی پر ہی already عمل درآمد ہو رہا ہے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے اور میں آپ سے مطمئن ہوں لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ مطمئن ہو جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال انہیں تو کر لینے دیں۔ آپ کو پتا ہے کہ رولز کے مطابق صرف تین ضمنی سوال ہونے ہیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! میرا بھی دوسرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ٹھیک ہیں۔ میں ان کی بات کر رہا ہوں۔ آپ سوال کریں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! گوجرانوالہ میں سوشل سکیورٹی ہسپتال ایک ہے تو مجھے بتادیں کہ وہاں پر کتنے سرجن ڈاکٹر ہیں اور کیا وہاں کوئی سرجن کوالیفائیڈ ہے یا مجھے یہ بتادیں کہ کیا وہاں پر کوئی ٹی بی specialist ہے؟ جیسا کہ 47 ہزار 296 وہاں پر مزدور ہیں جن کے لئے تمام رقم اکٹھی ہوتی ہے تو کیا ان کے علاج معالجے کے لئے وہاں پر یہ سہولیات موجود ہیں تفصیل سے بتادیا جائے یا یہ وہاں پر میرے ساتھ چلیں، یہاں پر سوشل سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ والے بھی آئے ہوں گے یہ وہاں پر visit کر لیں اور مجھے وہاں پر مطمئن کر کے جائیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غضر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ ان کا سوال ہے اور اگر یہ پوری detail لینا چاہیں گے تو پوری detail ان کو ملے گی کہ اس ہسپتال میں کون کون سے specialists ہیں، کتنا علاج ہو رہا ہے ویسے ہم overall چیک کرتے رہتے ہیں جو کہ بہت بہتر ہیں۔ باقی ہسپتال کے علاوہ ہماری ڈسپنسریاں فیکٹریوں کے اندر بھی ہوتی ہیں تو ہمیں ایسا کوئی issue نہیں آتا جب آتا ہے تو اس پر کام کرتے ہیں لیکن جو سوال ہے اس کی ایک لمبی detail ہے ویسے میں ضمنی طور پر تو ایک detail لے کر آیا ہوں کہ ہمیں کہاں کہاں سے پیسے آتے ہیں اور کس کس جگہ پر خرچ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ سمجھ گئے ہیں۔ جناب محمد نواز چوہان! آپ ان کو تھوڑا ٹائم دے دیں وہ ٹھیک کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! جناب محمد ارشد ملک پہلے سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ سوال کی جز (ج) دیکھیں کہ جو فاضل ممبر نے سوال کیا ہے وہ اصل میں یہ ہے کہ ان میں کتنے کارکن تحفظ یافتہ تھے اور کتنے غیر قانونی کام کر رہے تھے اور اس بابت محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے تو میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ مالی سال 20-2019 میں 46,45,05902 روپے کی collection کی جو انہوں نے اس سے ورکرز کی مد میں ریکوری کی توجہ انہوں نے غیر قانونی حوالے سے چیمکنگ کی جو اس میں 2,64,27,337 روپے ایک سال میں مزید recover کئے۔ اب محکمہ نے یہ ملی بھگت خود کی اور انہوں نے خود ورکرز چھوڑے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات سنیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اب میرا سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ پہلے بات تو سن لیں۔ دیکھیں! 20-2019 میں انہوں نے کہا کہ ہم نے ریکور کیا اور یہ ریکوری آپ والی پرانی تھی جو آپ نے 2018 کی کرنی تھی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ مالی سال 20-2019 کا معاملہ ہے مالی سال 2018 کا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: 2018 میں تو ایکشن ہوا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ 2018 میں تو آچکے تھے۔ اب 19-2018 ایک سال ہے اور 20-2019 current year ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ بات نہیں بنتی تھی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اچھا میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ پوائنٹ آؤٹ ہوا، جو ملازم انہوں نے کم گئے جن کی ریکوری بعد میں لی گئی، جن افسران نے یہ نااہلی اور نالائقی کی ان کے خلاف محکمہ نے کیا ایکشن لیا؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ریکوری تو کی ہے آپ اس کو چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے ایکشن کیا لیا؟
 جناب سپیکر: جی، اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
 سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 5722 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: صنعتی کارکنوں

کے زیر تعلیم بچوں کو وظائف دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*5722: سید عثمان محمود: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
 (الف) صنعتی کارکنوں کے زیر تعلیم بچوں کو میٹرک کے بعد کون کون سی سہولیات / وظائف ویلفیئر فنڈز سے دیئے جاتے ہیں؟
 (ب) سال 19-2018 کے دوران ضلع رحیم یار خان کے صنعتی کارکنوں کے بچوں کو کیا کیا سہولیات / وظائف دیئے گئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) گورننگ باڈی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد نے اپنی 139 ویں میٹنگ منعقدہ 27.12.2017 کو صنعتی کارکنوں اور ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف دینے کے لئے SOPs منظور کئے۔ جس کے مطابق 19-2018 کے دوران تعلیمی وظائف مندرجہ ذیل شرح سے دیئے گئے۔

I۔ کینیگری۔	انٹر میڈیٹ لیول کے لئے	1600 روپے ماہور
II۔ کینیگری۔	گریجویٹ لیول کے لئے	2500 روپے ماہور
III۔ کینیگری۔	ماسٹر لیول کے لئے	3500 روپے ماہور

اس کے علاوہ طلباء کو دیگر اخراجات (ایڈمشن فیس، ٹیوشن فیس، ٹرانسپورٹ چارجز، ہاسٹل / میس چارجز، رجسٹریشن فیس، امتحانی فیس، لائبریری فیس، لیب فیس کمپیوٹر

فیس وغیرہ) بھی ادا کئے گئے جبکہ ایم فل / ایم ایس / پی ایچ ڈی کے حامل طلباء کو تعلیمی اخراجات ادا کئے گئے۔

(ب) سال 2018-19 کے دوران ضلع رحیم یار خان کے صنعتی کارکنوں کے بچوں کو سہولیات / وظائف دینے کی تفصیلات درج ذیل ہے:

وظائف کی تفصیل

رقم	کیسز کی تعداد
5,81,44,612	565

جناب سپیکر: ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا معزز منسٹر محنت و انسانی وسائل سے جو سوال تھا، وہ صنعتی کارکنوں کے جو زیر تعلیم بچے ہیں ان کو جو سہولیات، وظائف یا مختلف مراعات ڈیپارٹمنٹ جس طرح دیتا ہے تو اس حوالے سے میں نے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دوبارہ دہرا دیتا ہوں اور میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر محنت و انسانی وسائل سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو انہوں نے سوال کے جز (الف و ب) میں تفصیل بیان فرمائی ہے۔ وہ نامکمل ہے میں نے بڑا واضح طور پر ان سے پوچھا تھا کہ صنعتی کارکنوں کے زیر تعلیم بچوں کو میٹرک کے بعد کون کون سی سہولیات وظائف ویلفیئر فنڈ دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے مجھے کیٹیگریز تو بتا دیں کیٹیگری-I انٹر میڈیٹ لیول، کیٹیگری-II گریجویٹ لیول، کیٹیگری-III ماسٹر لیول، اسی طرح جز (ب) میں انہوں نے جو تفصیل پورے ہاؤس کو بیان کی ہے اگر آپ اس کو دیکھیں گے تو اس میں ایک رقم انہوں mention کی ہے 5,81,44,612 اور آگے صرف کیسز کی تعداد mention کر دی ہے۔

جناب سپیکر! اس کی آگے کوئی تفصیل نہیں ہے کہ ضلع رحیم یار خان جو کہ پانچ ملین پلس کی آبادی کا ضلع ہے اس میں صنعتی حوالے سے بہت زیادہ business activity

generate ہوتی ہیں خواہ وہ شوگر ملز کے حوالے سے ہو، فلور ملز کے حوالے سے ہو، ginning کے حوالے سے ہو، رائس ملز کے حوالے سے ہو مگر آپ یہ تفصیل دیکھیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو اس کا breakdown ہے اس سے ہاؤس کو آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! معزز ممبر کا جو سوال تھا اُس کے حوالے سے ہم نے بیان کر دیا ہے لیکن اگر معزز ممبر further کسی detail کی بات کر رہے ہیں ویسے ہمارے جو لیبرز کے سکولز ہیں کسی جگہ تک میٹرک اور کچھ ایف ایس سی، ایف اے تک تعلیم دیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو معزز ممبر نے سوال کیا ہے کہ وہاں چونکہ بزنسز کافی ہیں تو اُس میں کیسز کی اتنی کم تعداد ہو نہیں سکتی جو آپ نے جواب میں 565 کیسز لکھے ہیں اُس کے تحت جو پیسے پانچ کروڑ روپے ہیں تو یہ تعداد صحیح نہیں ہے۔ جی، سید عثمان محمود یہی تعداد کی بات ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا تھا 565 کیسز پورے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں اور رقم 5,81,44,612 روپے ہیں تو یہ تعداد کچھ سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ Based on the business activity generated by the district تو یہ تعداد۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس کو دوبارہ چیک کر لیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں اس کو چیک کرتا ہوں، کوشش کرتا ہوں اگر معزز ممبر مطمئن نہیں ہوں گے تو پھر ان کا سوال آجائے گا۔ جیسے میں بتا رہا تھا کہ ایف اے کے بعد در کر کا بچہ کسی بھی جگہ پر تعلیم حاصل کرتا ہے اُن کے لئے جو فنڈز ہیں اُس میں سے اُن کو سکالرشپ گرانٹس دیتے ہیں۔ جب کیسز آتے ہیں پھر وہ کیسز چیکنگ میں جاتے ہیں ڈی جی لیبر جو ہمارا وہاں پر ہوتا ہے ڈسٹرکٹ کالیبر آفیسر اُن کیسز کو چیک کرتا ہے پھر وہ کیسز ہمارے پاس بورڈ میں آتے ہیں بورڈ کی گورننگ باڈی میں پھر اُن کی approval ہوتی ہے اُس کے بعد انہیں یہ چیزیں ملتی ہیں۔ اب یہ depend کرتا ہے کہ کتنے لیبر کے بچے ہیں اور کتنوں

نے وہاں apply کیا ہے؟ اب اس کی جو further detail ہیں وہ معزز ممبر کے ساتھ share کر لی جائیں گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ جو آپ نے جزی (ب) میں تفصیل دی ہے اس کو دیکھیں یہ 19-2018 کی تفصیل ہے یہ آپ کی حکومت سے پہلے کی تفصیل ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! کس سے پہلے کی تفصیل ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے جزی (ب) میں جو تفصیل دی ہے کہ سال 19-2018 کے دوران ضلع رحیم یار خان کے صنعتی کارکنوں کے بچوں کو سہولیات / وظائف دینے کی تفصیل جو نیچے دی ہے۔ یہ تو پھر 2018 کی ہے آپ اپنی حکومت کی latest تفصیل بتائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! latest 2019-20 کیسز کی تعداد 583 ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے جزی (ب) میں جو لکھا ہوا ہے آپ اس کو ذرا پڑھیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ اس میں نہیں ہے لیکن جو اس کی اگلی 20-2019 کی تفصیل ہے میں وہ بھی ساتھ لے آیا ہوں۔ یہ ایڈیشنل انفارمیشن 20-2019 کی ہے کیسز کی تعداد 583 ہے۔ اس پر 7 کروڑ 52 لاکھ 61 ہزار دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے لیکن یہ پوری تفصیل نہیں ہے اتنے کیسز نہیں ہیں یہ آپ کو ری چیک کرنا پڑے گا کہ اتنی لیبر نہیں ہے یہ تو ایک فیکٹری کی بھی نہیں بنتی۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر مجھے ضمنی سوال کی اجازت ہو؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! چلیں انہوں نے یہ نمبر دے دیا ہے آپ میرے سے بہتر سمجھتے ہیں کہ یہ sense make نہیں کرتی، یہ تو شاید ایک فیکٹری کے لیبر کے بچوں کی تعداد بھی اس سے زیادہ ہو۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال معزز منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ چلیں یہ پرانی تفصیل ہے ان کی حکومت نہیں تھی اب تو ان کی حکومت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ پھر بعد میں اس کا جواب دے دیں۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوال اور اس کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ کے تحت

لاہور اور راولپنڈی میں موصولہ شکایات سے متعلقہ تفصیلات

*5762: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019 کے تحت یکم جنوری سے 30 اگست 2020 تک دوران لاہور اور راولپنڈی میں محکمہ کو شکایات موصول ہوئی ہیں؟
(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے ان شکایات کا ازالہ کس طرح کیا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019 کے تحت یکم جنوری سے 30 اگست 2020 تک لاہور ریجن کے پانچ اور راولپنڈی کے ایک ڈائریکٹوریٹ میں کسی قسم کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) چونکہ کسی بھی ڈائریکٹوریٹ میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے لہذا کوئی تفصیل بھی نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ساہیوال، اوکاڑہ، پاکپتن اضلاع میں

دفاتر روزگار مع سٹاف و عرصہ تعیناتی سے متعلق تفصیلات

1098: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال، ضلع اوکاڑہ، اور ضلع پاکپتن میں دفاتر روزگار قائم کیا گیا ہے اگر ہاں تو یہ کب سے قائم ہیں ان دفاتر میں میجر و دیگر سٹاف کب سے تعینات ہیں کتنی پوسٹ خالی کب سے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان دفاتر میں بے روزگار افراد کو رجسٹرڈ کر کے خالی اسامیوں کی باقاعدہ عوام الناس کو اطلاع دی جاتی ہے اگر ہاں تو سال 2020 میں کتنے بے روزگار افراد کو اطلاع دی گئی اور کتنے افراد کو روزگار فراہم ہوا؟

(ج) کیا محکمہ اور حکومت ضلع ساہیوال میں ان خالی اسامیوں کی اطلاع کے لئے دفاتر روزگار کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غفر مجید خان نیازی):

(الف) دفاتر روزگار پنجاب بھر میں 1961 میں قائم کئے گئے تھے۔ بعد ازاں حکومت پنجاب نے 1994 میں ان دفاتر کو بند کر دیا۔ سال 2000 میں حکومت پنجاب نے پاکستان آرمی کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے essential services سے متعلق افراد کے اعداد و شمار کے لئے دفاتر روزگار کو محدود سٹاف کے ساتھ بحال کر دیا اور ان کے ذمہ The Essential Personnel (Registration) Ordinance, 1948 کے تحت ہنرمند افراد کی رجسٹریشن کی جاتی ہے۔ اس کام کے لئے ساہیوال ڈویژن میں تعینات سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ضلع	عہدہ	ٹوٹل اسامیاں	تعیناتی
ساہیوال	میجر ایپلائمنٹ ایکسچینج	01	اگست 2008 سے خالی ہے
	اسسٹنٹ	01	تعینات

- اوکاڑہ میجر ایمپلائمنٹ ایجنسی 01 جولائی 2014 سے خالی ہے
- اسسٹنٹ 01 2005 سے خالی ہے
- پاکپتن میجر ایمپلائمنٹ ایجنسی 01 تعینات
- (ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی جا چکی کہ بیروزگار افراد کی رجسٹریشن اور اسامیوں کو مستحضر کرنے کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔
- (ج) حکومت ضلع ساہیوال میں دفتر روزگار کو بحال کرنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

ضلع خوشاب میں محکمہ لیبر کے تحت

ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1122: محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع خوشاب میں محکمہ لیبر کے کتنے ہسپتال / ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟
- (ب) ان سے کتنے کارکن مستفید ہو رہے ہیں؟
- (ج) ان ہسپتالوں کی سال 2019-20 کے بجٹ کی تفصیل فراہم کریں؟
- (د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟
- (ه) کیا حکومت ان اسامیوں کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):

- (الف) ضلع خوشاب میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سیکیورٹی کا ایک ہسپتال جو کہ بلاک نمبر 6 جوہر آباد میں واقع ہے اور پانچ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری کوہ نور شوگر ملز جوہر آباد
2. سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری پاک کویت ملز جوہر آباد
3. سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری پائیر سیمنٹ فیکٹری چنگی ضلع خوشاب
4. سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری اولمپیا کیمیکل لمیٹڈ
5. سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری جوہر آباد

- (ب) ضلع خوشاب میں ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سیکیورٹی کے تحت 30,000 کارکن مستفید ہو رہے ہیں۔
- (ج) سوشل سیکیورٹی ہسپتال جوہر آباد 20-2019 کا کل بجٹ 90,006,000 ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سیکیورٹی ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں 21 اسمائیاں خالی ہیں جن کی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) حکومت پنجاب نے سکیل 1 تا سکیل 15 تک کی اسمیوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے اور مزید برآں سکیل 16 اور اس سے اوپر کی اسمیوں کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کرتا ہے جیسے ہی حکومت پنجاب بھرتیوں سے پابندی ختم کرتی ہے ادارہ ہذا بھرتیوں کا آغاز کر دے گا۔

گوجرانوالہ میں محکمہ محنت کے سکولز،

ڈسپنسریاں اور ہسپتال کی تعداد نیز مع سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

- 1135: جناب محمد نواز چوہان: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) گوجرانوالہ میں محکمہ محنت کے کتنے سکول، ڈسپنسریاں اور ہسپتال کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) ان کے لئے مالی سال 2020-21 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (ج) ان میں کتنی اسمائیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟
- (د) ان میں تعینات ملازمین کو حکومت کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے؟
- (ه) اس ضلع میں محکمہ کے تحت جو ہسپتال ہیں وہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟
- (و) کیا ان ہسپتالوں میں سرجری کی سہولت موجود ہے کیا ان میں ایکس رے مشین، ECO، الٹراساؤنڈ اور دیگر طبی مشینری موجود ہے ان میں حکومت کیا کیا سہولیات فراہم کرے گی؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) i- گوجرانوالہ میں محکمہ محنت کے تحت 09 ورکرز ویلفیئر سکولز کام کر رہے ہیں:

نمبر شمار	سکول کا نام	پتا
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائے)	پتیلز کالونی، گوجرانوالہ
2-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرنز)	پتیلز کالونی، گوجرانوالہ
3-	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (بوائے)	گلشن کالونی، گوجرانوالہ
4-	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرنز)	گلشن کالونی، گوجرانوالہ
5-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائے)	پتیلز کالونی، گوجرانوالہ (ایوننگ شفٹ)
6-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرنز)	پتیلز کالونی، گوجرانوالہ (ایوننگ شفٹ)
7-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائے)	گلشن کالونی، گوجرانوالہ (ایوننگ شفٹ)
8-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرنز)	گلشن کالونی، گوجرانوالہ (ایوننگ شفٹ)
9-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائے)	وزیر آباد

ii- گوجرانوالہ میں سوشل سیورٹی کا ایک ہسپتال ہے جو کہ 100 بیڈز پر مشتمل ہے جو کہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں ہے اور ضلع گوجرانوالہ میں سوشل سیورٹی کی 16 میڈیکل سنٹر / ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈسپنسریاں	ایڈریس
1-	سوشل سیورٹی ڈائریکٹوریٹ میڈیکل ونگ	سول لائن ہاؤس گوجرانوالہ
2-	سوشل سیورٹی میڈیکل سنٹر	سرگودھا لاہور روڈ ٹھٹھہ خیر و مشعل پنڈی بھٹیال
3-	سوشل سیورٹی میڈیکل سنٹر	گلشن کالونی بلقاعی اکم ٹیکس آفس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
4-	سوشل سیورٹی میڈیکل سنٹر	نظام آباد، بلقاعی گورنمنٹ کالج وزیر آباد
5-	سوشل سیورٹی میڈیکل سنٹر	31-273/اڈال ٹاؤن
6-	سوشل سیورٹی ڈسپنسری	سال انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر (2 کھنڈہ چند) گوجرانوالہ
7-	سوشل سیورٹی ڈسپنسری	جی ٹی روڈ کاموکی
8-	سوشل سیورٹی ڈسپنسری	گلزار کالونی سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ
9-	سوشل سیورٹی ڈسپنسری	سٹی کالج روڈ بلقاعی بھٹ پلازہ گوجرانوالہ
10-	سوشل سیورٹی ڈسپنسری	کلائمکس آباد نزد گلشن پارک شاہین آباد گوجرانوالہ
11-	سوشل سیورٹی ڈسپنسری	جی ٹی روڈ سول لائن منیر چوک گوجرانوالہ
12-	سوشل سیورٹی لہر جنسی سنٹر	ایمن آباد گوجرانوالہ
13-	سوشل سیورٹی لہر جنسی سنٹر	عالم پورہ جلال پور بھٹیال
14-	سوشل سیورٹی لہر جنسی سنٹر	گوجرانوالہ روڈ علی پور
15-	سوشل سیورٹی لہر جنسی سنٹر	بدر 313 کارن پرائونٹس جی ٹی روڈ گلھڑ
16-	سوشل سیورٹی میڈیکل سنٹر	ہاڈل ٹاؤن حافظ آباد

(ب) گوجرانوالہ میں محکمہ محنت کے تحت 09 ورکرز ویلفیئر سکولز کے لئے مالی سال 2020-21 میں مبلغ -/433,503,000 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ کے لئے مالی سال 2020-21 کا ٹوٹل بجٹ مبلغ -/36,85,63,000 روپے ہیں اور ڈسپنریز کے لئے مالی سال 2020-21 میں 65 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) ورکرز ویلفیئر سکولز میں خالی اسامیوں کی تعداد 58 ہے جسکی تفصیل عہدہ اور گریڈ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سوشل سکیورٹی ہسپتال ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں ٹوٹل 51 اسامیاں خالی ہیں اور سوشل سکیورٹی ڈسپنریوں میں دس اسامیاں خالی ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ورکرز ویلفیئر سکولز میں تعینات ملازمین کو درج ذیل سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں:

تنخواہ و الاؤنسز بمطابق سرکاری سکیل مع ہاؤس ایکوزیشن، پیچنگ الاؤنس، کنونینس

الاؤنس بمطابق ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد

پینشن / قرضہ جات برائے گھر، گاڑی اور موٹر سائیکل

اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے تمام تعلیمی اخراجات

چھٹیاں بمطابق پنجاب لیورولز 1981 (ترمیمی)

اس کے علاوہ ان سکولوں میں تعینات ملازمین کے بچوں کو مندرجہ ذیل سہولیات دی جا رہی ہیں۔

مفت کتب / کاپیاں، مفت سیٹھنری، مفت یونیفارم، مفت ٹرانسپورٹ

ان میں تعینات ملازمین کو حکومت / ادارہ سوشل سکیورٹی مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کر رہا ہے

ان ڈور علاج معالجہ، کرائٹ بیماری کی صورت حال میں علاج معالجہ

سکالرشپ، ڈیٹھ گرانٹ، میرج گرانٹ

(ہ) ضلع گوجرانوالہ میں سوشل سکیورٹی کا ایک ہی ہسپتال ہے جو کہ 100 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(و) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں درج ذیل سہولیات موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- 1- سرجری 2- ایکس رے
- 3- الٹرا ساؤنڈ 4- ایکو
- 5- ڈائلیسز 6- آئی سی یو
- 7- گائنی

لاہور: رائل پام کلب ملتان روڈ میں ملازمین کی تعداد اور تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات
1145: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) رائل پام کلب واقع ملتان روڈ لاہور میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں؟
 - (ب) ان ملازمین کی کم از کم کتنی تنخواہ ہے؟
 - (ج) کیا ان ملازمین کے پاس سوشل سکیورٹی کارڈ موجود ہیں؟
 - (د) ان ملازمین سے کتنے گھنٹے کام لیا جاتا ہے؟
- وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):
- (الف) رائل پام کلب واقع 52 کنال روڈ مغل پورہ لاہور میں کل ملازمین کی تعداد 351 ہے۔
 - (ب) رائل پام کلب لاہور کے ملازمین کی ماہانہ تنخواہ کم از کم مبلغ -/17500 روپے ہے۔
 - (ج) جی ہاں! ان ملازمین کے پاس 168 سوشل سکیورٹی کارڈ موجود ہیں۔
 - (د) رائل پام کلب لاہور کے ملازمین تین شفٹوں میں کام کرتے ہیں اور ہر شفٹ کا دورانیہ آٹھ گھنٹے ہے۔

فیصل آباد: سوشل سکیورٹی ہسپتال

مدینہ ٹاؤن میں ایم ایس کے عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

- 1185: محترمہ رخسانہ کوثر: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد کے ایم ایس کا نام اور عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ ایم ایس آکسیجن سلنڈروں کی خریداری میں کرپشن کے مرتکب ہوئے ہیں ان کے خلاف پیڈ ایکٹ کے تحت انکوائری کی گئی جس میں موصوف گنہگار ثابت ہوئے؟

(ج) موصوف پر الزام ثابت ہونے کے بعد ان کو کیا سزا دی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد کے ایم ایس کی تعیناتی حکومتی ٹرانسفر پالیسی کے برعکس ہے کیونکہ حکومتی ٹرانسفر پالیسی کا دورانیہ تین سال ہے جبکہ موصوف عرصہ دراز سے اس سیٹ پر بر اجماع ہیں؟

(ه) کیا حکومت موصوف کو ٹرانسفر پالیسی کے تحت یہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کے ایم ایس کا نام ڈاکٹر اعجاز ممتاز شیخ ہے جو کہ مورخہ 21.05.2019 سے سوشل سکیورٹی ہسپتال میں تعینات ہے۔

(ب) جی نہیں، یہ درست نہ ہے کہ موجودہ ایم ایس آکسیجن سلنڈروں کی خریداری کے حوالے سے کرپشن کے مرتکب ہوئے اور کسی قسم کے گنہگار ثابت ہوئے۔

(ج) ڈاکٹر موصوف پر دوران انکوائری کوئی الزام ثابت نہیں ہوا۔

(د) پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ایک خود مختار ادارہ ہے اور ادارہ اپنی پالیسی کے تحت ہی ایم ایس اور ڈاکٹروں کی تعیناتی کرتا ہے۔

(ه) ادارہ ہذا کی گورنگ باڈی ہے جو کہ سپریم قانونی باڈی ہے جو کہ ادارہ کی پالیسیاں وغیرہ مرتب کرتی ہے اور ادارہ گورنگ باڈی کے احکامات اور فیصلوں پر عمل کرتا ہے تاہم ڈاکٹر ز اور ایم ایس کی ٹرانسفر کا اختیار کمشنر PESSI کے پاس ہے اور ایم ایس ہذا کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

معزز ممبر جناب عمران خالد بٹ کے گھر پر دو ماہ بعد دوبارہ انٹی کرپشن کا دھاوا

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! موجودہ اسمبلیوں کو اڑھائی سال ہونے کو ہیں، 2018 کا الیکشن ایک خاص ماحول میں ہوا جس میں مخالفین کو چور اور ڈاکو کے القابات سے نوازتے ہوئے اُس مہم کا آغاز کیا گیا، میں اُس کو چھوڑتا ہوں۔ پاکستان میں کسی شریف آدمی کی پگڑی محفوظ نہ رہی لیکن اڑھائی سال بعد وہ جو گردان تھی آج ایک نئی سطح کو چھو رہی ہے اب وہ چور ڈاکو کی گردان، وہ الفاظ تک محدود نہیں ہے بلکہ وہ اب سیاسی انتقام کا روپ دھار چکی ہے اور جیسے ہی ملک کے اندر سیاسی سرگرمیوں کا آغاز ہوا اپوزیشن کی مختلف سیاسی جماعتوں نے ایک سیاسی اتحاد کی تشکیل کی جو کہ جمہوی معاشروں میں ایک روٹین کا عمل ہے۔ ویسے ہی حکومت نے جو اپوزیشن کے متحرک راہنما تھے، ایم پی ایز تھے، ایم این ایز تھے ایک لا محدود انتقامی کارروائی کا آغاز کیا۔

جناب سپیکر! میں نے دو ماہ پہلے اسی اجلاس میں آپ اجلاس چیئر کر رہے تھے گو جرنوالہ کے ایک واقعہ کا ذکر کیا تھا۔ جناب عمران خالد بٹ جو اس معزز ہاؤس کے ممبر ہیں اُن کی بیمار والدہ کی موجودگی میں انٹی کرپشن پنجاب نے جس طرح سے وہاں دھاوا بولا تھا ہم آپ کے شکر گزار ہیں اُس وقت آپ نے اس پر نوٹس بھی لیا تھا لیکن ٹھیک دو ماہ بعد وہی دوبارہ گو جرنوالہ میں اُسی گھر پر وہ عمل دہرایا گیا ہے، اُس سارے معاملے کی فوٹیج ہمارے پاس موجود ہے۔ معاملہ یہاں تک محدود نہیں رہا پہلے ہر ایم پی اے کا بازو مروڑنے کے لئے نیب کو استعمال کیا جا رہا تھا اب اُس میں انٹی کرپشن پنجاب کو پوری طرح سے involve کیا گیا ہے۔ ہمارے ایم پی اے میاں نوید صاحب کو ایک اے سی

کے ساتھ جھگڑے کے حوالے سے زیر غتاب لانے کی کوشش کی گئی وہ حقائق بھی انشاء اللہ تعالیٰ سامنے لائیں گے، انہوں نے تحریک استحقاق دی ہے میں اس لئے اس پر مزید بات نہیں کروں گا کہ وہ تحریک استحقاق میں اُس کمیٹی کے سامنے ساری صورتحال آجائے گی۔ ہمارے ایکس ایم این اے مدثر قیوم ناہرہ کے اوپر بے بنیاد کیس پروہی انٹی کرپشن حرکت میں آیا اور اس وقت وہ گرفتار ہیں، ہمارے ایم پی اے جناب نصیر احمد اس ہاؤس کے ممبر ہیں اُن کو نوٹسز مل رہے ہیں۔ یہ ایک لمبی لسٹ ہے اور پھر پرسوں لاہور کے ملک سیف الملوک کھوکھر کے گھر کے اوپر دھاوا بولا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر غیر قانونی ہے کسی قانونی ضابطے کے مطابق اس کو نہیں بنایا گیا، ایک طرف ملک سیف الملوک کھوکھر کا گھر وہ غیر قانونی قرار پاتا ہے اور دوسری طرف پوری قوم کے لئے شرم کی بات ہے کہ وفاقی کابینہ کا اجلاس ہوتا ہے یہ میں حقائق جو بیان کرنے جا رہا ہوں اس میں سے ایک بھی بات اور یہ میں چیئنج سے بیان کرنے جا رہا ہوں وفاقی کابینہ کا اجلاس ہوتا ہے، اُس کو چیئر وزیر اعظم کرتے ہیں اور وہاں پر سی ڈی اے کا ایک by-laws کا بل وفاقی کابینہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ Islamabad Capital Residential Sectors Zoning Laws کے نام سے بل اُس کابینہ کے اجلاس میں آتا ہے اگر آپ اُس کو پڑھیں تو اُس کے اندر zoning کی جاتی ہے اُس میں بنی گالہ کا جو 300 کنال کا وزیر اعظم کا گھر ہے اُس کی ریگولر ائزیشن کے لئے گنجائش پیدا کی جاتی ہے۔ یہ میں اس floor کے اوپر بڑی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں اور پھر وزیر اعظم کے اُس 300 کنال کے گھر پر by laws کے ہوتے ہوئے، اگر میں وزیر اعظم کا comparison خسرو بختیار سے کروں تو میرے خیال میں وزیر اعظم سے تو خسرو بختیار اچھے ہیں کیونکہ جب شوگر کے حوالے سے اجلاس ہو رہا تھا اور ان کے علم میں آیا کہ ان کے اور پنجاب کے وزیر خزانہ کی فیکٹری کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے لیکن ہمارے وزیر اعظم کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ جب ان کے گھر کا معاملہ چل رہا تھا تو وہ اٹھ کر چلے جاتے اور کابینہ اجلاس کی صدارت نہ کرتے۔ پھر اس میں کیا کیا گیا؟ آپ ریگولر ائزیشن کے ریٹ دیکھیں کہ اس کا -/106 روپے فی square فٹ ریٹ لگایا گیا اور 300 کنال کے گھر کو ریگولر ائز کرنے کے لئے خود اجلاس کی صدارت کی جس کی ٹوٹل فیس 12 لاکھ روپے بنتی ہے۔ وزیر اعظم خود چیئر کر کے اس کو 12 لاکھ روپے میں ریگولر ائزیشن کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سميع اللہ خان! اس پر بات ہو گئی ہے۔ ان کی ریگولر انزیشن تو ہو گئی ہے اگر آپ کی بھی کوئی ریگولر انزیشن ہونے والی ہے تو آپ بھی کروالیں۔ (تہقہہ)

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! میں اسی طرف آرہا تھا اور میں یہی بتانے لگا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سميع اللہ خان! سپریم کورٹ میں باقاعدہ اس پر بہت بحث چلی تھی کہ اس کو ریگولر انز کروائیں۔ باقی جو انٹی کرپشن والی بات ہے جناب محمد بشارت راجہ نے اس کو take up کیا تھا اور اسے کمیٹی کو refer کر دیا تھا۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے جو سوال اٹھایا ہے میں وہی بات کرنے لگا تھا۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ بات تو ہو گئی ہے۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے ابھی کہا تو ہے لہذا ہم نے بھی تو کسی کی ریگولر انزیشن کروانی ہے کیونکہ وزیراعظم نے تو خود ہی اجلاس کی صدارت کر کے اپنے گھر کو ریگولر انز کر لیا تو ہمیں بھی تو کسی کا کرنا ہے تو میں اس کا بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب سميع اللہ خان! پتا کیا ہے کہ آپ میری بات سنیں کہ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے اڑھائی سالوں میں لوگوں کی جھونپڑیاں گرا دی ہیں اور لوگوں کے کاروبار تباہ کر دیئے ہیں۔ اگر وزیراعظم کا گھر قانونی ہو سکتا ہے تو پاکستان اور بالخصوص پنجاب میں جتنے LDAs ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سميع اللہ خان! اس کے ساتھ اسے compare نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہر ایک کا الگ الگ کیس ہوتا ہے۔ اگر آپ کی دس سالہ حکومت کے اس طرح کے کیس نکالیں گے تو پھر آپ کو واپس کرنا پڑے گا لہذا یہ کیس نہ کھلوائیں۔ میری گل سنو کٹا نہ کھولو ورنہ بڑا کج نکل آنا اے۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! جن لوگوں کے اڑھائی سالوں میں کاروبار تباہ کئے گئے اگر کوئی دکانیں یا پلازے تھے تو کیا وہ ریگولر انز نہیں ہو سکتے تھے؟

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اورنج لائن ٹرین منصوبے میں جو آپ نے لوگوں کی دکانیں تباہ کیں ان کو بھی تو دیکھیں، وہ لوگ آج تک رو رہے ہیں ان کو ابھی تک پیسے نہیں ملے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بنی گالہ سے کون سی اورنج لائن ٹرین گزر رہی تھی؟

جناب سپیکر: اگر آپ اس طرح کی باتیں کریں گے تو پھر ساری باتیں ہی ہوں گی۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے کیونکہ آپ کے دس سالہ دور میں بھی یہی ہوا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بنی گالہ سے کون سی اورنج لائن ٹرین یا میٹرو بس گزر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اگر آپ نے کھوکھر کے گھر کا کیس لانا ہے تو اس حوالے سے باقاعدہ کوئی چیز دیں پھر ایل ڈی اے کی طرف سے جواب آجائے گا کہ پہلے اس کی situation کیا تھی، یہ کب بنی اور سب کچھ کب ہوا ہے؟ پھر سارا کچھ آجائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چلیں میں آپ سے سوال پوچھ لیتا ہوں کہ کیا وزیراعظم کو یہ چیز زیب دیتی تھی کہ خود اپنی سربراہی میں اپنے گھر کے law کو منظور کریں؟

جناب سپیکر: چلیں، اس بات کو چھوڑیں۔ جب آپ نے منسٹر صاحب سے کوئی بات پوچھنی ہو تو پہلے آپ اس بارے میں لکھتے ہیں، پھر اعتراض کرتے ہیں اور اب مجھ سے جواب پوچھ رہے ہیں۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ میرے بھائی نے ایک issue کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ یہ اچھی بات ہے کہ ایک چیز ریگولر انز ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ جاتی عمرہ میں جتنی بھی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے کیا اس کا نقشہ آپ نے منظور کروایا ہے یا کسی قسم کی کوئی فیس جمع کروائی ہے؟ وہاں پر جتنی بھی ڈویلپمنٹ کی گئی ہے وہ صرف ایک گھر کے لئے کی گئی ہے تو اس کا کیا جواز ہے؟ آپ نے درست فرمایا تھا کہ یہ کٹانہ ہی کھولا جائے تو بہتر ہے ورنہ بات پھر دور چلی جائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس بھی آیا ہے آپ اسی پر بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ابھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اور بعد میں توجہ دلاؤ نوٹس پر آؤں گا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! چلیں، آپ بات کر لیں لیکن ویسے آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس بھی میرے ذہن میں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ایہہ ہے کہ حکومتی پنجڑ دی طرفوں معزز منسٹر صاحب نے آکھیا اے کہ ہن لطیفہ سن لیئے تے میں کدی کوئی لطیفہ نہیں سنایا میں تے اقوال زریں بیان کرنا آں۔ شکر اے کہ ایہہ گل وزیر تعلیم نے کیتی اے تے او نہوں ایہہ ہی آج تک فرق پتائی لگیا کہ لطیفہ کی ہوند اے تے اقوال زریں کی ہوندے نیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ایہہ ہے کہ ہن اک وکھری بحث شروع ہو گئی اے لیکن میں تے گل کوئی ہور کرنا چاہند اسان لیکن چونکہ جناب سمیع اللہ خان نے بنی گالہ دے حوالے نال گل کیتی اے تے جناب نے وی اوس حوالے نال گل کیتی تے دیگر وزراء تے وزیر قانون ایس حوالے نال جواب دے رہے سن او نہاں نے فرمایا کہ ایہہ پنڈورا باکس نہ کھولو ایہہ بندے وچ بہت کج سامنے آجاوے گا۔ جدوں اسیں اپوزیشن ایہہ گل آکھدے آں کہ جو کج وی اے او نہوں باہر لے آؤ تسی اڑھائی سال تک چور چور، ڈاکوڈا کو تے پھڑ و پھڑ وای لائی رکھی اے تے ہن تسی ایس نوں کجنا کیوں شروع کردتا اے؟ تسی ایمنسٹی سکیمیں دے وچ فائدے وی لوو تے فرآکھو کہ ساڈا ناں وی نہ آوے۔ تسی سلائی مشیناں دے آڑھ وچ پراپرٹیاں وی بناؤ تے آکھو ساڈا ناں وی نا آوے۔ مینوں کوئی غرض نئی اے کہ بنی گالہ دی regularization کیوں ہوئی اے میں تے اپنی قوم دا

مقدمہ جناب دے تے ایس پارلیمنٹ دے سامنے رکھنا چاند آں کہ اڑھائی سال وچ جس طریقے نال میری قوم نوں میرے پنجاب دے کاشتکار نوں میرے پنجاب دے چھوٹے دکاندار نوں لٹیا گیا اے تے encroachment دے نال تے۔۔۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اس حوالے سے کوئی ایک دن بحث رکھ لیتے ہیں۔ آپ کا بھی اور حکومتی موقف بھی آجائے گا اور اس کے بعد پھر مقابلہ ہو گا۔ اب میرا خیال ہے کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آجائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایس دے چھ بڑی وڈیاں سٹوریاں چھپیاں ہوئیاں نیں۔ میں encroachment دا ذکر وی نئی کردا لیکن میرے امین پور اور فیصل آباد نوں لنک کرن والی سڑک میرے اوتھوں دے مقامی لوکاں نے۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آپ سب لوگ خاموشی اختیار کریں اب وہ کوئی اور بات کر رہے ہیں آپ ایسے ہی بولنا شروع کر دیتے ہیں میں جو deal کر رہا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینہاں نوں پتا ہی نئی لگدا میں کوئی اور گل کر رہیاں۔ میں اینہاں دا ذکر نہیں کردا، میں گورنمنٹ دا ذکر نہیں کردا بلکہ میرے حلقے وچ امین پور تے فیصل آباد نوں لنک کرن والی اک سڑک مقامی لوگاں نے۔۔۔ (مداخلت)

جناب سپیکر! چیکاں بند کراؤ میں ہو ر گل کر رہیا آں۔

جناب سپیکر: پلیز خاموشی اختیار کریں، کوئی اور بات ہو رہی ہے اور آپ ایسے ہی بولنا شروع کر دیتے ہیں، آپ خاموشی سے بیٹھیں میں deal کر رہا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اڑھائی سال توں اک جاری منصوبہ جسٹریٹ امین پور فیصل آباد نوں لنک کردا سی اوہ کارپٹ روڈ بن رہی سی اس دا صرف چار کلو میٹر حصہ رہ گیا سی جنہوں حکومت نے بند کر دتا۔ اوہناں لوگوں نے آپس وچ پیسے اکٹھے کر کے اوہ چار کلو میٹر کارپٹ سڑک مکمل کر لئی اے۔

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: ہو ہی نہیں سکتا۔

سید حسن مرتضیٰ: ایہناں نوں کی پتا۔

جناب سپیکر: No cross talk , no cross talk جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہہ گل بڑی خوش آئند اے کہ جس پیسے نال تساڈ اک کلومیٹر بند اسی اتنے پیسے نال ایہناں نہیں چار کلومیٹر سڑک بنائی اے۔

جناب سپیکر: چلو اگے سارا کام تسانوں ہی دے دیندے آں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش سن لو۔

جناب سپیکر: ہاں، جی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! چونکہ ساڈے حلقے نظر انداز نہیں، تیس کم از کم ایہنوں legalize کر دیو ایہندے تے کوئی قانون سازی کر لیسو کہ لوکی اپنا کام تے آپ کرالین۔

(معزز ممبر محترمہ طلعت فاطمہ نقوی نے بیٹھے بیٹھے بات کرنا شروع کر دی)

جناب سپیکر: درمیان میں نہ بولیں، بات ختم ہونے دیں۔ اگر ایسا رہا تو جس مقصد کے لئے اجلاس بلایا ہے وہ مقصد رہ جائے گا۔ آپ خود بات کر لیں ہم سارے خاموش ہو جاتے ہیں۔ آپ نے legislation ہونے دینی ہے یا نہیں؟ خاموشی اختیار کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ساڈے حلقیاں وچ سڑکاں دے بُرے حالات نیں، اگر اسیں اپنے طور تے بنانا شروع کر دیئے تے حکومت دیاں پھر چیکان ٹکلیاں نیں کہ پیسے لٹ کے کھا گئے نیں۔ اسیں چاہنے آں کہ کوئی قانون سازی ہو جاوے تاکہ اسیں اپنی سڑکاں تے آپ بنوا لیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اب توجہ دلاؤ نوٹس لے لیں۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اک چھوٹی جیہی گل اے اک منٹ وچ مکا دیواں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! فیصل آباد سے چنیوٹ موٹروے پر ایک گھنٹہ لگتا ہے لیکن اساتین گھنٹیاں وچ پہنچدے آں کیونکہ رستے وچ پنج ٹول پلازے آندے نیں تے اک اک ٹول پلازہ تے 25/20 منٹ لگدے نیں۔ ہن میں لطیفہ نہیں بلکہ حقیقت دس رہیا آں۔ اک بادشاہ سلامت سن۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے No No کی آوازیں)

جناب سپیکر: پلیز! خاموشی اختیار کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں سناواں؟

جناب سپیکر: جی، سناؤ۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بادشاہ سلامت نے اپنے وزیر نوں آکھیا کہ میں قوم نوں تواناوی بڑا لایا اے لیکن ایہہ چکے نہیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: یہ آصف علی زرداری کا حوالہ دے رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہناں دیاں چیکاں تے بند کراؤ۔ مینوں پتا اے جتھوں ایہہ چیکاں نکل رہیاں نیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس بادشاہ سلامت نے وزیر دے مشورے نال، اوہ وزیر وی اینج ای بے محکمہ سی جیویں دو تین ساڈے وزیر ہن بنے پھر دے نیں۔ اس بے محکمہ وزیر نے کہیا کہ جناب نکس لاؤ، عوام پھر خاموش، اہنے کہیا کہ ایہہ کر دیو، عوام پھر خاموش۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ایہہ بڑی پرانی کہات اے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہنوں آکھو کہ اپنی نویں لے آوے۔

جناب سپیکر: چلو تیں سنا دیو۔ سید حسن مرتضیٰ جلدی کرو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں کی کراں؟

الہیٰ ان سماعت مردہ مادر زاد بہروں میں
مجھے شرمندہ گفتار رکھا جائے گا کب تک

جناب سپیکر: میں نے اجلاس ختم کر دینا ہے اور اگر قانون سازی نہ ہوئی تو آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ آج آپ کے سارے آرڈیننس lapse ہو رہے ہیں، آپ کو اندازہ ہی نہیں ہے۔ مجھے handle کرنے دیں یا پھر آپ خود کر لیں۔ جناب محمد بشارت راجہ میں اجلاس postpone کرنے لگا ہوں، آپ ان کو تو روکتے نہیں ہیں۔ جو جو بول رہا تھا ان سب کے نمبر لگ گئے ہیں، جناب محمد بشارت راجہ! اینہاں دے نمبر لگا دیو۔ اگر میں اپوزیشن کے لوگوں کو دس دنوں کے لئے نکال سکتا ہوں تو پھر اگر اب آپ بولے تو آپ کو بھی ہاؤس سے نکال سکتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس وزیر نے آکھیا کہ جتنے داخلی دروازے میں جھڑا اینہاں وچوں وڑے اس نوں پنج پنج لٹر مارنے شروع کر دیو۔ اینجے جویں ٹول پلازیاں تے ادھ ادھ گھنٹہ رُک کے کھلونا پیندا اے اینجے ای اوہ دروازے سن، لٹر لگنے شروع ہو گئے۔ ہفتہ بعد بادشاہ سلامت نوں خیال آیا اور کہا کہ بے محکمہ چل ایٹھے پتا کریئے۔ کھلی کچہری لگ گئی قوم اکٹھی ہوئی بادشاہ سلامت نے پوچھا کہ کوئی تکلیف؟ اوہناں کہیا کہ کوئی تکلیف نہیں۔ بس لٹراں آلے بندے ودھا دیو ہور سانوں کوئی تکلیف نہیں اے۔ ایہہ ٹول پلازے اوہ لٹر بے ساری ساری رات کھلوتیاں رہنا پیندا اے ہور تے ہونا کجھ نہیں چلو ایہی مکا دیو۔ باقی جھڑے تہاڑے غیر قانونی آرڈیننس میں اسان اوہناں داضرور حصہ بنال گے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: چلو! ٹھیک ہے۔ اب legislation شروع کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون! قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک پیش کریں۔

تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127

کے تحت آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کی اجازت

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I
move:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

1. The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020)
2. The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020)
3. The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020)
4. The Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 (XVII of 2020)
5. The Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020)

MR SAMI ULLAH KHAN: Mr Speaker! I oppse.

جناب سپیکر: پہلے مجھے پڑھ تو لینے دیں اس کے بعد oppose کرنا۔

The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

1. The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020)
2. The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020)
3. The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020)
4. The Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 (XVII of 2020)
5. The Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020)

جناب سمیع اللہ خان! آپ دیکھیں کہ اس میں صرف آرڈیننس کی مدت extend ہو رہی ہے جب اس پر قانون سازی آئے گی اس وقت oppose کرنا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آرڈیننس پیش کرنے کے لئے جو motion پیش کی گئی ہے میں اسے oppose کر رہا ہوں۔ آرڈیننس تو بعد میں extend کریں گے۔ ابھی تو پیش کرنے کے لئے جو motion پیش کی گئی ہے میں اسے oppose کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں پہلے اسے put کرتا ہوں اس کے بعد آپ oppose کر لیں۔

The motion moved and question is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

ابھی میں نے ووٹنگ کے لئے put کرنا ہے تو وہیں پتا چل جائے گا۔
 جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! ووٹنگ تو بعد میں ہونی ہے۔
 جناب سپیکر: آرڈیننس کا اور طریقہ ہے۔ جب اس پر قانون سازی ہوگی اس وقت آپ والی بات آتی ہے۔
 جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں اسے کیوں oppose کر رہا ہوں۔
 جناب سپیکر: آپ ووٹنگ کے وقت oppose کریں گے۔ جس وقت ووٹنگ ہو رہی ہوگی اس وقت آپ oppose کریں گے۔
 جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ایک ایک آرڈیننس کو oppose کر کے بتانا چاہتا ہوں۔
 جناب سپیکر: نہیں، اس طرح نہیں ہے۔

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1. The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020)
2. The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020)
3. The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020)
4. The Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 (XVII of 2020)
5. The Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020)

(The motion was carried and leave was granted.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر no, no کے نعرے لگانا شروع کر دیئے)

قراردادیں

آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) کنٹرول شوگر فیکٹریز 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I
move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020), promulgated on 24th September 2020, for a further period of ninety days with effect from 23rd December 2020."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020), promulgated on 24th September 2020, for a further period of ninety days with effect from 23rd December 2020."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 (XIII of 2020), promulgated on 24th September 2020, for a further period of ninety days with effect from 23rd December 2020."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف

احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور نعرے بازی شروع کر دی)

آرڈیننس (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I
move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020), promulgated on 14th October 2020, for a further period of ninety days with effect from 12th January 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020),

promulgated on 14th October 2020, for a further period of ninety days with effect from 12th January 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 (XIV of 2020), promulgated on 14th October 2020, for a further period of ninety days with effect from 12th January 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020), promulgated on 2nd November 2020, for a further period of ninety days with effect from 31st January 2021."

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا کریں۔

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔

The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020), promulgated on 2nd November 2020, for a further period of ninety days with effect from 31st January 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 (XVI of 2020), promulgated on 2nd November 2020, for a further period of ninety days with effect from 31st January 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) (ورکر کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 (XVII of 2020), promulgated on 2nd December 2020, for a further period of ninety days with effect from 2nd March 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 (XVII of 2020), promulgated on 2nd December 2020, for a further period of ninety days with effect from 2nd March 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 (XVII of 2020), promulgated on 2nd December 2020, for a further period of ninety days with effect from 2nd March 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس اوور سیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I

move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020), promulgated on 11th December 2020, for a

further period of 90 days with effect from 11th March 2021."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020), promulgated on 11th December 2020, for a further period of 90 days with effect from 11th March 2021."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 (XVIII of 2020), promulgated on 11th December 2020, for a further period of 90 days with effect from 11th March 2021."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً مسلسل نعرے بازی شروع کرتے رہے)

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

MR SPEAKER: A Minister may lay the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Food with the direction to submit its report within two months.

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! کورم پورا کریں۔
 جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔

A Minister may lay the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment with the direction to submit its report within two months.

A Minister may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

A Minister may lay the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource with the direction to submit its report within two months.

A Minister may lay the Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020.

آرڈیننس اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Overseas Pakistanis Commission Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration with the direction to submit its report within two months.

A Minister may lay the Punjab Hotels and Restaurants (Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس (ترمیم) ہوٹلز اینڈ ریستورانٹس پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Hotels and Restaurants (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Hotels and Restaurants (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Youth Affair ,Sports, Archeology and Tourism with the direction to submit its report within two months.

A Minister may lay the Punjab Tourist Guides (Amendment) Ordinance 2020.

آرڈیننس (ترمیم) ٹورسٹ گائیڈز پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Tourist Guides (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Tourist Guides (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Youth Affair, Sports, Archeology and Tourism with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

MR SPEAKER: A minister to introduce the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020.

مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ

آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ڈیرہ غازی خان 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020.

MR SPEAKER: The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

A minister to introduce the Protection Against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020.

مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Protection Against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Protection Against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report within two months.

A minister to introduce the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2020.

مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Drugs (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare for report within two months.

A minister to introduce the Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020.

مسودہ قانون (تفہیم) پرائیویٹائزیشن بورڈ پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within two months.

آج کا ایجنڈا ختم ہو گیا ہے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 22- دسمبر 2020 بروز منگل دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

منگل، 22- دسمبر 2020

(یوم التلاشہ، 6- جمادی الاول 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شماره 2

275

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22- دسمبر 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیر و آرنوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اول

مسودہ قانون

The Punjab Free And Compulsory Education (Amendment) Bill 2020.

Mian Shafi Muhammad:	Ms Sadia Sohail Rana:
Ms Shaheena Karim:	Ms Farah Agha:
Ms Kanwal Pervaiz Ch:	Mrs Sabrina Javaid:
Malik Wasif Mazhar:	Ms Haseena Begum:
Ms Shazia Abid:	Ms Shamim Aftab:
Mrs Raheela Naeem:	Ms Uswah Aftab:
Syeda Uzma Qadri:	

to move that leave be granted to introduce the Punjab Free
and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020.

276

Mian Shafi Muhammad: Ms Sadia Sohail Rana:
 Ms Shaheena Karim: Ms Farah Agha:
 Ms Kanwal Pervaiz Ch: Mrs Sabrina Javaid:
 Malik Wasif Mazhar: Ms Haseena Begum:
 Ms Shazia Abid: Ms Shamim Aftab:
 Mrs Raheela Naeem: Ms Uswah Aftab:
 Syeda Uzma Qadri:

to introduce the Punjab Free and Compulsory Education

(Amendment) Bill 2020.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

- 1- جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-104، ضلع فیصل آباد کی دو اہم سڑکوں اڈہ مرید والہ سے منڈی ماموں کا ٹنجن اور ظفر چوک سے حدود ضلع فیصل آباد پر علاقہ کے عوام کا دوسرے شہروں کو آنے جانے کا انحصار ہے۔ ان دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوام کو آنے جانے میں مشکلات درپیش ہیں بلکہ آئے دن ڈکیتی، راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں لہذا استدعا ہے کہ ان دونوں سڑکوں کی دوبارہ فوری تعمیر شروع کی جائے۔
- 2- محترمہ عظمیٰ کاردار: صوبہ میں حاملہ خواتین کے لئے Priority پر Sehat Insaf Card کا اتراء کیا جائے تاکہ ابتداء سے ہی ماں بچہ کی صحت کا تحفظ کیا جاسکے۔
- 3- محترمہ مہوش سلطانہ: تحصیل چو آسیدن شاہ کو دوسری تحصیلوں سے ملانے والی تمام سڑکوں کو مرمت کیا جائے اور ڈبل کیا جائے، ان میں چو آسیدن شاہ سے لکرہار روڈ، چو آسیدن شاہ سے پکوال روڈ شامل ہیں، اسکے علاوہ خصوصی طور پر چو آسیدن شاہ سے تحصیل پنڈدادنخان روڈ کو ڈبل کیا جائے اور سڈھانڈی گاؤں سے ضلع جہلم کو connect کرنے والی روڈ کو مرمت کیا جائے۔ یہ تمام دشوار گزار پہاڑی راستے ہیں، یہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں اور یہاں سیاحوں کی بھی بڑی تعداد آتی ہے لہذا ان تمام روڈز کو فی الفور double road اور مرمت کیا جائے۔

277

4- جناب محمد طاہر پرویز:

تحقیق سے ثابت ہے کہ صوبہ پنجاب میں بچیوں کا پرائمری سے سینڈری کلاس میں ڈراپ آؤٹ سالانہ 15 لاکھ ہے اور اس ڈراپ آؤٹ کی بڑی وجہ لڑکیوں کی ہائی سکولوں تک رسائی کا نہ ہونا ہے۔ لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد کا کم ہونا بھی ایک وجہ ہے لہذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صوبہ بھر میں خصوصاً جنوبی پنجاب میں لڑکیوں کا سکولوں سے ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرے۔

5- محترمہ سعدیہ سیمل دلا

مفت اور لازمی تعلیم بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ آئین کا آرٹیکل 25A کہتا ہے کہ ریاست پر لازم ہے کہ وہ 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اس آرٹیکل کے تحت اس ایوان نے 2014 میں مفت اور لازمی تعلیم کا قانون منظور کیا لیکن اس قانون کے رولز آف بزنس ابھی تک نہیں بنائے گئے لہذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر کے بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے کے لئے اور اس قانون پر موثر عمل درآمد کے لئے اس کو نوٹیفائی کیا جائے اور اس کے رولز آف بزنس بنائے جائیں۔

279

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کاسٹائیسواں اجلاس

منگل، 22- دسمبر 2020

(یوم الثالثہ، 6- جمادی الاول 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 50 منٹ پر زیر

صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٣٦﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۚ إِنَّهُ إِلهُ الْاٰلٰهٖ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ
هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿١٣٧﴾

سورۃ توبہ آیات 128 اور 129

لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور وہ تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے مہربان ہیں (128) سو اگر یہ لوگ پھر جائیں تو کہہ دو کہ اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے (129)

وَمَا عَلَيْنَا الْاٰلِیَابِلَغُ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
 نگر اجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
 انہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
 نصیبوں کو جگاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
 انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
 خدا سے جا ملاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
 محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
 بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی چودھری جاوید کوثر کی والدہ ماجدہ

اور اشرف صاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر چودھری جاوید کوثر کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ میری استدعا ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اشرف صاحب کی والدہ ماجدہ کی بھی وفات ہوئی ہے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کرائی جائے۔ شکریہ (اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

معزز ممبر اسمبلی جناب عمران خالد بٹ

کے گھر پر ایف آئی اے اور انٹی کرپشن کا دھاوا

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ کل جب میں یہاں بات کر رہا تھا تو میں نے گوجرانوالہ سے ایم پی اے جناب عمران خالد بٹ کا نام لیا تھا۔ میں نے کل بھی ذکر کیا تھا کہ پچھلے دو ماہ میں دو دفعہ ان کے گھر پر انٹی کرپشن پنجاب نے ریڈ کیا، ڈی جی انٹی کرپشن پنجاب کو یہ task دیا گیا تھا۔ وہ آفیسر ہیں اس لئے مجھے ہاؤس میں کھڑے ہو کر ان کے بارے میں اس طرح کے الفاظ ادا کرنا اچھا نہیں لگتا لیکن وہ پنجاب میں خاص ایجنڈے پر ہیں جس کے تحت انہوں نے گوجرانوالہ میں دوریڈ کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے بھی یہ بیان کر چکا ہوں کہ فوٹج موجود ہے اور اگر کہیں ثبوت دینا پڑا تو ہم دیں گے کہ ان کی ضعیف والدہ کے کمرے میں دس پندرہ لوگ چلے گئے۔ میں ابھی کل ہی یہ ذکر کر رہا تھا۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون کی خصوصی توجہ چاہوں گا کہ آج صبح کوئی تقریباً 8:00 سے 9:00 بجے کے درمیان، مجھے نہیں پتا تھا کہ کل میں ان کے حق میں بات کروں گا تو اس کا نتیجہ اس طرح سے نکلے گا۔ آج 8:00 سے 9:00 بجے کے درمیان ان کے گھر میں پولیس، ایف آئی اے اور انٹی کرپشن کے چالیس سے پچاس لوگ یونیفارم پہنے ہوئے داخل ہوئے۔ ان مسلح لوگوں نے ان کے گھر میں مل کر دھاوا بولا۔ انہوں نے چادر اور چار دیواری کا کوئی لحاظ بھی نہیں رکھا۔ ان کے گھر میں کیمرے لگے ہوئے ہیں اور ان کیمروں سے بننے والی میرے پاس چار سے پانچ ویڈیوز موجود ہیں۔ ان کے گھر کے دروازے توڑے گئے، شیشے توڑے گئے اور خواتین کے ساتھ بد تمیزی کی گئی۔ یہ آج صبح کا واقعہ ہے۔

جناب سپیکر! ہم پاکستان اور صوبہ پنجاب کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں؟ مجھے توجرت ہو رہی ہے۔ جناب عمران خالد بٹ ایک بڑے reputed businessman ہیں۔ آپ نے پچھلے اڑھائی سالوں سے احتساب کا ایک راگ الاپا ہوا ہے۔ آپ نے اگر اس سے کچھ حاصل کر لیا ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن اب تو ایک انتقامی series شروع ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں تمام معزز ممبران سے ایک بات کہنی چاہوں گا۔ پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ جب کوئی حکومت قائم ہوتی ہے تو وہ governance کا انتقام کرتی ہے۔ جب آپ انتقام کی طرف جاتے ہیں تو governance کو آپ چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ آپ کی پوری concentration اسی طرف ہوتی ہے اور جب آپ governance کی طرف توجہ دیتے ہیں تو پھر آپ کے پاس سیاسی مخالفین سے انتقام لینے کا وقت ہی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! آپ موجودہ حکومت کے احتساب کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اس ہاؤس میں احتساب کے ادارے PAC-I اور PAC-II ہے۔ آپ باقی پوری حکومت کے احتساب کو چھوڑ دیں، شہزاد اکبر کیا کرتا ہے اس کو بھی چھوڑیں اور نیب کیا کرتا ہے اس کو بھی چھوڑ دیں۔ اس ہاؤس کے احتساب کے ادارے بھی ابھی تک مکمل نہیں ہو سکے۔ موجودہ اور سابقا

حکومت میں اس ہاؤس کے اندر احتسابی ادارہ PAC-I اور PAC-II ہے لیکن پچھلے اڑھائی سال سے PAC-I کی تشکیل نہیں ہو سکی یعنی اس ہاؤس کے احتسابی ادارے کی یہ حالت ہے۔

جناب سپیکر! اب وزیر قانون کہیں گے کہ حزب اختلاف نے PAC-I کی تشکیل مکمل نہیں ہونے دی جبکہ ہم کہیں گے کہ حکومت نے قائد حزب اختلاف کو PAC-I کا چیئر مین نہیں بننے دیا۔ کوئی بھی وجہ تھی لیکن آج اڑھائی سال بعد میں اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر کہہ رہا ہوں کہ ابھی تک PAC-I نہیں بن سکی PAC-II جیسی تیسری چل رہی تھی اب آپ نے اس کے چیئر مین کو منسٹر بنا دیا ہے۔ اچھا کیا گیا ہے لیکن اب وہ بھی ایک سیٹ خالی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ خدشہ ہے کہ جس طرح آپ نے حزب اختلاف کی ڈیمانڈ پر قائد حزب اختلاف کو PAC-I کا چیئر مین نہیں بنایا۔ اس کی وجہ سے میں آپ کو لکھ کر دینے کے لئے تیار ہوں کہ مستقبل میں PAC-I کی تشکیل کسی بھی حکومت کے دور میں نہیں ہو سکے گی۔ چونکہ آپ نے ایک ایسی روایت قائم کر دی ہے۔ حکومت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ آج جو لوگ حکومت میں ہیں کل وہ حزب اختلاف میں ہوں گے۔ تاریخ اپنا رخ بدلتی ہے تو آپ کس منہ سے ہم سے PAC-I کی Chairmanship مانگ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! مجھے خدشہ ہے کہ آئندہ اس ہاؤس کے احتساب کے ادارے بھی معلق ہو کر رہ جائیں گے۔ آپ پر جو بھی pressure تھا لیکن اس کے نتیجے میں اس ہاؤس کے احتساب کے ادارے مکمل نہیں ہو سکے۔

جناب سپیکر! مجھے علم ہے کہ PAC-I کی جو تشکیل نہیں ہو سکی اس میں شاید حکومت پنجاب اور پنجاب کے وزراء کا اتنا قصور نہیں ہے۔ میرے علم میں کچھ باتیں ہیں لیکن یہ جہاں سے بھی pressure آیا اسے آپ نے face کرنا تھا اور اس ہاؤس کے احتسابی ادارے کو آپ نے مکمل کرنا تھا۔ یہ اس ہاؤس کا احتساب ادارہ ہے جو کہ پچھلے اڑھائی سال سے مکمل نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! دوسرے احتسابی اداروں پر ہم بھی تنقید کرتے ہیں اور بعض اوقات آپ کی طرف سے بھی ان کے خلاف آوازیں اٹھتی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سميع الله خان! آپ اپنے اصل issue کی طرف آئیں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپيڪر! جناب عمران خالد بٹ والے issue کے حوالے سے میری گزارش ہے کہ بطور سپيڪر آپ اس ہاؤس کے محافظ ہیں۔ جب پہلی مرتبہ ان کے گھر میں raid ہوا تھا تو ہم نے اس کے خلاف ایک تحریک استحقاق جمع کروائی تھی۔ وہ تحریک استحقاق take up ہوئی تھی اور جناب وزیر قانون نے اس پر یقین دہانی کروائی تھی کہ ہم اس issue کو دیکھیں گے۔ اب میرے پاس latest videos ہیں جو کہ میں اسمبلی کی کسی بھی کمیٹی میں پیش کر سکتا ہوں۔

جناب سپيڪر: جناب سميع اللہ خان! آپ نے جناب عمران خالد بٹ کے حوالے سے پہلے جو تحریک استحقاق دی تھی وہ ابھی تک استحقاق کمیٹی میں موجود ہے لہذا ہم اس کمیٹی کی میننگ رکھ لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپيڪر! ابھی جناب سميع اللہ خان نے فرمایا ہے کہ انہوں نے پہلے اسی حوالے سے ایک تحریک استحقاق دی تھی اور آپ نے اس تحریک استحقاق کو in order قرار دے کر استحقاق کمیٹی کو بھجوا دیا تھا تو ہم اس کی میننگ رکھ لیتے ہیں اور وہاں پر یہ معاملہ بھی discuss ہو جائے گا۔

جناب سپيڪر! میں ایک دو چیزیں آپ کی خدمت میں عرض کرنی چاہوں گا۔ معزز ممبر نے یہ فرمایا ہے کہ انہوں نے کل بات کی ہے تو اس وجہ سے عمران خالد بٹ کے گھر میں raid ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ بات جناب سميع اللہ خان نے کی تھی اور اگر کوئی زیادتی ہوتی تو ان کے خلاف ہونی چاہئے تھی۔ اب یہ مفروضہ ہے کہ جو بندہ اس ایوان میں موجود ہی نہیں تھا تو اس کو تنگ کرنے کے لئے اس کے گھر میں کیوں raid کیا گیا ہو گا؟

جناب سپيڪر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہاؤس میں تنقید کی بنیاد پر خدا نخواستہ کسی کے خلاف کارروائی ہوتی ہے تو پھر وہ آپ کے خلاف ہوتی کیونکہ آپ نے تنقید کی تھی جبکہ آپ یہ بتا رہے ہیں کہ جناب عمران خالد بٹ کے خلاف کارروائی ہوئی ہے۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپيڪر! محترم وزیر قانون مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپيڪر! میں دھمکی نہیں دے رہا۔ آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جناب سميع اللہ خان! ایسی بات نہیں ہے۔ آپ مطمئن رہیں یہ بالکل دھمکی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے دھمکی نہیں بلکہ مثال دی ہے۔ جناب سميع اللہ خان نے کہا کہ PAC-I کی ابھی تک تشکیل نہیں ہو سکی۔ یہ درست ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس حکومت نے ایسی روایت قائم کر دی ہے کہ شاید آئندہ بھی اس کمیٹی کی تشکیل نہ ہو سکے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے کرپٹ حکمران نہ لائے کہ جن کو PAC-I کی Chairmanship دی جاسکتی ہو۔ اگر اس وقت تک PAC-I کا کسی کو چیئر مین نہیں بنایا گیا تو اس لئے نہیں بنایا گیا کہ موجودہ قائد حزب اختلاف ایک نیب زدہ شخص ہے۔ ایسا قائد حزب اختلاف جو کہ نیب کی پیشیاں بھگت رہا ہو اس کو PAC-I کا چیئر مین کیسے بنادیں؟

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے وزیر قانون کی بات کا جواب دینے کی اجازت دیں۔
جناب سپیکر: جناب سميع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں پہلے وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ ہم ایک نیب زدہ شخص کو PAC-I کا چیئر مین نہیں بنا سکتے۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے کہوں گا کہ انہیں علم ہی نہیں ہے کہ انہوں نے یہ بات کر کے کہاں کہاں پر فائر مار دیا ہے۔ آپ کو علم ہے کہ اس ہاؤس میں نیب زدہ کون کون لوگ ہیں؟ نیب زدہ لوگ یہاں پر وزیر بنے ہوئے ہیں۔ آپ نے تو اپنی صفوں میں بھی فائر مار دیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب سميع اللہ خان! اس بات کو چھوڑ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی بات کر رہا ہوں۔ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں محمد شہباز شریف نے صرف اس لئے PAC کی Chairmanship چھوڑ دی کہ نیب میں ان کے خلاف مقدمہ چل رہا

ہے تو یہاں پنجاب اسمبلی میں آپ کو کیا تکلیف ہوتی ہے؟ ہم کرپشن کے خلاف ہیں اور کرپشن کے خلاف رہیں گے۔

جناب سپیکر: ابھی وہ پہلی بات ختم نہیں ہوئی۔ جناب محمد بشارت راجہ! اس کمیٹی کی میٹنگ آپ کب رکھیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! any time جو آپ حکم دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ نے کہہ دیا ہے یہ میٹنگ رکھ لیں گے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔
جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ کل کی آپ کی seriousness and sincerity کا بہت شکریہ۔ میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں because I belong to the Christian Faith آج 22- دسمبر ہے اور صوبہ بھر کے 29 اضلاع میں آج کے دن تک صفائی وغیرہ کا کام کرنے والے Christians کو تنخواہیں نہیں ملیں اور مجھے اب سمجھ گئی ہے کہ لوگ اپنے بچے نہروں اور دریاؤں میں کیوں پھینکتے ہیں کیونکہ وہ عید والے دن کپڑے اور جوتے مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے دور میں بھی 10- دسمبر سے پہلے پہلے تنخواہیں بھی مل جاتی تھیں اور financial assistance بھی دے دی جاتی تھی۔ یہ حکومت انہیں تنخواہیں ہی نہیں دے رہی۔ آج 22- دسمبر ہے اور یہ ابھی کہہ رہے ہیں کہ کرسمس کے بعد invoice بنے گی۔ ان لوگوں میں سے کسی نے اگر اپنے بچے مارے تو میں openly یہ بات کر رہا ہوں کہ اس کا ذمہ دار جناب عمران خان ہو گا اور میں اس بات پر being Christian بایکٹ کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ بائیکاٹ نہ کریں اور اپنی بات کا جواب لے لیں۔
(اس مرحلہ پر خلیل طاہر سندھو بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)
جناب محمد بشارت راجہ! آپ کو بھی پتا ہے کہ کرسمس کے موقع پر تنخواہیں وغیرہ پہلے
دے دی جاتی ہیں تو آپ وہ arrange کرادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ابھی
سیکرٹری فنانس کو convey کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! ایک اور بات ہے کہ سنا ہے کہ Turkish Company
چھوڑ کر چلی گئی ہے اور روز میڈیا پر بھی چل رہا ہے کہ لاہور میں ہر جگہ گندہی گندہی ہے۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کی
observation بالکل درست ہے کہ اس وقت صورتحال خراب تھی۔ پرانی کمپنی کا contract
ختم ہو گیا تھا، نئی کمپنی کو contract دے دیا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ دو تین دن تک صورتحال
normal ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جناب شہباز احمد! آپ جناب خلیل طاہر سندھو کو منکر ایوان میں واپس لے آئیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

سپیشل کمیٹی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ
تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2, 3, 4, 6, 7, 8, 9, 10, 11, 12 اور 13 کی رپورٹیں ایوان میں

پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ فروری 2021 تک توسیع کر دی

جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2, 3, 4, 6, 7, 8, 9, 10, 12 اور 13 کی رپورٹیں ایوان میں

پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28- فروری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2, 3, 4, 6, 7, 8, 9, 10, 12 اور 13 کی رپورٹیں ایوان میں

پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28- فروری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I

move that:

"The time limit for submission of the reports of Public Accounts Committee No. 2 on accounts of the Government of Punjab and reports of Auditor General of Pakistan, which had been referred to it during November and December 2019, may be extended for one year."

MR SPEAKER: The motion moved:

"The time limit for submission of the reports of Public Accounts Committee No. 2 on accounts of the Government of Punjab and reports of Auditor General of Pakistan, which had been referred to it during November and December 2019, may be extended for one year."

The motion moved and the question is that:

"The time limit for submission of the reports of Public Accounts Committee No. 2 on accounts of the Government of Punjab and reports of Auditor General of Pakistan, which had been referred to it during November and December 2019, may be extended for one year."

(The motion is carried)

جناب سپیکر: توسیع کی ایک اور تحریک ہے۔ جی، میاں شفیع محمد!

تحریر استحقاق بابت سال 20-2019 کے بارے میں
مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع
میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریر استحقاق نمبر 1، 6، 11، 17، 20، 21، 22، 24 اور 25 بابت سال
2019 اور تحریک استحقاق نمبر 1، 2، 3، 6، 8، 12، 13، 14، 15، 16
27، 29، 18، 17 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات
کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جنوری 2021 تک
توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریر استحقاق نمبر 1، 6، 11، 17، 20، 21، 22، 24 اور 25 بابت سال
2019 اور تحریک استحقاق نمبر 1، 2، 3، 6، 8، 12، 13، 14، 15، 16
27، 29، 18، 17 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات
کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جنوری 2021 تک
توسیع کر دی جائے۔"

"تحریک استحقاق نمبر 1، 6، 11، 17، 20، 21، 22، 24 اور 25 بابت سال 2019 اور تحریک استحقاق نمبر 1، 2، 3، 6، 18، 16، 15، 14، 13، 26، 18، 17، 29 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی ميعاد میں 31۔ جنوری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: میاں شفیع محمد! آپ نے کچھ رپورٹیں بھی پیش کرنی ہیں؟

تحریک استحقاق بابت سال 20-2019 کے بارے

میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"تحریک استحقاق نمبر 8، 10، 12، 18، 26 بابت سال 2019 اور تحریک

استحقاق نمبر 7، 10، 11 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات

کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

مسودہ قانون سیکھ میرج رجسٹریشن 2018 کے رولز آف بزنس بنانے کا مطالبہ
جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ 2018 میں اس ایوان نے پاکستان کے اندر ایک
history بنائی تھی اور اُس کا سہرا اُس وقت کی حکومت کو جاتا ہے اور میں حزب اختلاف کو بھی
سیلوٹ پیش کرتا ہوں کہ جب میں پرائیویٹ ممبر بل لے کر آیا تو انہوں نے بھی مجھے سپورٹ کیا۔
اڑھائی سال گزر گئے ہیں یہاں پر سیکھ میرج رجسٹریشن ایکٹ پاس ہوا اور میں متعلقہ وزیر موصوف
سے بھی بار بار گزارش کر چکا ہوں کہ اس کے Rules of Business بنائے جائیں۔ ہم نے اس کا
internationally credit لیا کہ پاکستان دنیا کا پہلا ملک بنا جہاں پر سیکھ میرج ایکٹ باقاعدہ
طور پر لاگو ہوا لیکن بد قسمتی سے اڑھائی سال گزرنے کے باوجود اُس کے Rules of Business
نہیں بن سکے۔

جناب سپیکر! آپ سے میری گزارش ہے کہ اس معاملے کو کمیٹی کو سپرد کیا جائے، اس کو
دیکھا جائے اور Rules of Business بنا کر اس کو implement کیا جائے۔ ہم بھارت کو بڑا
criticize کرتے ہیں کہ بھارت کے اندر سیکھ میرج ایکٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اب مجھے سمجھ نہیں آتی کہ Minorities and Human Rights
Department نے اس کا قانون کے Rules of Business کیوں نہیں بنائے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو ایوان میں واپس تشریف لے آئے)
جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ کے ایوان سے باہر جانے کے بعد وزیر قانون نے کہہ
دیا ہے کہ میں فوری طور پر تنخواہوں کا مسئلہ حل کراتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے
یہ point take up کیا، آپ نے حکم دیا تو میں اس حوالے سے ابھی سیکرٹری فنانس کو convey
کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ جناب رمیش سنگھ اروڑا کے point of order کے
حوالے سے ایوان کو کچھ بتائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم نے Minister for Minorities and Human Rights کو Rules of Business بنا کر دے دیئے تھے تو اب انہوں نے ہی کرنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں۔ جناب خلیل طاہر سندھو چیزوں کو تھوڑا سا confuse کر دیتے ہیں۔ محکمہ قانون نے یہ Rules of Business نہیں بنائے۔ جس محکمہ کا قانون ہوتا ہے اُس محکمہ کو implementation کے لئے رولز بنانے پڑتے ہیں لیکن اس صوبے میں یہ بد قسمتی رہی ہے کہ 10/10, 15/15 سال پرانے laws موجود ہیں لیکن اُن کے رولز نہیں بنے۔ ہماری حکومت نے پہلی بار یہ پابندی لگائی ہے کہ اُس وقت تک کسی محکمہ کا قانون پاس نہیں ہوگا کہ جب تک وہ commit نہیں کرے گا کہ وہ within 6 months اپنے رولز بنالے گا۔ آئندہ کے لئے تو ہم نے یہ کر دیا ہے لیکن ہم نے اس کے ساتھ ساتھ مرحلہ وار یہ سسٹم بھی شروع کیا ہے کہ جن محکمہ جات کے رولز نہیں تھے ہم نے انہیں کہا ہے کہ رولز لے کر آئیں۔ یہ سلسلہ چل رہا ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے پندرہ بیس دن میں یہ رولز بن جائیں گے کیونکہ ہم نے اس پر already کام شروع کیا ہوا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! میرے خیال میں رولز تو انہوں نے چھ ماہ میں بھی نہیں بنائے۔ ہم نے جس طرح ہاؤس میں پہلے جو reforms کی ہیں۔ آپ اس کے لئے بھی کوئی reforms لے کر آئیں۔ آپ جب اتنی محنت سے قانون بناتے ہیں اور پھر ان کے آگے رولز نہیں بناتے تو پھر اس قانون کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کو ہم جلد کر لیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

گندم کی قیمت مقرر کرنے کے حوالے سے

منظور ہونے والی قرارداد پر عملدرآمد کرانے کا مطالبہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پچھلا اجلاس جو 11 نومبر 2020 کو ہوا تھا، میں اس ہاؤس کے تقدس کے لئے یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ کسانوں کا جو مطالبہ تھا اس پر اس ہاؤس کے تمام ممبران نے ایک قرارداد کو منظور کیا تھا۔ آپ نے منسٹر صاحب کو بھی کہا تھا لیکن آج تک ہمیں معلوم نہیں ہوا کہ اس قرارداد پر کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کیا گندم کا ریٹ مقرر کیا ہے؟ ہمارے علم میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ انہوں نے گندم کی قیمت -/2000 روپے فی من مقرر کی ہے یا نہیں۔ اس ہاؤس کے تقدس کے بارے میں آپ نے کل بڑے اچھے طریقے سے بات کی تھی اور انہیں سمجھایا تھا۔

جناب سپیکر! اب میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے تقدس کے لئے ہاؤس سے جو متفقہ قرارداد پاس ہوئی ہے اس کا کیا بنا اس بارے میں ہمیں آگاہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ کسان اتحاد کے جو لوگ یہاں آئے تھے ان میں سے ایک کسان اشفاق لنگڑیال وفات پا گیا تھا اس بارے میں ہم نے گزارش کی تھی کہ اس کی وفات پر جو ڈیشل انکوائری کرائی جائے لیکن آج تک اس حوالے سے بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! اس کے لواحقین سے میں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ابھی تک اس بارے میں کچھ پتا ہے، ہمارے ساتھ کسی نے رابطہ کیا ہے اور نہ ہی ہمیں پتا ہے کہ اس کیس کا کیا بننا ہے؟ وزیر قانون میرے نکات کے بارے میں بتادیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس معزز ایوان نے جو قرارداد گندم کی قیمت مقرر کرنے کے حوالے سے پاس کی تھی۔ محکمہ نے ابھی تک کوئی قیمت مقرر نہیں کی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! وزیر زراعت یہاں پر موجود ہیں۔ ان سے پوچھ لیتے ہیں۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ گندم کی قیمت مقرر کرنے کا طریق کار یہی ہوتا ہے کہ تمام صوبائی حکومتیں مرکزی حکومت کو سفارشات بھیجتی ہیں اور اس کے بعد مرکزی حکومت گندم کی قیمت مقرر یا طے کرتی ہے۔ اس سال یہ ہوا کہ مختلف صوبوں نے گندم کی قیمت کے لئے جو سفارشات بھیجی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد مرکزی حکومت نے اپنے طور پر گندم کی قیمت فی من -/1650 روپے مقرر کر دی۔ گندم کی قیمت مقرر ہونے کے بعد اس معزز ایوان نے ایک قرارداد پاس کی، وہ قرارداد وفاقی حکومت کو بھیجوا دی گئی ہے اور اس پر عملدرآمد بھی وفاقی حکومت نے ہی کرنا ہے۔ پنجاب حکومت نے تو گندم کی قیمت مقرر ہی نہیں کرنی۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنے اختیارات کا تو معلوم کر لیں کہ آپ کا اختیار کیا ہے؟ آپ دیکھیں کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ اختیار صوبوں کے پاس ہے کہ انہوں نے گندم کی قیمت مقرر کرنی ہے اسی لئے سندھ حکومت نے گندم کی قیمت -/2000 روپے فی من مقرر کر دی ہے۔ آپ کے اس وزارت میں آنے سے پہلے ہاؤس میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے ممبران نے متفقہ طور پر ایک کمیٹی بنائی تھی۔ اس طرح کی ایک کمیٹی قومی اسمبلی میں بھی بنی ہوئی ہے جس کو سپیکر قومی اسمبلی جناب اسد قیصر head کر رہے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں وہاں کی اسمبلی کے سپیکر head کر رہے ہیں۔ اسی طرح بلوچستان میں بھی ہے۔

میں نے بھی بطور سربراہ اس کمیٹی میں تمام stakeholders کو بلایا، سیکرٹری زراعت، سیکرٹری خوراک، اپوزیشن کے ممبران اور حکومتی ممبران بھی اس میں موجود تھے تو متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ گندم کی قیمت فی من -/2000 روپے مقرر ہونی چاہئے۔ ہم -/2400 یا -/2500 روپے فی من گندم خرید کر خواہ مخواہ یوکرائن کے کسانوں کو فائدہ دے رہے ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا کسان کیوں روئے؟ یہ فیصلہ ہوا اور اس فیصلے کو ہم ہاؤس میں لے کر آئے، اس پر باقاعدہ ووٹنگ ہوئی، ووٹنگ بھی اس طرح ہوئی کہ سارے ممبران نے کھڑے ہو

کر ووٹ دیئے اور یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔ اس طرح پھر ہاؤس کا تو کوئی تقدس نہ ہوا۔ سندھ میں -/2000 روپے فی من قیمت مقرر ہو گئی ہے۔ اب سندھ کے کسان گندم کاشت کرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ان کا ریٹ بہت اچھا ہو گیا ہے۔ آپ نے یہاں ریٹ دیا ہی کچھ نہیں۔ کیا یہ اچھا ریٹ ہے جو آپ کسانوں کو دے رہے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

اس لئے صوبہ پنجاب میں گندم کاشت ہوگی وہ سندھ کے مقابلے میں کم ہوگی اور آپ کو آگے جا کر مشکلات ہوں گی۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! پنجاب میں تو ابھی تک گندم کی قیمت مقرر نہیں کی گئی۔ پنجاب کی خواہش یہ تھی کہ متفقہ طور پر۔۔

جناب سپیکر: کیا کٹائی پر گندم کی قیمت مقرر کرنی ہے۔ گندم کی بجائی کب ہوئی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! آپ چیک کر سکتے ہیں کہ اس سال پچھلے سال کی نسبت زیادہ گندم بیجی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگر زیادہ گندم بیجی گئی ہے تو یہ پنجاب کے کسان نے گناہ تو نہیں کیا کہ ان کو گندم کی صحیح قیمت نہ ملے۔ آپ کا کسان زل گیا ہے کیا آپ یہ مانتے ہیں؟ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ممبران جو کسانوں کی نمائندگی کر رہے ہیں کیا یہ ان کی ذمہ داری نہیں ہے اور آپ نے کب کسانوں کے کام آتا ہے؟ وہ بے چارے اسی لئے باہر سڑکوں پر آکر مرتے ہیں۔ وہ کہاں پر جائیں؟ وہ قرارداد پورے ہاؤس نے متفقہ طور پر منظور کی تھی۔ آپ وہاں جا کر بات کریں کہ جن کسانوں نے ہمیں ووٹ دیا ہے ان کو کیوں مار رہے ہیں۔ کیا آپ نے کسانوں سے ووٹ لئے ہیں یا نہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے کہا "جی، ووٹ لئے ہیں")

منسٹر صاحب! صوبہ پنجاب میں کتنے فیصد دیہاتی آبادی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! 60 فیصد ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! 67 فیصد ہے۔ میں نے سروے کرایا تھا اس وقت آپ بھی ہماری کابینہ میں شامل تھے۔ اس وقت پنجاب میں $12\frac{1}{2}$ ایکڑ سے نیچے جو land holding 93.5 فیصد تھی۔ یہ غریب لوگ ہیں۔ آپ نے انہیں کوئی احساس پروگرام تو نہیں دینا۔ آپ جب تک ان کو اچھی

قیمت نہیں دیں گے اس وقت تک یہ پریشان رہیں گے۔ انہوں نے اپنی اسی آمدن میں اپنے بچوں کو پڑھانا ہے، علاج کرانا ہے اور آگے نئی فصل کا بندوبست بھی کرنا ہے۔ ان ساری چیزوں کو کس نے دیکھنا ہے۔

منسٹر صاحب! آپ پہلے وہاں بات کریں اور پھر ہاؤس میں آکر جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں بات کرنے لگا تھا تو جناب نے یہ فرمایا کہ وزیر زراعت جواب دیں گے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان کا فیصلہ سر آنکھوں پر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ چاہے اپوزیشن ہو یا حکومتی، بچے ہوں اس ایوان کا فیصلہ سب پر لازم ہے اور جیسے آپ نے فرمایا کہ متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا تھا۔ جس طرح ابھی منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے قیمت مقرر کی ہے تو میں منسٹر صاحب اور باقی تمام colleagues سے request کروں گا کہ متفقہ قرارداد کے ذریعے جو اس معزز ایوان کا فیصلہ تھا اُس کو کابینہ میں لے کر جائیں جس پر ہم decision لیں۔ میرے خیال میں اس کا قانونی طریق کار بھی یہی ہے کہ کابینہ کے سامنے یہ فیصلہ رکھا جائے اور decision لیا جائے۔ وہاں جو بھی decision ہو گا ہم پورے ایوان کو convey کریں گے۔

جناب سپیکر! لیکن میں یہاں پر یہ ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت کسانوں کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے اُن کی اجناس کی معقول قیمت دلوانے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی کسر نہیں چھوڑے گی۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ اس صوبے کی اکثریت آبادی کسانوں پر مشتمل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کا مفاد عزیز ہے اور اُن کے مفاد کو بھی زک نہیں پہنچے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آپ اس issue کو کابینہ میں لے کر جائیں۔

جناب عبدالرحمن خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب عبدالرحمن خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ فیصلے بروقت ہونے چاہئیں۔ جیسے آپ نے فرمایا کہ سندھ میں گندم کی قیمت زیادہ ہے لیکن پنجاب میں کسانوں کے لئے گندم کی قیمت اتنی کم رکھی گئی ہے کہ کسان نے گندم کاشت ہی نہیں کی اور اس کی وجہ سے لوگ دوسری فصلیں بیچنا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ ہمیں گندم کی قیمت پوری نہیں ملتی۔ اگر گندم کی قیمت ہمیں پوری دی جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمیں گندم import ہی نہیں کرنی پڑے گی۔ آپ کھاد لینے جائیں تو اس کی قیمت آسمان کو چھو رہی ہے اور ہم سے تین ساڑھے تین ہزار روپے فی بوری لیتے ہیں۔ جب بیج لینے جائیں تو وہ سات آٹھ ہزار روپے فی بوری ملتی ہے۔ اسی طرح بجلی اور ڈیزل کا ریٹ دیکھیں کہ کہاں پر پہنچ گیا ہے جبکہ گندم کی قیمت وہیں پر ہی کھڑی ہے۔ پچھلے تین چار سال سے صرف ایک دو روپے قیمت بڑھا رہے ہیں لہذا مہربانی کر کے گندم کی قیمت پر ہاؤس میں فیصلہ کیا جائے۔ جیسے وزیر قانون نے فرمایا ہے تو ابھی بھی وقت ہے کہ فوری طور پر اس پر فیصلہ لیا جائے۔ بقایا کسان کچھ دوسری فصل کاشت کر لیں گے لیکن آئندہ کسی کسان نے بھی گندم کاشت نہیں کرنی۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ نے صحیح فرمایا ہے کہ اس matter کو کابینہ میں لے کر جایا جائے۔ یہاں ساری کابینہ بیٹھی ہوئی ہے اور میرے خیال میں زیادہ تر ممبران کا تعلق بھی rural area سے ہے۔ اصل میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ بجلی کا ریٹ بڑھا ہے اور مزید ریٹ بڑھ رہا ہے یعنی کسان کے لئے ہر چیز ہی مشکل سے مشکل ہوتی جا رہی ہے لہذا کم از کم ہمیں اس کے بارے میں سوچنا چاہئے کیونکہ یہ ہمارا اپنا کسان ہے۔ ہندوستان کے کسان روزانہ بھگت رہے ہیں جو آپ ٹی وی پر بھی دیکھ رہے ہیں لیکن کم از کم ہمارا کسان تو خوشحال ہو۔ جناب محمد بشارت راجہ! آپ کسی بھی شکل میں کابینہ کے اندر اسے take up کروائیں اور گندم کا ریٹ بہتر ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ وزیر اعلیٰ کو جلد صحت یاب کرے جو کابینہ کا اجلاس بلا کر اس مسئلے کو حل کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! اتفاق سے منسٹر حضرات بیٹھے ہوئے ہیں اور پتا نہیں فوڈ منسٹر صاحب موجود ہیں یا نہیں لیکن ان سے پتا کروائیں کہ جو گندم import کر رہے ہیں وہ انہیں کس ریٹ میں پڑ رہی ہے؟ آپ ہم سب سے بہتر جانتے ہیں کہ 75 فیصد گندم پنجاب کی اور ساتھ دوسری گندم ملا کر 20 کلو دے رہے ہیں جو کھانے کے بالکل بھی قابل نہیں ہے۔ دیکھنا یہ چاہئے کہ ہمیں وہ گندم کس قیمت میں پڑ رہی ہے؟ اگر وہی پیسے ہم کسان کو دیں تو کسان یہاں پر گندم ہی گندم پیدا کر دے گا۔ اگر سندھ حکومت نے کر دیا ہے تو پنجاب ایسا کیوں نہیں کر سکتا اور اس میں کیا مشکل ہے۔ آپ کی recommendation پر عملدرآمد ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب سوالات take up کر لیتے ہیں۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں دو محکمے گندم خرید رہے ہوتے ہیں۔ ایک محکمہ خوراک جو پنجاب گورنمنٹ کا محکمہ ہے اور دوسرا پاسکو جو وفاقی حکومت کا محکمہ ہے۔ آپ جیسے فرما رہے ہیں اگر اس طریقے سے ہمارے وزیر اعلیٰ اور کابینہ decide بھی کر لیتے ہیں کہ دو ہزار روپے میں کسانوں سے گندم خریدی جائے لیکن وفاقی گورنمنٹ نے -/1650 روپے کا فیصلہ کیا ہوا ہے لہذا ایک ہی ضلع میں پاسکو -/1650 روپے میں گندم خرید رہی ہوگی اور محکمہ خوراک دو ہزار روپے میں گندم خرید رہا ہوگا جس سے بہت بڑی انارکی پیدا ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ اگر پنجاب حکومت دو ہزار روپے میں گندم خرید رہی ہوگی تو وفاقی حکومت کو کسی نے ایک دانہ بھی نہیں بیچنا اور تب وہ خود بخود دو ہزار روپے میں خریدیں گے۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ ہمارے پاکستان ضلع میں دو تحصیلیں عارف والا اور پاکپتن ہیں۔ انہوں نے تحصیل پاکپتن پاسکو کے handover کی ہوئی ہے جہاں پر محکمہ خوراک والے نہیں خریدتے جبکہ تحصیل عارف والا میں

محکمہ خوراک گندم خریدتا ہے اور وہاں پر پاسکو والے نہیں خریدتے لہذا ہم تحصیل پاکپتن والے رہ جائیں گے اور -/1650 روپے میں بیچنے پر مجبور ہوں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جب پنجاب گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر دیا تب لا محالہ وہاں پر بھی ہو جائے گا۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس مسئلے کو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ بھی اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر: وہاں فیڈرل گورنمنٹ میں فخر امام صاحب منسٹر ہیں لہذا آپ کو ان سے بھی بات کرنی چاہئے۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جی، ان سے بھی بات کرنی چاہئے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں نے بھی ایک اہم بات کرنی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب محکمہ آبپاشی کے سوال لے لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! دراصل آج 22- دسمبر ہے اور

National Working Women's Day ہے۔ پوری دنیا میں کام کرنے والی خواتین کا دن

منایا جا رہا ہے اس لئے میں آج اس دن کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے کوئی قرارداد جمع کروائی ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! مجھے بھی ابھی پتا چلا ہے اس لئے میں صرف مختصر

بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ابھی قرارداد دے دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہم پورے پنجاب، پورے پاکستان اور پوری دنیا کی خواتین کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو انتہائی بہادر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب میں کام کرنے والی جگہوں پر Anti-Harassment Committee ابھی تک فعال نہیں ہو سکی لہذا میری گزارش ہے کہ کمیٹی کو فعال کیا جائے اور خواتین کو ان کی قابلیت کے مطابق اجرت دی جائے جیسا کہ ساری دنیا میں دی جا رہی ہے۔

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ آبپاشی کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3722 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا کی تحصیل بھیرہ اور بھلوال

میں نہروں کو پختہ کرنے اور برک لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

- * 3722: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کون کون سے راجباہ، مانٹر اور نہریں ہیں ان کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟
- (ب) کیا تمام راجباہ، مانٹر اور نہریں منظور شدہ پانی لے رہے ہیں اور ان میں سے کون کون سی نہریں، راجباہ اور مانٹر کی برک لائننگ ہو چکی ہے اور کون کون سی ابھی تک برک لائننگ کے بغیر چل رہی ہیں؟

- (ج) مالی سال 20-2019 میں ان کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (د) کیا حکومت ان تمام تحصیلوں کے تمام راجباہ، نہروں اور مائنز کو پختہ کرنے اور برک لائننگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں موجود غیر دوامی (ششماہی) راجباہ، مائنز اور نہروں کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں موجود دوامی (سالانہ) راجباہ، مائنز اور نہروں کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام راجباہ / مائنز	منظور شدہ پانی (کیوسک)
1-	دیوال راجباہ	86
2-	ابدال مائنز	10
3-	مشہد لک راجباہ	152
4-	دھوری راجباہ	7
5-	پیری والا راجباہ	14.5
6-	یار محمد راجباہ	32
7-	سالم راجباہ	23
8-	کلیان پور مائنز	3
9-	فتح پور راجباہ	28.5
10-	پکھوال راجباہ	23
11-	ست گھر اراجباہ	8
12-	مونہ راجباہ	32
13-	روتکا لار راجباہ	98.5
14-	جپال راجباہ	5
15-	کوٹ حاکم خان مائنز	9.5
16-	چہر راجباہ	17
17-	ہاتھی وٹسب مائنز	5
18-	نبی شاہ مائنز	12.5

(ب) جی ہاں! تمام راجباہ، مانترز اپنے منظور شدہ ڈسپارچ کے مطابق پانی لے رہے ہیں ان میں سے جن نہروں کی برک لائننگ ہو چکی ہے اور جو ابھی تک برک لائننگ کے بغیر چل رہی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار نام راجباہ / مانتر (برک لائننگ شدہ)

- 1- رکھ میانی ڈسٹی
- 2- ودھن مانتر
- 3- وجھی ڈسٹی
- 4- پنڈی کوٹ ڈسٹی
- 5- ڈھل ڈسٹی
- 6- ٹھٹی ولاند سب مانتر
- 7- نہ ڈسٹی
- 8- نور پور سب مانتر
- 9- ہاتھی وند سب مانتر
- 10- کوٹ حاکم خان مانتر
- 11- جپال راجباہ

نمبر شمار نام راجباہ / مانتر (بغیر برک لائننگ شدہ)

- 1- شاہ پور برانچ
- 2- ویسٹرن فیڈر
- 3- ایسٹرن فیڈر مانتر
- 4- لوئر جہان خان مانتر
- 5- بھیرہ مانتر
- 6- جیون وال ڈسٹی
- 7- ڈپوس ڈسٹی
- 8- اعوان ڈسٹی
- 9- علی پور مانتر

- 10- خان محمد والا ڈسٹی
- 11- چک قاضی ڈسٹی
- 12- چک مصری ڈسٹی
- 13- کوٹ میانہ ڈسٹی
- 14- فتح خان مانتر
- 15- رانی واہ ڈسٹی
- 16- سڈھ مانتر
- 17- شیر والا سب مانتر
- 18- ڈنگہ سب مانتر
- 19- خدا بخش ڈسٹی
- 20- دھوری راجباہ
- 21- کلیان پور مانتر
- 22- سالم راجباہ
- 23- فتح پور راجباہ
- 24- رتوکالا راجباہ
- 25- ست گھرا راجباہ

اس کے علاوہ

- 1- ابدال مانتر
- 2- پیری والا راجباہ
- 3- یار محمد ڈسٹی
- 4- کچھووال ڈسٹی
- 5- مونہ ڈسٹی
- 6- چبہ ڈسٹی
- 7- نبی شاہ مانتر
- 8- راجباہ مٹھ لک (تحصیل بھلووال)

پر پہلے سے کنکریٹ لائننگ کی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 2019-20 میں تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلووال میں موجود راجباہ، انہار اور

مانتر کی برک لائننگ یا کنکریٹ لائننگ کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی۔

(د) مالی سال 2020-21 میں فنڈز مہیا ہونے کی صورت میں محکمہ آبپاشی مذکورہ تحصیلوں

کے راجباہ، نہریں اور مانترز کو پختہ / بریک لائنڈ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آج کا محکمہ آبپاشی بہت important ہے کیونکہ already ہم لوگ کسان بھائیوں کے لئے بحث کر رہے تھے۔ آپ نے آج بڑی healthy debate کروائی ہے کیونکہ آج محکمہ آبپاشی ہے اور اسی کی وساطت سے میرا سوال بھی آگیا ہے۔ ہم نے آج کسانوں کے حوالے سے جو بات کی ہے اُس پر دیکھا جائے تو اس کے first in hand محکمہ آبپاشی ہے۔ حکومت 2018 میں آئی ہے اور تب پہلی اسمبلی میں same question same points کے ساتھ جمع کروایا تھا لیکن آپ کی وساطت سے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور انہوں نے کہا کہ اس کا جواب بالکل ٹھیک دیں گے۔ سوال درست ہے یا درست نہیں ہے اس سمت کی طرف میں نہیں آتا لیکن میرا simple question یہ ہے کہ اگر آپ جز (الف) میں پڑھیں تو اس میں لکھا ہے کہ راجہ، انہار اور مانسہرہ کی جو برانچیں چل رہی ہیں اُن کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟ اب فائلوں کے بھرنے کی حد تک انہوں نے پانی کے اخراج کی جو percentage لکھی ہے وہ ایک تحصیل بھیرہ کی تقریباً 37 to 38 percent نکلتی ہے جبکہ تحصیل بھلوال کی percentage 41 to 42 نکلتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے پہلا سوال یہ ہے کہ ان دونوں تحصیلوں کے لئے جو پانی منظور شدہ ہے اُس کا Standard Operating Procedure کیا ہے، last time اس کو کب چیک کیا گیا اور اگر یہ بیانا غلط یا ٹھیک ہوتا ہے تو محکمے کی کون سی برانچ اس کو take up کرے آگے لے کر چلتی ہے؟ میرے تین ضمنی سوال ہیں اور ابھی پہلا ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب محمد حسن لغاری): جناب سپیکر! اُن کے جذبات کی وجہ سے مجھے اُن کی بات کی سمجھ نہیں آئی۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ کون سی کینال کا کتنا الاؤنس ہے؟ میں شاید سوال سمجھ نہیں سکا۔ جناب سپیکر: وہ الاؤنس نہیں پوچھ رہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد حسن لغاری): جناب سپیکر! ہر کینال کا اپنا per thousand acre الاؤنس ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ سوال ہی نہیں ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد محسن لغاری! آپ اپنا سوال دیکھیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ان کا سوال یہ ہے کہ تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کون کون سی راجباہ، مائٹرز اور نہریں ہیں اور ان کے نام اور منظور شدہ پانی کتنا ہے؟
جناب سپیکر: جی، بالکل۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! وہ cusecs کے اندر اگلے والے table میں دے دیا گیا ہے کہ اس نہر کا اتنے cusec پانی ہے۔ مجھے ان کی تقریر کی سمجھ نہیں آئی کہ یہ آگے کیا پوچھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے اردو پڑھنی آتی ہے اور مجھے seriously اردو پڑھنی آتی ہے۔ میں نے بھی یہی پوچھا ہے کہ cusec water آپ نے جتنا بھی دیا ہے اس کی میں نے percentage نہیں پوچھی بلکہ۔۔۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! انہوں نے۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ پہلے بات کر لیں میں بعد میں بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے میری بات سن لیں کہ معزز ممبر کی بات سن کر پھر جواب دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وزیر آبپاشی two points کی بات کرتے ہیں لیکن میرے simple دو سوالات ہیں جن میں سے پہلا سوال یہ ہے کہ پانی ہمیں مل گیا اور آخری دفعہ اس پانی کو جو ڈسپارج کرنا تھا حکومت نے اسے کب چیک کیا کہ اس کو اتنا ملنا چاہئے؟ Dimensions اگر آپ دیکھیں تو دریا کم ہوتا جا رہا ہے fields آگے جاتی جا رہی ہیں، جاتی رہی ہیں اور جو کینال سسٹم تحصیل بھیرہ اور بھلوال کا ہے وہ پرانے دور کا قائم ہے۔ ہمارے کسانوں کی آپس میں لڑائی میں کتنے بندے مر جاتے ہیں اور آپ بھی اس چیز سے aware ہوں گے کہ پانی کی لڑائی کے پیچھے کتنے کتنے خاندان اُجڑ چکے ہیں۔ جو cusec water discharge ہوتا ہے یا جو

cusec water کی مقدار انہوں نے ہمیں بتائی ہے اس کو چیک کرنے کا Standard Operating Procedure اور SOP کیا ہیں اور اس کی جو discharge ہے کیا وہ پوری ہوتی ہے اور اگر نہیں ہوتی تو اس کو چیک کرنے کا تعین کس طرح کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہر کینال کا جو گیٹ ہوتا ہے جو کینال کا head ہوتا ہے وہاں سے پانی جس وقت flow کرتا ہے اس کی height کے ساتھ پانی کو measure کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کتنی اس کی height ہے اور اس کے head کا کتنا سائز ہے اس کے مطابق اس کے flow کے ساتھ یہ چیز آتی ہے تو اس کو بار بار چیک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کینال کا جو head ہے جہاں سے کینال نکل رہی ہے یا کوئی ماسٹر نکل رہی ہے اس کے head کے سائز کو کنٹرول کیا جاتا ہے اور اس کے gates کی height کے ساتھ اس کو regulate کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے depth کی بات کی ہے جبکہ میرا سوال depth کے بارے میں نہیں ہے۔ کینال چل پڑی، ایک کینال کے پاس 30 سے 37 فیصد جب براؤچ کے اندر پانی آگیا تو ٹیل پر وہ پانی کیوں نہیں پہنچتا؟ جب میں یہ کہتا ہوں کہ 37 فیصد پانی اس کینال کے اندر آگیا مان لیا suppose it اور آپ یقین کریں کہ مان لیا لیکن وہ پانی ٹیل تک کیوں نہیں پہنچتا اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اگر یہ کہتے ہیں کہ مقدار اتنی ہے اور منسٹر صاحب نے بتایا کہ ہم پانی کو cusec میں چھوڑتے ہیں for example تو پانی ٹیل تک کیوں نہیں پہنچتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ percentage والی بات میری سمجھ سے بالا ہے؟ where is this coming up with percentage numbers؟ نہر جو ہوتی ہے اس کے administrative units ہیں جو محکمہ مال کے ضلع اور تحصیل ہیں، ان سے یہ آزاد ہوتی

ہے۔ یہ نہیں کہ ڈیرہ غازی خان کینال راجن پور کی حد کے اوپر آکر رک جائے گی۔ Canals جو ہیں ان کی boundaries ضلع اور تحصیلوں سے بڑھ کر ہوتی ہیں جس طرح یہ کہتے ہیں کہ 37 فیصد یا 41 فیصد I know where are these coming up with those numbers لیکن جو اس کینال کی outlets ایک خاص تحصیل میں نکلیں گی ان کا ایک amount ہو گا اور اگلے والے میں جو جائے گی تو اس کا دوسرا amount ہو گا۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ کینال کے ٹیل تک پانی پورا نہیں پہنچ رہا تو پانی کے پورا نہ پہنچنے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں مثلاً پانی کے اندر water theft ہو رہی ہوتی ہے اور کسی وقت پانی کے ٹیل تک نہ پہنچنے کی وجہ یہ ہے کہ پورے سسٹم میں پانی کی کمی ہے جسے سب کے اوپر برابر distribute کیا جاتا ہے۔ اگر سسٹم کے اندر ہی اور نظام کے اندر ہی پانی کی کمی ہے۔

جناب سپیکر! For example! میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ ہمارے ربیع کے سیزن کے اندر ڈیموں سے پانی آتا ہے over the years اب 1960 میں اگر یہ ڈیم بنے تھے تو پچھلے پچاس سال کے اندر ان ڈیموں کی storage capacity کم ہوتی جا رہی ہے۔ Storage capacity کم ہوتی جا رہی ہے تو اس سے آگے سسٹم کے اندر پانی کم ہوتا جا رہا ہے اس لئے اس وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جیسے آپ نے کہا کہ یہ ہمارے لئے بہت اہم ہے بالکل ہمارے لئے بہت اہم ہے۔ ساری دنیا اس وقت پاکستان کے water crisis کے اوپر بات کر رہی ہے اور ہماری prioritize میں یہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں بار بار یہ چیز اپنے سب دوستوں کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ ہم نے اس کو کس حد prioritize کیا ہوا ہے کہ پورے نہری نظام کے لئے بہت سارے لوگوں نے مجھ سے سنا ہو گا کہ at the risk of repeating myself پورے نہری نظام کے لئے تو ہم لوگ 6- ارب روپے دیتے ہیں اور اللہ خوش رکھے آپ کی حکومت کو جو 18- ارب روپے لاہور کا گند اٹھانے کے لئے دے دیتی ہے so ہماری prioritize یہ تھیں کہ لاہور کا گند اٹھانا ہمارے لئے priority تھا اور نہری نظام کی maintenance ہماری priority نہیں تھی۔ ہم لوگ اس چیز کے اوپر انشاء اللہ کام کر رہے ہیں اور ہم اپنی prioritize میں کینال سسٹم کی اپ گریڈیشن کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے پندرہ منٹ تقریر کر لی ہے لیکن میرے سوال کا جواب نہیں دیا کیونکہ میں نے لاہور کے سسٹم کا تو پوچھا ہی نہیں ہے۔ منسٹر صاحب کے جواب سے میں disagree کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے حلقہ کی بات کر رہا ہوں اور منسٹر صاحب ادھر بات لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات نہیں کر رہا کہ پانی وہاں سے شروع ہوا تو یہاں تک کیوں نہیں آیا ہے اور یہاں سے شروع ہوا ہے تو وہاں تک کیوں نہیں آیا۔ چلیں last year منسٹر صاحب نے 2018-19 میں مجھے کہا کہ آپ مجھے پرچی پر same question کے اوپر کہ جو آپ کی main important problems ہیں اس کی نال کی وہ مجھے لکھ کر دے دیں تو میں 20-2019 کے اندر اس کو accommodate کر دیتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہی تو بتا رہا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال کریں ناں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ 2019-20 مالی سال میں تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں موجود راجپاہوں اور انہار مانتر کی برک لائننگ یا کنکریٹ لائننگ لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے تو سوال یہ ہے کہ انہوں نے مجھ سے promise کیا تھا کہ فنڈز دیں گے تو یہ اس حوالے سے ہاں یا ناں میں جواب دے دیں تو بس معاملہ ختم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! I really don't recall کہ کیا promise کیا گیا تھا اور کیا نہیں promise کیا گیا تھا تو یہ ساری چیزیں budgetary allocation کی limitations کے ساتھ ہوتی ہیں۔ جناب صہیب احمد ملک اس کو اس وقت کوئی point scoring کے لئے use کرنے کی کوشش کر رہے ہیں شاید وہ اپنے نمبر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ He is most welcomed to do that. I am stick to fight. I am against this "drama bazi". I will stick to fight. (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک! اگلا سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں مزید کوئی سوال نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ کا ہی سوال ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ ان کو زندگی دے تو اس نالائق حکومت میں ہمیں کسی کے جواب کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان نالائقوں نے الحمد للہ بڑا ٹھیک کام کر دیا ہوا ہے۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے ان کے point scoring کرنے کی اور یہ point scoring کرتے ہیں کیونکہ یہ نالائق ہیں اور ہمیں point scoring کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے نہیں کرنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی، انہوں نے نہیں کرنا۔ اگلا سوال نمبر 4885 رانا منور حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 5348 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساؤتھ پنجاب میں دریاؤں پر بنائے گئے ہیڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5348: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساؤتھ پنجاب میں کل کتنے ہیڈز کون کون سے دریاؤں پر بنائے گئے ہیں ان دریاؤں اور جگہ کے نام بتائیں؟

(ب) ساؤتھ پنجاب میں بنائے گئے ہیڈز میں عوام کی تفریح کے لئے کون کون سے ہیڈز کہاں کہاں پر ہیں؟

(ج) کیا عوام کی تفریحات والے ہیڈز پر سکیورٹی کے لئے پولیس کے اہلکار عوام کے تحفظ کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) جنوبی پنجاب میں بنائے گئے ہیڈورکس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ہیڈورکس / بیراج	دریا	ڈسٹرکٹ	پہلی تعمیر	بحالی و تجدید
1-	تونسہ بیراج	دریائے سندھ	مظفر گڑھ	1952-1958	2005-2009
2-	ہچند بیراج	دریائے چناب	مظفر گڑھ	1925-1929	2018-2022
3-	اسلام بیراج	دریائے ستلج	بہاولپور	1927	2021-2024

(ب) ملک میں بنائے گئے تمام ہیڈورکس / بیراجز ملکی سلامتی کے لحاظ سے حساس جگہیں قرار دیئے گئے ہیں لہذا ان مقامات کو باقاعدہ تفریحی مقامات موسوم نہیں کیا جاسکتا اور ان پر 200 گزر داسی قطعہ میں کوئی پبلک پارک یا اس قسم کی کوئی تعمیر کرنا اور کسی قسم کا نجوم ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ انہار کی جانب سے تمام ہیڈورکس / بیراجز میں سے ہر ایک کو باقاعدہ "Key Point" Allot کیا گیا ہے اور ان تمام Key Points کے تحفظ کے لئے SOPs پر مشتمل باقاعدہ حفاظتی نظام وضع کیا گیا ہے جس پر با احسن عملدرآمد جاری ہے، ان Key Points کے حفاظتی نظام کے اہم مندرجات درج ذیل ہیں۔

چیک پوسٹ کی تعمیر

محکمہ پولیس کی جانب سے تعینات عملہ

اہم تنصیبات مثلاً CCTV کیمرے اور سرچ لائٹیں وغیرہ۔

ہیڈورکس / بیراجز پر تفریح کی غرض سے آنے والی عوام کو سکیورٹی مہیا کرنا قانون نافذ کرنے والے اداروں کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق ہے جس میں منسٹر صاحب نے تین بیراجوں کے متعلق جواب دیا ہے کہ جنوبی پنجاب میں تین جگہوں پر بیراج ہیں جبکہ میرے knowledge میں ہیڈ سلیمانکی اور ہیڈ بلوکی کے علاوہ دو مزید بیراج ہیں جو دریائے ستلج اور

دریائے راوی پر ہیں جبکہ جواب میں صرف تین بیراجز کا ذکر ہے تو اس حوالے سے منسٹر صاحب وضاحت فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کے سامنے یہ وضاحت پیش کروں گا کہ ہم ساؤتھ پنجاب کہاں سے شروع کریں گے کیونکہ ہیڈ بلوکی تو ادھر قصور میں ہے اور ہم کیا قصور کو ساؤتھ پنجاب میں ڈال دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قصور تو ساؤتھ پنجاب میں نہیں ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! Sorry میں ہیڈ سلیماکی کی بات کر رہی ہوں جو کہ عبدالحکیم خانیوال کے قریب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں پھر سے عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ہاں ہوتا یہ ہے کہ لوگ جغرافیائی حدود میں پھنس جاتے ہیں۔ محکمہ انہار جغرافیائی حدود سے بڑھ کر ہے اور الگ ہے۔ تریوں بیراج کی اگر مثال دیں تو وہ جھنگ میں ہے اور جنوبی پنجاب میں تو نہیں اسے کہیں گے جو traditional جنوبی پنجاب ہے۔ جو نہریں تریوں بیراج سے نکلیں گی وہ متعلقہ علاقوں میں جائیں گی۔ اب LBDC ہیڈ بلوکی سے نکلتی ہے اور اس نے نیچے خانیوال اور ساہیوال کے علاقوں میں پانی دینا ہے اس لئے مہربانی کر کے ہم اس کو جغرافیائی حدود کے ساتھ نہ ملایا کریں تو بہتر ہو گا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ معزز ممبر پوچھنا کیا چاہ رہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! نہروں کے borders نہیں ہوتے۔ کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال رانا محمد افضل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 5451 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: نالہ ڈیک پر بند کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

* 5451: رانا محمد افضل: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا نالہ ڈیک سیالکوٹ پر بند کا کام مکمل ہو گیا ہے؟

(ب) اس بند کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟

(ج) جو اراضی acquire کی گئی کیا اس کا معاوضہ زمینداروں کو ادا کر دیا گیا اگر نہیں تو

وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) محکمہ ہذا نالہ ڈیک شریقیہ رتائیم آر لنک تک چینل لائزیشن کروا رہا ہے۔ اس پر کام جاری

ہے جو کہ جون 2021 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) اس پراجیکٹ کی کل لاگت تخمینہ 6030.614 ملین روپے ہے جس کی تفصیل درج

ذیل ہے:

تخمینہ سول ورک 2814.511 ملین روپے

تخمینہ لینڈ ایکویزیشن 3216.103 ملین روپے

(ج) لینڈ ایکویزیشن کا کام جاری ہے۔ اب تک گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ 2585.066

ملین روپے وصول ہوئے ہیں جو کہ لینڈ ایکویزیشن کلکٹر کینال اینڈ ڈریج فیصل آباد کو

ٹرانسفر کر دیئے گئے ہیں تاکہ زمینداران کو ادائیگی بمطابق ڈسٹرکٹ پرائس اسسمنٹ

کمیشن ہو سکے۔ علاوہ ازیں 631.037 ملین روپے تاحال موصول نہیں ہوئے۔ جن

دیہہ کالینڈ ایکویزیشن پراسس مکمل ہوا ہے ان کے زمینداران کو ایکواڑ شدہ زمین کی

ادائیگی ہو چکی ہے جبکہ باقی ماندہ دیہہ کی زمین کی ایکویزیشن، سیکشن-4 و سیکشن-6 &

(4) مختلف ڈپٹی کمشنرز آفسز میں زیر غور ہے جو کہ لینڈ ایکویزیشن کلکٹر C&D فیصل

آباد کی کاوشوں کی منتظر ہے۔ لینڈ ایکویزیشن پراسس مکمل ہونے پر زمینداران کو ان کی

زمینوں کی ادائیگیاں بذریعہ لینڈ ایکویزیشن کلکٹر C&D فیصل آباد ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا نالہ ڈیک پر بند کا کام مکمل ہو گیا ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ کام ابھی جاری ہے۔ میرا اس پر ضمنی سوال ہے کہ اس وقت کتنا کام مکمل ہو گیا ہے، کتنا کام رہتا ہے اور اس وقت کیا کام ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، I am sorry مجھے ان کی آواز نہیں آرہی تھی کیا یہ نالہ ڈیک کی land acquisition کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس وقت کتنا کام مکمل ہو گیا ہے اور کتنا کام ابھی رہتا ہے اور اس وقت کیا کام ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد محسن لغاری! وہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ اس وقت کتنا کام مکمل ہو گیا ہے، کتنا کام ابھی رہتا ہے اور اس وقت کیا latest position ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کسی بھی پراجیکٹ کے لئے دو تین چیزیں ہوتی ہیں۔ اس کے لئے زمین acquire کی جاتی ہے پھر اس پر کام ہوتا ہے۔ اس کے لئے جو total land acquisition ہوئی ہے وہ 635 ایکڑ کی ہوئی ہے۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! نہیں، نہیں یہ point scoring کر رہے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کیا ان کو فیصد وار چاہئے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! یہ تو جز (ج) پڑھ رہے ہیں پہلے یہ جز (الف) سے تو نکلیں۔ انہوں نے جو جز (الف) کا جواب دیا ہے میں اس پر ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ Land acquisition پر تو میں بعد میں آؤں گا۔ آپ نے کہا ہے کہ وہاں پر کام جاری ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر کیا کام جاری ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! Land acquisition کام ہی کا ایک حصہ ہے۔ زمین acquire ہوگی تو ہی اس پر کام ہوگا۔ بغیر زمین acquire کئے تو کام نہیں ہوگا۔ اس پر اگر آپ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ کام کتنا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ یہی پوچھ رہے ہیں کہ physical کتنا کام ہوا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! physically کام ایک اندازے کے مطابق 70 سے 75 فیصد ہو چکا ہے اور 25 سے 30 فیصد کام رہتا ہے۔ اس سارے کام کو کرنے کے لئے زمین acquire کرنا، پیسے دینا اسی کا ہی ایک حصہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی رانا محمد افضل!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! یہ منسٹر ہیں پر میں انہیں یہ بتا دیتا ہوں کہ تین سال پہلے یہ کام مکمل طور پر بند ہو چکا ہوا ہے۔ اس وقت مسئلہ یہ ہے کہ acquisition کے پیسے وہاں پڑے ہوئے ہیں۔ میرے سوال کے جز (ج) میں بڑا مبہم جواب ہے کہ اس میں تین اضلاع آتے ہیں شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اس لئے acquisition process چل رہا ہے چار، پانچ اور چھ کے notices چل رہے ہیں جب وہ clear ہو جائیں گے اور کچھ لوگوں کو ہم نے پیسے دے دیئے ہیں۔ آپ نے کن لوگوں کو کتنے پیسے دیئے ہیں اور acquisition کے پیسے آپ کے پاس کب پہنچے اس کا جواب دے دیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کن لوگوں کو پیسے دیئے ہیں ان کی لسٹ میں ان کو منگوا کر دیتا ہوں because وہ لسٹ سینکڑوں اور ہزاروں لوگوں پر مشتمل ہوگی۔ وہ لسٹ ان کے سوال کا حصہ نہیں تھی اس لئے وہ ہم نے نہیں منگوائی۔ وہ ہم deputy commissioners کے offices سے منگوا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کی detail منگوا لیتے ہیں۔ جی، رانا محمد افضل!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے میرے سوال کے جز (ج) میں جو اراضی acquire کی گئی کیا اس کا معاوضہ زمیندار کو ادا کر دیا گیا، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟ ان کا یہ کام تھا کہ یہ اپنے محلے سے پوچھتے اور پورا study case کرتے کہ acquisition کا process کیا ہے ان کو یہ پتا ہی نہیں کہ وہ چار، پانچ یا چھ notices ہو گئے اور process complete ہو کر گزٹ نوٹیفکیشن ہو چکا ہے لیکن آپ زمینداروں کا حق دبا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اس بات کا تصور کریں کہ ایک آدمی جس کی صرف تین ایکڑ اراضی ہے حالانکہ

حق تو یہ ہے جب انہوں نے بند بنانا ہوتا ہے اس سے پہلے acquisition ہو اور پیسے دیئے جائیں اور پھر اس کے بعد ان کی زمین پر قبضہ کیا جائے۔ آپ ان کسانوں کی قربانی دیکھیں کہ انہوں نے تین یا چار سال سے اپنی زمین ان کو دی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد افضل! اس حوالے سے منسٹر صاحب سے detail لے لیتے ہیں۔
 رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب کے پاس 2500 ملین روپے موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد افضل! نہیں، ان کے پاس فی الحال پیسے نہیں ہیں۔
 رانا محمد افضل: جناب سپیکر! ان کی acquisition مکمل ہو چکی ہے لیکن پیسے نہیں دیئے جارہے یہ اس چیز کا جواب ہی نہیں دے رہے کیونکہ ان کے پاس اس چیز کا جواب ہی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مفاد عامہ کا معاملہ ہے اور وہ بے چارے غریب زمیندار ہیں لہذا اس مسئلے کا حل نکالا جائے۔ ان سے یہ statement لیں کہ یہ کب تک ان غریب لوگوں کے پیسے دے دیں گے؟
 جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ معاملہ محکمہ مال deal کرتا ہے لہذا ہمارے محکمے نے اس کو acquire نہیں کرنا ہوتا اور محکمہ مال سیکشن 4 اور سیکشن 6 کے تحت ہم کو acquisition کر کے دیتا ہے۔ ہم یہ رقم محکمہ مال کو دیتے ہیں اور محکمہ مال پھر آگے لوگوں کو یہ پیسے دیتا ہے۔ اس وقت تقریباً acquisition کے 1818.056 ملین روپے بقایا جات رہتے ہیں اور جیسے جیسے محکمہ مال کے through land acquire ہوتی جائے گی تو محکمہ مال ان لوگوں کو پیسے دیتا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد افضل!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے لہذا اس سوال کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد افضل! اس حوالے سے details لے لیتے ہیں اور آپ اس حوالے سے fresh question دے دیں۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے لہذا اس سوال کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ رانا محمد افضل کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے، وہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 5738 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: محکمہ آبپاشی کے زیر انتظام ریسٹ

ہاؤسز/بنگلے اور عمارتوں کی تعداد، اخراجات و آمدن سے متعلق تفصیلات

*5738: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول کتنے ریسٹ ہاؤس، بنگلے اور عمارتیں ہیں ان پر جنوری 2019 سے تاحال اخراجات کی تفصیل بتائیں نیز ان سے ہونے والی آمدن سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز/بنگلوں، کاروبار کی تعداد اور وہاں تعینات عملہ کی تعداد کی تفصیلات بیان فرمائیں کیا ان میں سے کچھ نیلام بھی کئے گئے تھے تو کب اور کتنی رقم وصول ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع ساہیوال شہر میں موجود ریسٹ ہاؤس کس کس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس سے کون سے ادارے یا کس سطح کے آفیسر اور حکومتی شخصیات مستفید ہوتی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ کیا کوئی پرائیویٹ عوامی آدمی بھی ان سے استفادہ کر سکتا ہے اس بارے پالیسی سے متعلق آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول 26 ریست ہاؤسز/بنگلے، ایک عدد کیمپ آفس برائے چیف انجینئر ملتان زون ملتان اور تین عدد دفتری عمارتیں ہیں۔ ان پر جنوری 2019 سے تاحال اخراجات اور آمدن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ریست ہاؤسز/بنگلوں کا رقبہ کمروں کی تعداد اور وہاں تعینات عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بائیس ریست ہاؤسز کا رقبہ نیلامی کے لئے چیز مین ضلعی پرائیویٹائزیشن کمیٹی ساہیوال کو دے رکھا ہے وہی اس کی نیلامی کرتے ہیں۔ نیلامی کی تفصیل ضلعی پرائیویٹائزیشن کمیٹی کے پاس ہے۔

(ج) ساہیوال شہر میں ایک عدد کیمپ آفس برائے چیف انجینئر ملتان زون ملتان موجود ہے۔ نہروں اور دریاؤں کی انسپکشن پر آئے ہوئے محکمہ انہار کے افسران عارضی طور پر اس کیمپ آفس میں قیام کرتے ہیں۔ نیز دیگر محکموں کے افسران، ججز، حکومتی/غیر حکومتی عہدیداران، ممبر صوبائی و قومی اسمبلی بھی اس کیمپ آفس سے عارضی طور پر مستفید ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں ضلع ساہیوال میں محکمہ اریگیشن کے ریست ہاؤسز کے متعلق پوچھا تھا تو اس کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ 26 ریست ہاؤسز یا بنگلے ہیں جن میں سے بیشتر نیلام کمیٹی کے سپرد ہیں اور تھوڑے سے محکمہ آبپاشی کے پاس ہیں میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا تو مجھے معزز منسٹر صاحب بتادیں کہ کتنے ریست ہاؤسز یا بنگلے نیلام کمیٹی کے سپرد ہیں اور یہ کب سے ہیں اور کب تک ان کی disposal ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے یہ پوچھا تھا کہ جو بنگلے نیلام ہو چکے ہیں وہ کتنے ہیں ان کی تعداد بھی نہیں بتائی گئی وہ بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میرے پاس جو جواب آیا ہے اس کے مطابق 22 ریست ہاؤسز نیلامی کے لئے چیز میں ضلعی پرائیویٹائزیشن کمیٹی ساہیوال کو دے رکھے ہیں۔ مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ بنگلے کب دیئے گئے تھے تو میں اس کا پتا کر لیتا ہوں شاید میری اس حوالے سے یہ deficiency رہ گئی ہے کہ میں محکمے سے پوچھ نہیں سکا۔ جب میرے پاس جواب آئے گا تو میں بتا دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے محکمہ کے پارلیمانی سیکرٹری رند صاحب بہت اچھے ہیں انہوں نے کل میرے ساتھ اس حوالے سے discuss بھی کیا تھا تو ان کی بہت مہربانی ہے کہ انہوں نے توجہ دی ہے۔ ان کے پاس نامکمل جواب ہے لہذا آپ اس سوال کو pending فرمادیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ بنگلے 2010 میں دیئے گئے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے اب سوال کو pending فرمادیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اب یہ سوال pending ہو چکا ہے۔ اگلا سوال جناب خضر حیات کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اس سوال کو on his behalf پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ یہ سوال on his behalf نہیں کر سکتے معزز ممبر کو خود موجود ہونا چاہئے تھا۔ آپ تشریف رکھیں۔ ان کو خود present ہونا چاہئے تھا۔ یہ سوال نمبر 5786 dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ سوال pending ہو سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جو سوال pending ہو سکتا وہ میں خود کر دیتا ہوں۔ جی، اگلا سوال منیب الحق کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 5824 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی-189 اور اوکاڑہ میں ریست ہاؤسز

کی تعداد نیز ان کی مرمت پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5824: جناب منیب الحق: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی-189 اور اوکاڑہ میں کہاں کہاں ریست ہاؤس ہیں؟
- (ب) ان ریست ہاؤسز کی حالت کیسی ہے کس کس ریست ہاؤسز کی حالت مخدوش ہے؟
- (ج) ان ریست ہاؤسز کی عمارت کی مرمت / تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کی فراہم فرمائیں؟
- (د) ان ریست ہاؤسز کے لئے موجودہ مالی سال 2020-21 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور اس رقم سے کس کس ریست ہاؤس کی بہتری و improvements ہوگی؟
- (ه) ان ریست ہاؤسز سے ملحقہ اراضی کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) پی پی-189 میں تین کینال ریست ہاؤس ہیں۔
 - (1) کینال ریست ہاؤس اوکاڑہ
 - (2) کینال ریست ہاؤس، شاہپور
 - (3) کینال ریست ہاؤس، کلاس
- (ب) کینال ریست ہاؤس کلاس کی حالت مخدوش ہے۔
- (ج) مالی سال 19-2018 میں خرچہ مبلغ -/1,26,000 روپے مالی سال 20-2019 میں خرچہ مبلغ -/31673 روپے۔
- (د) مالی سال 2020-21 میں کوئی رقم موصول نہ ہوئی ہے جیسے ہی فنڈ وصول ہو گا ریست ہاؤس اوکاڑہ اور شاہپور کی improvement کی جائے گی۔

(۵)

(1) کینال ریست ہاؤس، اوکاڑہ 01 ایکڑ 06 کنال 18 مرلے

(2) کینال ریست ہاؤس، شاہپور 05 ایکڑ 05 کنال 07 مرلے

(3) کینال ریست ہاؤس، کلاس 10 ایکڑ 06 کنال 13 مرلے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں جو ریست ہاؤسز کی تفصیل بیان کی گئی ہے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال ان ریست ہاؤسز میں کتنے افراد ٹھہرے اور انہوں نے کتنا rent pay کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میرے پاس اس وقت اس کی تفصیل نہیں ہے کہ کتنے افراد وہاں ٹھہرے ہیں یہ منگوا کے ان کو دے دوں گا ویسے یہ ضمنی سوال بتانا نہیں ہے کہ کتنے لوگ ٹھہرے ہیں اگر آپ کہتے ہیں تو میں اس کی تفصیل منگوا دیتا ہوں اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب منیب الحق!

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال بتانا ہے منسٹر صاحب کی تیاری نہیں ہے جیسا کہ آپ کو پچھلے سوالات سے اندازہ ہو گیا ہو گا۔ چلیں میں اگلا سوال کر لیتا ہوں۔ یہاں ریست ہاؤسز کا رقبہ بیان کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے پاس کوئی پالیسی ہے کہ انہیں کیسے commercial use کرنا ہے کیونکہ یہ اچھا خاصا رقبہ ہے اور آج کل ریست ہاؤسز کوئی خاص استعمال میں بھی نہیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہم نے ان ریست ہاؤسز کو advertise کیا ہوا ہے اور ہماری ویب سائٹ پر بھی ہے اس کے علاوہ اگر کوئی متعلقہ XEN کے پاس جا کر اس کو book کروانا چاہے تو وہ کروا سکتا۔ جہاں تک رقبے کا تعلق ہے تو ہم نے اس پر ایک پالیسی بنا کر بھیجی ہوئی ہے کہ ہمیں اس رقبے کو مختلف purposes کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ حکومت پنجاب کی تمام زمینوں کا کنٹرول بورڈ آف ریونیو کے پاس ہوتا ہے۔ بورڈ آف ریونیو والے بھی اس چیز کو evaluate کر رہے ہیں کہ اس کو کہاں کہاں استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ جیسے ہی یہ پالیسی finalize ہوگی ہم اس کو ویسے ہی کریں گے۔

جناب سپیکر! میں تو خود اس پر بہت زیادہ keen ہوں کہ ہمیں اپنے محکمے کے ریونیو کو خود generate کرنے دیا جائے اور اس مقصد کے لئے ہمیں ایسی activities کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سپیکر! اڑھائی سال ہو گئے ہیں اور اڑھائی سال بقایا ہیں یہ بتایا جائے کہ پالیسی بننے میں اور کتنا وقت لگے گا؟ جیسا کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے ویب سائٹ پر بھی دیا ہوا ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ریست ہاؤسز prominent جگہ پر ہیں یہ وہاں پر بھی بورڈ لگا کر لکھ دیں کہ room rent کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیا جائے پھر یہ بہت زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ صرف ویب سائٹ پر ہی نہیں ہے بلکہ اخباروں میں بھی ہم نے بار بار دیا ہے اور ہم Tourism Department کے ساتھ بھی کام کر رہے ہیں۔ جو خوبصورت علاقے ہیں، مختلف خوبصورت lakes ہیں، پوٹھوہار کے علاقے اور ڈیمز ہیں ان کے سامنے خوبصورت lakes ہیں وہاں ہمارے ریست ہاؤسز ہیں ہم نے اس سلسلہ میں Tourism Department کے ساتھ بھی MOU sign کیا ہے۔ حکومت نے کئی بار اس کی تشہیر کی ہے کہ ہمارے ریست ہاؤسز عام پبلک کے لئے حاضر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب منیب الحق! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! سوال نمبر 5825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: شہر اور پی پی۔189 میں محکمہ آبپاشی

کے دفاتر، ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5825: جناب منیب الحق: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیل، نام مع عہدہ بتائیں؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان دفاتر کے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل مد وار

بتائیں؟

(ه) ان دفاتر کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی ہے اور کتنی اب تک

فراہم کی گئی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان دفاتر کے ملازمین کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

(ز) ان دفاتر کے دو سالوں کی کارکردگی تفصیل سے بیان کریں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں محکمہ آبپاشی کے مندرجہ ذیل چار دفاتر ہیں۔

(1) ایگزیکٹو انجینئر، آفس اوکاڑہ ڈویژن LBDC

(2) سب ڈویژنل آفیسر، اوکاڑہ سب ڈویژن LBDC

(3) سب ڈویژنل آفیسر، گوگیرہ سب ڈویژن LBDC

(4) ڈپٹی کلکٹر آفس اوکاڑہ ڈویژن LBDC

(ب) دفاتر اور فیلڈ عملہ کو ملا کر 212 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی

میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) 74 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) مالی سال 2018-19 کے اخراجات - / 107.193 ملین روپے اور مالی سال 2019-20 کے اخراجات 91.400 ملین روپے ہیں۔ ان کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ان دفاتر کے لئے مالی سال 2020-21 کے لئے مبلغ 124.00 ملین روپے کے فنڈز کا تخمینہ لگایا گیا ہے اور پہلی سہ ماہی میں مبلغ - / 31.248 ملین روپے کے فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔
- (و) جی ہاں! ان تمام ملازمین کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔
- (ز) تمام ملحقہ زمینداران کو پانی ان کی متعلقہ نہروں کی ٹیلوں تک پہنچایا جا رہا ہے اور پانی چوری کرنے والوں کے خلاف بمطابق قانون کارروائی کی گئی اور زمینداران کے تمام معاملات کو احسن طریقے سے سنا اور نمٹایا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! اس کے جز (د) میں بیان کیا گیا ہے کہ گزشتہ مالی سال میں ان دفاتر کے لئے 91 ملین کے اخراجات ہوئے۔ گزشتہ سال کی نسبت دفاتر کے اخراجات میں 33 ملین کا اضافہ ہے میں اس کی تفصیل جاننا چاہوں گا کہ 33 ملین کے اضافے کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! انہوں نے مختلف مالی سالوں کے دوران جو ان دفاتروں پر خرچ ہوا ہے اس کے بارے میں پوچھا ہے۔ اس میں 2018-19 میں ملازمین کی تنخواہ 56 ملین تھی جو 2019-20 میں بڑھ کر 64 ملین ہو گئی، breeding expenses جو ہیں وہ 45 ملین سے 24 ملین ہو گئے۔ 2018-19 میں building repairs پر 2.54 ملین خرچ ہوئے تھے اور 2019-20 میں 0.26 ملین ہوئے ہیں۔ زیادہ فرق ملازمین کی تنخواہیں بڑھنے کی وجہ سے آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب منیب الحق!

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں نے ساری تفصیل پڑھ لی ہے میرا سوال یہ ہے کہ جو 73 ملین کا اضافہ ہوا ہے بتایا جائے کہ ایک سال میں ملازمین کی کتنی تعداد بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے انہیں 33 ملین کا اضافہ کرنا پڑا نیز اس کی تفصیل بیان کریں کہ دفتر کے اخراجات میں پچھلے سال کی نسبت 33 ملین کا اضافہ کیوں ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ اس طرح ہوا کہ جب ہماری حکومت آئی تو اس وقت انجینئرز کو بہت کم پیسے دیئے جاتے تھے ہم نے اپنے انجینئرز کو مارکیٹ کے مطابق پیسے دیئے۔ پہلے ایک ایس ڈی او کو 35 ہزار روپے تنخواہ دی جا رہی تھی ہم نے اب 150 فیصد ٹیکنیکل الاؤنس دینا شروع کر دیا ہے تاکہ وہ بہتر طریقے سے گزارا کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ آخری سوال ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے بتایا ہے کہ 33 ملین تنخواہوں کی وجہ سے بڑھانا پڑا ہے مجھے اس کی تفصیلات مہیا کر دیں۔ اگر منسٹر صاحب کے پاس اس وقت تفصیلات نہیں ہیں تو مجھے بعد میں فراہم کر دی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! انہوں نے 212 ملازمین کا لکھا ہے یہ بتا دیا جائے کہ ان ملازمین میں سے عارضی کتنے ہیں اور مستقل کتنے ہیں اس کی بھی تفصیل فراہم کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر کو اس کی پوری تفصیلات مہیا کر دی جائے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں ان کو ساری تفصیلات فراہم کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! سوال نمبر 5862 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین: محکمہ آبپاشی

کی ملکیتی اراضی اور سالانہ آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*5862: محترمہ فائزہ مشتاق: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی کی تفصیل بتائی جائے نیز

مذکورہ زمین کس فرد و محکمہ کے زیر استعمال ہے اور اس سے کتنی آمدنی سالانہ ہوتی ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنی اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے؟

(ج) ان قابضین کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور کتنی زمین واگزار کروائی گئی مکمل

تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی کی تین ڈویژن آتی ہیں جن کی ملکیتی اراضی کی

تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ جہلم ڈویژن:

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی جہلم ڈویژن کی ملکیتی اراضی 1254 ایکڑ ہے۔ مذکورہ زمین محکمہ

نہر ڈسٹرکٹ مینجمنٹ اور رینجرز کے زیر استعمال ہے اور اس سے کوئی آمدنی نہ ہے۔

2۔ گجرات ڈویژن:

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی گجرات ڈویژن کی ملکیتی اراضی 62.50 ایکڑ ہے جس میں سے

چار کنال انہیں مرلے پریسٹ ہاؤسز کی عمارتیں ہیں اور بقیہ رقبہ سے کوئی سالانہ آمدنی نہ ہوتی ہے۔

3۔ رسول ڈویژن:

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی رسول ڈویژن کی ملکیتی اراضی تقریباً 498 ایکڑ اراضی پونڈ ایریا

سے منسلک ہے اور چونکہ زمین پونڈ ایریا کے ساتھ ہے لہذا آج تک اس سے کوئی آمدنی نہ ہوئی ہے۔

1۔ جہلم ڈویژن: (ب)

تقریباً 200 ایکڑ اراضی پریسٹ ڈسٹرکٹ مینجمنٹ اور رینجرز کے ملازمین ناجائز قابض ہیں۔

2۔ گجرات ڈویژن:

تقریباً 40 کنال کیلن رقبہ (بھٹہ کی زمین) واقع موضع ڈھوک مراد تحصیل و ضلع منڈی بہاؤالدین پر ناجائز قبضہ

ہے جس کا عدالتی کیس زیر سماعت ہے۔

3۔ رسول ڈویژن:

محکمہ آبپاشی کی کوئی اراضی ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔

(ج) 1۔ جہلم ڈویژن:

محکمہ نے ناجائز قابضین کو زمین واگزاری کے لئے نوٹسز جاری کئے ہیں تاحال کوئی زمین واگزار نہیں کروائی جاسکی ہے۔

2۔ گجرات ڈویژن:

واگزاری / رقبہ کے خلاف ناجائز قابضین نے عدالت ہائے کاسہارالے رکھا ہے جو کہ ماتحت عدالتوں کے بعد اب از محمد انار بنام صوبہ پنجاب لاہور ہائی کورٹ لاہور زیر سماعت ہے۔

3۔ رسول ڈویژن:

کوئی نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں نے جزی (الف) میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی کے بارے میں پوچھا تھا۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں نے جزی (الف) میں سوال پوچھا تھا کہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی بتائی جائے؟

جناب سپیکر! مجھے محکمہ نے جو جواب دیا ہے اس کے مطابق اس رقبہ کا بہت کم حصہ ہے جس پر ریٹ ہاؤسز ہیں یا وہ قابل استعمال ہے۔

جناب سپیکر! باقی میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کی باقی لینڈ جس کو use نہیں کیا جا رہا ہے جو کافی زیادہ لینڈ ہے تو محکمہ اس کو utilize کیوں نہیں کر رہا؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال اس میں میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں اور میں نے جز (ج) میں یہ سوال پوچھا ہے کہ محکمہ کی اراضی پر کتنے زیادہ لوگ ناجائز قابض ہیں تو اس میں مجھے ٹائم فریم بھی بتایا جائے کہ جن لوگوں نے ناجائز قبضے کئے ہوئے ہیں ان سے کب تک قبضہ چھڑوایا جائے گا اور جو pending ہیں اس کے لئے مجھے کیا ٹائم فریم دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس میں نمبر ز آپ کو بہت بڑا اس لئے بھی لگ رہا ہے کہ اس میں وہ رقبہ بھی شامل جو کہ نہر کے دونوں طرف کی جو پٹریاں ہوتی ہیں وہ بھی ملکیت چونکہ نہر کی ہوتی ہیں تو وہ بھی اس میں show ہوتا ہے کہ یہ اتنا لمبا علاقہ ہے۔ منڈی بہاؤالدین کے اندر کینال کی 66.53 and 6 کی length ہے اس کی جو دونوں طرف کی پٹریاں ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں اس لئے نمبر ز ہمیں بہت زیادہ exaggerated نظر آتے ہیں۔ لیکن میں عرض کروں کہ اس کے بعد جو دوسرا علاقہ ہے وہ pond area کا ہے اور pond area وہ علاقہ ہوتا ہے جو بیراج کے ساتھ رکھا جاتا ہے کہ جب دریا کے اندر پانی کی طغیانی زیادہ آتی ہے تو بجائے اس کے کہ بیراج وغیرہ damages ہوں تو پانی کا زور توڑنے کے لئے ان کا اس طرف رخ موڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں خریف کے موسم میں تو اکثر ہی پانی ہوتا ہے بلکہ خریف میں تو وہاں پر پانی ہوتا ہی ہے لیکن رنج کے موسم میں جب دریاؤں میں پانی کم ہوتا ہے تو اس وقت یہ available ہوتے ہیں میں جس پالیسی کی پہلے بات کر رہا تھا کہ اپنا محکمہ اپنے وسائل پیدا کرے تو ہم نے اس کی ایک پالیسی کا پیپر بنا کر بھیجا ہوا ہے جس پر ہم یہ چاہیں گے کہ ہم ان کو رنج کے season کے لئے لوگوں کو لیز پر دیں اور خریف میں جب پانی آئے تو وہ وہاں سے اٹھ جائیں۔ یہ process محکمہ قانون اور بورڈ آف ریونیو کے through ابھی چل رہا ہے انشاء اللہ یہ جلد ہی ہو جانا چاہئے پھر ہم اپنے وسائل خود پیدا کریں گے۔ مجھے سب سے بڑا concern اور issue یہ رہتا ہے کہ محکمہ انہماں جس کے پاس ریونیو generate کرنے کا اتنا potential ہے ہم بھی ہر جگہ پر کسکول اٹھا کر پھر رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں پیسے دے دو، نہروں کی maintenance کرنی ہے ہمیں پیسے دے دو، ہم نے گیٹ کو مرمت کرنا ہے ہمیں پیسے دے دو اور یہ کر دو۔ ہم خود اپنے وسائل پیدا کر سکتے ہیں تو میں خود اس

چیز کا بڑا keen ہوں اور میں اس پر کام کر رہا ہوں کہ ہمیں اس پر پالیسی بنا کر اپنے revenue خود generate کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فاترہ مشتاق: جناب سپیکر! میں ایک چیز اور بھی کہنا چاہ رہی ہوں کہ آپ نے یہ بات کی ہے کہ اس کو utilize کیا جاسکتا ہے لیکن میرے خیال میں وہاں پر گھاس کا یہ حال ہے کہ وہ فٹ فٹ سے بھی اونچی ہے کیونکہ رسول ڈویژن میرے گھر کے بالکل پاس ہے اور اکثر میں اُدھر جاتی بھی رہتی ہوں تو اتنا زیادہ لینڈ ہے لیکن اس کو بالکل بھی organize نہیں کیا گیا لہذا اس کو آپ organize کریں اور دوسری چیز میں نے آپ سے ناجائز قبضے کے بارے میں پوچھی تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ناجائز قبضے کے حوالے سے بالکل میں آپ کی بات سے agree کرتا ہوں کیونکہ ناجائز قبضے بہت ساری جگہوں پر بہت سارے مختلف طریقوں سے ہیں۔ کہیں پر کسی نے اپنا کھوکھار کھ لیا ہے، کسی نے کوئی ہوٹل نہر کے ساتھ بنا لیا ہے جہاں پر کوئی پل ہوگی تو پولوں کے ساتھ کچھ کر لیا ہے اس کو بار بار remove کرایا جاتا ہے لیکن غریب آدمی پھر اپنے روزگار کے سلسلے میں دوبارہ وہاں پر آجاتے ہیں تو یہ ongoing process ہوتا ہے جو مستقل چلتا رہتا ہے۔ دوسرے ناجائز قابضین وہ ہوتے ہیں جو کہ ایکڑوں پر قبضہ کر کے بیٹھے ہوتے ہیں ہم ان کے خلاف بھی محکمہ مال اور ڈپٹی کمشنر کا دفتر ہے اس کو رپورٹ کرتے ہیں اور اس پر وہ عملدرآمد کرتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس تو کوئی فورس نہیں ہوتی، ہمارے پاس تو کوئی قوت اور طاقت جیسی ایسی چیز نہیں ہے جس سے ہم جا کر کسی کو وہاں سے ہٹا سکیں۔ ہمارا جو کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ ہے اس کو ہم update کر رہے ہیں اور ہم اس کے اندر یہ provision لا رہے ہیں کہ ہمارے پاس بھی ایک effective force ہونی چاہئے جیسا کہ محکمہ ایکسائز والوں کے پاس ہوتی ہے ریلوے والوں کے پاس ہوتی ہے اور فاریسٹ کے پاس فاریسٹ گارڈز ہوتے ہیں۔ محکمہ نہر پولیس اور اور ڈپٹی کمشنر کے دفتر پر dependent ہوتا ہے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ تعاون نہ کریں ہمیں مشکلات ہوتی ہیں، جب ہم اپنے outlets کی sizes کئی دفعہ ٹھیک کرنے جاتے ہیں تو

لوگ ہمارے انجینئرز کو مار مار کر لہو لہان کر دیتے ہیں۔ we are working on it انشاء اللہ جب ہمارے پاس یہ فورس آجائے تو ہم خود ہی اس کو address کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

تحصیل بھلوال و بھیرہ میں انہار،

مانسز اور راجہ جات کی تعداد اور منظور شدہ پانی سے متعلقہ تفصیلات

*4885: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ کا کتنا رقبہ آبپاش ہوتا ہے؟

(ب) ان تحصیل میں کون کون سی انہار اور مانسز، راجہ جات ہیں ان کا نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنے کیوسک ہے؟

(ج) ان انہار، مانسز اور راجہ جات سے کون کون سے موضع جات اور علاقہ جات کا رقبہ آبپاشی ہو رہا ہے کتنے ایکڑ رقبہ علیحدہ علیحدہ ہو رہا ہے؟

(د) ان انہار، مانسز اور راجہ جات کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں کون کون سے عہدہ گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ه) ان انہار، مانسز اور راجہ جات کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ کا کل 2,05,829 ایکڑ رقبہ آبپاش ہوتا ہے۔
- (ب) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں انہار، مانسر، راجباہ اور منظور شدہ پانی (کیوسک) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں جو مانسر، راجباہ، موضع جات اور علاقہ جات سیراب ہوتے ہیں ان موضع جات کی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) تحصیل بھلوال اور بھیرہ کی انہار، مانسر اور راجباہ کی دیکھ بھال کے لئے مندرجہ ذیل ملازمین کام کرتے ہیں۔

نمبر شمار	نام عہدہ	گریڈ	تعداد	تعیینات	عہدہ / گریڈ کی خالی اسامیاں
1-	سب ڈویژنل آفیسر	بی پی ایس-17	3	3	0
2-	سب انسپکٹر	بی پی ایس-14	6	4	2
3-	میٹ	پروموشنل سیٹ	4	4	0
4-	بیلدار	بی پی ایس-1	39	22	17
5-	ریگولیشن بیلدار	بی پی ایس-2	1	1	0
6-	مسٹری	پروموشنل سیٹ	7	3	4
7-	گچ ریڈر	بی پی ایس-2	1	1	0

(ه) تحصیل بھلوال اور بھیرہ کی انہار، مانسر اور راجباہ کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 2019-20 میں بھل صفائی اور مرمت کی مد میں 8.898 ملین روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے۔

جہلم: جلاپور اریگیشن پراجیکٹ کے تحت بننے والی

نہر کی لمبائی، چوڑائی اور خرید کردہ زمین کے ریٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5236: رانا منور حسین: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع جہلم میں جلاپور اریگیشن پراجیکٹ کے تحت بننے والی نہر کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے؟

- (ب) مذکورہ بالا نہر کے لئے کتنی ایکڑ زمین خریدی گئی اس میں سے کتنی زمین حکومت کی ملکیت ہے اور کتنی زمین لوگوں سے خریدی گئی مکمل تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ لوگوں سے خریدی گئی زمین کا ریٹ ڈی سی ریٹ سے بہت کم رکھا گیا ہے؟
- (د) کتنے لوگوں کی زمین اس پراجیکٹ میں آئی ہے ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن لوگوں سے زمین خریدی گئی ہے انہیں ابھی تک اس کا معاوضہ نہیں ملا، کتنے لوگوں کو رقم فراہم کی گئی ہے اور کتنے ایسے لوگ ہیں جنہیں ابھی تک رقم نہیں ملی مکمل تفصیل مع نام اور رقم فراہم فرمائیں؟
- (و) جن لوگوں کو زمین کا معاوضہ ادا نہیں ہوا تو حکومت کب تک انہیں ڈی سی ریٹ کے مطابق معاوضہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) جلال پور اریگیشن پراجیکٹ کے تحت بننے والی نہر جلال پور (Jalalpur Main Canal) کی لمبائی 116 کلومیٹر ہوگی اور Main Canal کی چوڑائی ہیڈ (Head) پر 350 فٹ اور ٹیل (Tail) پر 80 فٹ ہوگی۔

(ب) مذکورہ نہر کے لئے 8558 ایکڑ زمین خریدی جا رہی ہے اور یہ تمام زمین لوگوں سے خریدی جا رہی ہے۔ اب تک تقریباً 40 فیصد رقبہ پر خریداری کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ زمین کا ریٹ District Price Assessment Committee (ڈی پی اے سی) نے مقرر کیا ہے جس کے سربراہ ڈپٹی کمشنر ہی ہیں۔ ڈی پی اے سی نے خسرہ کے حساب سے زمین کی قسم، لوکیشن، ڈی سی ریٹ اور مارکیٹ ریٹ کا جائزہ لے کر زمین کے ریٹ کا تعین کیا ہے۔

(د) جن لوگوں سے رقبہ خریدا گیا ہے ان کی کل تعداد تقریباً 127,149 ہے۔ رقبہ اور لوگوں کی تعداد درج ذیل ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام تحصیل	رقبہ	لوگوں کی تعداد
1-	تحصیل جہلم	228 ایکڑ	1371
2-	تحصیل پنڈاوان خان	6953 ایکڑ	102587
3-	تحصیل خوشاب	1377 ایکڑ	23191

(ه) یہ درست نہ ہے۔ خریداری کی کل رقم محکمہ اریگیشن نے محکمہ مال کو پیشگی ادا کر دی ہے۔ جیسے جیسے خریداری کی کارروائی مکمل ہو جاتی ہے متاثرہ لوگوں کو محکمہ مال کی طرف سے معاوضہ ادا کر دیا جاتا ہے چونکہ ابھی زمین کی خریداری کا عمل زیر تکمیل ہے لہذا ابھی سب متاثرہ لوگوں کو ادائیگی نہیں ہوئی۔ اب تک تقریباً 23,228 لوگوں کو معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے۔ جس کی کل رقم 474.77 ملین روپے ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) محکمہ مال کے پلان کے مطابق زمین کی خریداری کا عمل تقریباً جون 2021 تک مکمل ہو جائے گا اور اُس وقت تک تمام دستیاب متاثرہ لوگوں کو ان کی زمین کا معاوضہ ادا کر دیا جائے گا۔

ساہیوال: گوگیرہ ڈسٹی بیوٹری نہر کا منظور شدہ

پانی نیز زمینداروں کو پورا پانی نہ ملنے سے متعلقہ تفصیلات

*5786: جناب خضر حیات: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری (G.D) نہر موجود ہے؟

(ب) کیا گوگیرہ ڈسٹی بیوٹری (G.D) نہر براستہ نور شاہ، کوڑے شاہ، اکبر شاہ، سرور چوک 60-61 / کے علاقہ جات کو سیراب کرتی ہے؟

(ج) گوگیرہ ڈسٹی بیوٹری کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور کتنا پانی discharge کیا جا رہا ہے اور کیا یہ نہر سالانہ ہے یا ششماہی؟

(د) نہر کی موجودہ صورتحال کیا ہے اور اس میں سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا پانی ڈسپارج کیا گیا؟

(ه) کیا حکومت نہر میں پانی کی کم ڈسپارج کی وجہ سے زرعی علاقہ کے باعث زمینداروں کو منظور شدہ پانی نہ ملنے اور زمینداروں کو فصلوں کے لئے input اخراجات زیادہ ہونے کی بدولت ان کو کوئی معاوضہ یا compensation دینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز کیا حکومت اس نہر کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے نیز تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست ہے

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے

(ج) گوگیرہ ڈسٹی بیوٹری کا منظور شدہ پانی 851.00 کیوسک جبکہ اوسط ڈسپارج 650.00 کیوسک مل رہا ہے نیز یہ نہر سالانہ ہے۔

(د) نہر کی موجودہ صورتحال میں بھل صفائی درکار ہے جو سالانہ بندی میں کروائی جائے گی سال 19-2018 اور 20-2019 کے ڈسپارج کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

(ه) یہ ایک پالیسی matter ہے۔ اس کا precedent موجود نہ ہے نیز محکمہ میں گوگیرہ ڈسٹی بیوٹری (G-D) کی توسیع کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

منڈی بہاؤ الدین میں

محکمہ آبپاشی کے ریست ہاؤسز، بنگلے اور عمارتوں سے متعلقہ تفصیلات

*5863: محترمہ فائزہ مشتاق: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤ الدین میں محکمہ آبپاشی کے کتنے ریست ہاؤس، بنگلے اور عمارتیں ہیں؟

(ب) ان ریست ہاؤسز کا رقبہ و کمروں کی تعداد اور وہاں تعینات عملہ کی تعداد کی تفصیلات بتائی جائیں؟

(ج) ان ریست ہاؤسز کو کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور کون سے ادارے یا کس سطح کے آفیسر اور حکومتی شخصیات مستفید ہوتے ہیں مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع منڈی بہاؤ الدین میں کل 14 ریست ہاؤسز، 57 بنگلے، 224 عمارتیں ہیں؟

(ب) ضلع منڈی بہاؤ الدین میں کل 14 ریست ہاؤسز واقع ہیں جن کے رقبے، کمروں کی تعداد

اور عملہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	ریست ہاؤس کا نام	رقبہ	کمرؤں کی تعداد	عملہ کی تعداد
1-	بیگناوالہ ریست ہاؤس	104 ایکڑ	03	-
2-	کالونڈری ریست ہاؤس	104 ایکڑ	03	01
3-	دوگل ریست ہاؤس	104 ایکڑ	03	01
4-	بھٹیکو ریست ہاؤس	104 ایکڑ	03	01
5-	چھوٹی ریست ہاؤس	13.75 ایکڑ	03	-
6-	چٹیاوالہ ریست ہاؤس	6.19 ایکڑ	03	-
7-	بوسال ریست ہاؤس	11.45 ایکڑ	03	01
8-	رکن ریست ہاؤس	14.11 ایکڑ	03	-
9-	کدھر ریست ہاؤس	104 ایکڑ	03	01
10-	مٹھا چک ریست ہاؤس	104 ایکڑ	03	-
11-	ہیڈ فئیریاں ریست ہاؤس	104 ایکڑ	03	04
12-	مین کینال ریست ہاؤس	104 ایکڑ	03	04
13-	ریور دیو کینال ریست ہاؤس	106 ایکڑ	02	04
14-	منڈی بہاؤ الدین ریست ہاؤس	13.5 ایکڑ	10	03

نوٹ: گجرات ڈویژن UJC کے پانچ ریست ہاؤسز رہائش کے قابل نہ ہیں۔

(ج) ان ریست ہاؤسز میں محکمہ انہار کے افسران، ڈسٹرکٹ انتظامیہ، مختلف سرکاری محکموں

کے افسران جو مختلف سرکاری امور کے سلسلہ میں آتے ہیں، مختصر قیام کرتے ہیں اور

اس کے علاوہ مختلف حکومتی شخصیات بھی گاہے بگاہے ان ریست ہاؤسز میں قیام کرتے

ہیں۔

تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں

نہروں سے آبپاشی کے لئے پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5869: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں کون کون سے مانٹر، راجباہ اور نہریں آبپاشی کے لئے پانی فراہم کرتے ہیں ان کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی علیحدہ علیحدہ بتائیں؟
- (ب) ان میں کون کون سی سالانہ اور کون کون سی ششماہی انہار / راجباہ / مانٹر ہیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ ان میں ان کے منظور شدہ ڈسپارچ سے کم پانی چھوڑا جا رہا ہے جس کی وجہ سے واری بند ہو رہی ہے؟
- (د) راجباہ ون ایل کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اس وقت اس میں کتنا پانی چھوڑا جا رہا ہے؟
- (ه) اس مانٹر سے کون کون سے چکوک کو پانی فراہم ہوتا ہے ہر چک کو پانی کی فراہمی کے لئے کتنے موگہ جات منظور شدہ ہیں ان موگہ جات کا علیحدہ علیحدہ پانی کتنا کتنا ہے کیا تمام موگہ جات کو پانی فراہم ہوتا ہے موقع پر یکم جنوری 2020 سے آج تک کس افسر نے جاکر جائزہ لیا ہے ان کی تفصیل نام، عہدہ، گریڈ اور وزٹ کی تاریخ بتائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) تفصیل انہار - Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) تفصیل Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ہاکڑہ برانچ کینال میں پُشتوں کی بحالی و مضبوطی کا کام ہو رہا ہے اس لئے اس نہر میں ڈیزائن کے مطابق پانی نہیں چل رہا اور اسی وجہ سے ہاکڑہ برانچ کینال کی نہروں، راجباہوں اور مانٹرز میں واری بند ہو رہی ہے۔
- (د) راجباہ ون ایل کا منظور شدہ پانی 83 کیوسک ہے اور اتنا ہی پانی اس وقت نہر میں چھوڑا جا رہا ہے۔
- (ه) راجباہ ون ایل سے سیراب ہونے والے چکوک اور تفصیل موگہ جات مع ڈسپارچ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہر موگہ اپنے حق کے مطابق پانی لے رہا ہے۔

1. سب ڈویژنل آفیسر ہارون آباد سب ڈویژن اظہر خان گریڈ 17

2. محمد افضل ندیم سب انجینئر گریڈ 16

3. عقیل عباس سب انجینئر گریڈ 14 متعلقہ سب ڈویژن کے ذمہ دار آفیسر ہیں جو کہ شیڈول کے مطابق تمام انہار کا جائزہ لیتے ہیں۔

پی پی۔ 245 بہاولپور تحصیل میں محکمہ آبپاشی کے دفاتر، مختص بجٹ و سرکاری رہائش گاہوں سے متعلق تفصیلات

*5879: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی۔ 245 اور بہاولپور تحصیل میں کتنے دفاتر محکمہ آبپاشی کے ہیں؟
- (ب) ان میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟
- (ج) ان دفاتر کے مالی سال 2020-21 کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں اب تک کتنی رقم ان دفاتر کو مل چکی ہے کتنی بقایا ہے؟
- (د) ان دفاتر کی سال 2019 کی کارکردگی رپورٹ فراہم کریں؟
- (ه) ان دفاتر میں کون کون سی خدمات انجام دی جاتی ہیں؟
- (و) ان دفاتر کی بلڈنگ کیسی ہے کیا بلڈنگ استعمال کے قابل ہے ان دفاتر کے ملازمین کے لئے کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) پی پی۔ 245 اور بہاولپور تحصیل میں محکمہ آبپاشی کے کل چھ دفاتر ہیں۔
- (ب) محکمہ انہار تحصیل بہاولپور میں 388 مختلف گریڈ کے ملازمین ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جاری کردہ بجٹ برائے مالی سال 2020-21 133.36 ملین روپے

اخراجات 90.873 ملین روپے

بقایا جات 42.488 ملین روپے

مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بمطابق سالانہ رپورٹ 2019 کے دوران تمام ملازمین کی کارکردگی درست ہے۔

(ہ) محکمہ انہار کے دفاتر میں تعینات عہدہ داران کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1- دفتری عملہ 2- فیلڈ عملہ

1. دفتری عملہ ہائر آفیسر سے آنے والے احکامات کی روشنی میں متعلقہ آفیسران کو مناسب

ہدایات جاری کرتا ہے۔ جو کہ قوانین و ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہیں۔

2. فیلڈ عملہ کسی بھی قسم کی درخواست ہائے پر تحقیقات کے فرائض انجام دیتا ہے اور محکمہ

نہر کی املاک مثلاً آبپاشی کی غرض سے تعمیر نہروں، کالونیز، فلڈ بند اور ڈریز وغیرہ کی

حفاظت / دیکھ بھال کو یقینی بناتے ہیں۔

(و) ان تمام دفاتر کی عمارات کی حالت تسلی بخش ہے اور قابل استعمال ہیں۔ ان دفاتر کے

ملازمین کے لئے کینال کالونی بہاولپور میں کل 153 رہائش گاہیں موجود ہیں۔

کوٹ ادو پی پی۔ 268 میں

گزشتہ اور موجودہ مالی سال میں فراہم کردہ رقوم سے متعلق تفصیلات

*5986: ملک غلام قاسم ہنجر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 268 کوٹ ادو میں مالی سال 2019-20 میں کتنی رقم کس کس مقصد کے لئے

فراہم کی گئی تھی؟

(ب) موجودہ مالی سال 2020-21 میں کتنی رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس حلقہ میں کون کون انہار، راجہ اور مانسٹر وغیرہ ہیں؟

(د) اس حلقہ میں دریا سندھ سے کتنے گاؤں ہر سال سیلاب آنے پر متاثر ہوتے ہیں؟

(ہ) ستمبر اور اگست 2020 میں کتنے گاؤں دریا سندھ میں سیلاب آنے سے متاثر ہوئے ہیں

اور ان کی حفاظت کے لئے محکمہ / حکومت نے 19-2018 اور 2020 میں کتنی کس

کس جگہ رقم خرچ کی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) مالی سال 2019-20 میں بندوں کی پشتوں کی مرمت کے لئے تقریباً 20 لاکھ روپے

فراہم کئے گئے تھے۔

- (ب) موجودہ مالی سال 2020-21 میں حکومت کی طرف سے ابھی تک پشتوں کی مرمت کے لئے کوئی فنڈ موصول نہ ہوا ہے۔
- (ج) اپر کوٹ سلطان، اپر ہزارہ، مہمانسرا اور پرکاشن مانسرا آتے ہیں۔
- (د) موضع جنوں مستقل ہنجرائی غیر مستقل درمیانی، بیٹ ہنجرائی مستقل غربی، بیٹ لومڑ والا، موضع متوانی والا، بیٹ نشان والا، بیٹ جھلاریں والا، بستی سکھانی والا، بستی کارلو اور بستی خان والا وغیرہ سیلاب سے متاثر ہوتے ہیں۔
- (ه) اگست اور ستمبر 2020 میں تقریباً 10 گاؤں اور بستیاں دریائے سندھ میں سیلاب آنے سے متاثر ہوئے تھے۔
- سال 2018-19 اور 2020 میں تقریباً 50 لاکھ روپے ان متاثرہ بندوں کے پشتوں، گاؤں اور بستیوں کی حفاظت کے لئے خرچ کئے گئے تھے۔

صوبہ میں بیراجوں کی اپ گریڈیشن پر لاگت سے متعلق تفصیلات

*6074: محترمہ سہیلی سعیدی تیمور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا خاکئی بیراج، جناح بیراج، پنجند سمیت دیگر بیراجوں کی اپ گریڈیشن مکمل ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ بیراجوں کی اپ گریڈیشن پر کتنی لاگت آئی ہے اور اس اپ گریڈیشن سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) محکمہ انہار نے بیراجوں کی بحالی و تجدید کی غرض سے ایک مرحلہ وار پروگرام شروع کیا جس کے درج ذیل اہم مقاصد ہیں۔

1. بیراجوں پر انحصار کرنے والے نہری علاقوں کو مستقل اور پائیدار آبپاشی کی فراہمی کو یقینی بنانا۔

2. بیراج کے ڈھانچے سمیت اس سے متصل قصبوں / دیہاتوں کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے محفوظ راستہ فراہم کرنا۔

(ب) بیراجوں کے منصوبہ جات کی موجودہ صورتحال درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام بیراج	سال تجید و بحالی	لاگت (ملین روپے)	ریہد کس
1-	تونسہ بیراج (دریائے سندھ)	2009	11232	ورلڈ بینک کی مالی معاونت سے مکمل ہوا۔
2-	جٹا بیراج (دریائے سندھ)	2016	11800	ورلڈ بینک کی مالی معاونت سے مکمل ہوا۔
3-	خاکی بیراج (دریائے چناب)	2017	21300	ایشین ڈویلپمنٹ کی معاونت سے مکمل ہوا۔
4-	بلوکی بیراج (دریائے راوی)	2017	4245	ایضاً
5-	سلیمائی بیراج (دریائے ستلج)	2019	3000	ایضاً
6-	تریوں بیراج (دریائے چناب)	2020	7500	ایضاً
7-	چخند بیراج (دریائے چناب)	2021	5454	88 فیصد کام مکمل ہو چکا اور بتایا کام 2021 میں ایشین ڈویلپمنٹ کی معاونت سے مکمل ہو جائے گا۔
8-	اسلام بیراج (دریائے ستلج)	2023	3000	ٹینڈر کے مراحل میں ہے۔ مئی 2021 میں کام شروع ہو گا جبکہ 2023 میں ایشین ڈویلپمنٹ کی معاونت سے مکمل ہو جائے گا۔

بیراجوں کی بحالی و تجدید سے حاصل ہونے والے فوائد میں

- سیلاب کے حوالے سے انتظامی امور میں بہتری آئے۔
- وضع کردہ ڈیزائن کے مطابق نہروں کے نظام میں موجود چھوٹے، ذیلی اور آخری حصوں تک پانی کی فراہمی کا بہتر ہونا۔

- قابل کاشت رقبہ میں اضافہ۔
- بیرونیوں کے کمانڈ ایریا میں موجود لاکھوں کاشتکار خاندانوں کی معاشی ترقی میں اضافہ ہونا۔
- حکومت پاکستان کو شعبہ زراعت سے حاصل ہونے والی آمدنی میں اضافہ ہونا۔

جہلم اور ڈی جی خان کینال کی اپ گریڈیشن کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*6076: محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم کینال اور ڈی جی خان کینال کی اپ گریڈیشن کا کام کب تک مکمل ہوگا؟

(ب) کیا ان منصوبوں کی اپ گریڈیشن کا کام کسی نجی کمپنی کو بھی سونپا گیا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) بالائی جہلم اور ڈیرہ غازی خان کے نہروں کے منصوبے ابھی تک شروع نہیں کئے گئے

ہیں اور نہ ہی کسی نجی کمپنی کے سپرد ہیں۔ البتہ یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہے کہ ان

دونوں نہروں کے منصوبوں کے لئے مفصل ڈیزائن اور بولی دستاویزات تیار کرنے کے

لئے کنسلٹنٹ کا انتخاب شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ منصوبے 2021 تا 2023 کے دوران

تیار کئے جائیں گے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ساہیوال: پی پی۔ 198 کے چکوک میں نہری پانی کی چوری سے متعلقہ تفصیلات

1165: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال حلقہ پی پی۔ 198 کے علاقہ 9 ایل، 1 ایل چک نمبر 9 ایل، 118 ایل میں محکمہ

نہر کے ملازمین کی ملی بھگت سے نہری پانی چوری ہو رہا ہے لیکن محکمہ ان پانی چوروں کے

خلاف کارروائی نہیں کر رہا ہے اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) ساہیوال 9 ایل، ون ایل نہر سے پانی چوری کی وجہ سے بہاؤ میں کمی واقع ہو رہی ہے اور

چک نمبر 9 ایل، 118 ایل کی ٹیلوں پر بسنے والے کسانوں کو پانی فراہم نہیں ہو رہا ہے

اور ان کا زمینی پانی بھی کڑوا ہے کسانوں کی فصلیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے خراب ہو رہی

ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان پانی چوروں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو

کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) چک نمبر 9L/118 نہر 9L/1 کے ٹیل پورشن سے سیراب ہوتا ہے۔

(ب) 9 ایل، 9L/1 نہر میں چوری پانی کی وجہ سے ان نہروں کی ٹیل متاثر نہ ہوئی ہیں۔

جب نہر 9 ایل میں پانی کم ہوتا ہے اس وقت ٹیل پر پانی کی کمی ہو سکتی ہے۔ عام حالات

میں پانی کی منصفانہ تقسیم کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیل پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 9L/1 پر پانی چوروں کے خلاف محکمہ مکمل طور پر سرگرم ہے۔ خریف سیزن

2020 میں 9 موگہ جات کو کینال اینڈ ڈرنج ایکٹ کے تحت سات یوم کے لئے سیل کیا

گیا ہے۔ مزید مبلغ -/15000 روپے دفعہ 70 کے تحت جرمانہ کی مد میں اکٹھا کر کے

حکومتی خزانے میں جمع کروائے گئے ہیں۔ 134 روپکاریں محکمہ پولیس کو بھجوائی گئی ہیں۔

تاوان لاگو کرنے کی کارروائی بھی جاری ہے۔

صوبہ میں فلڈ فائینگ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

1184: چودھری مسعود احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے دس سال سے فلڈ فائینگ پنجاب میں کن کن بیراج یا ایریا میں کی گئی ہے لسٹ فراہم کی جائے؟

(ب) ان پراجیکٹ کا نام، کنٹریکٹر کا نام اور جس XEN نے کام کروایا ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) منصوبہ کی لاگت اور estimate ریوائز کرنے کی ضرورت پڑے تو دوسرے کالم پر درج کیا جائے نیز کام کتنے عرصہ میں مکمل ہوا، تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3 آرڈرین کے فائنل بل سے متعلقہ تفصیلات

1188: چودھری مسعود احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 3 آرڈرین کا فائنل بل کب اور کتنی اماؤنٹ کا pay ہوا تفصیل بتائی جائے نیز اس کا پی سی فور منظور ہوا تو کس تاریخ کو اگر نہیں ہوا تو کب تک منظور ہوگا؟

(ب) کیا 3 آرڈرین کی سیورٹی ادا کر دی گئی ہے اگر ہاں تو کیا پی سی فور کی منظوری کے بغیر سیورٹی دی جاسکتی ہے؟

(ج) 3 آرڈرین کی جو CMIT چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کی رپورٹس اریگیشن پنجاب کو

موصول ہوئی ہیں ان کی سفارشات کے مطابق متعلقہ ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی ہوئی تو اس کی تفصیل بتائی جائے اگر نہیں کارروائی ہوئی تو کب تک متوقع ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) 3 آرڈرین کاپی سی فور ابھی تک نہیں بنایا گیا کیونکہ ابھی اس کام کے سودمند نتائج سامنے آنا شروع نہیں ہوئے۔

(ب) 3 آرڈرین کی سیوریٹی کنٹریکٹ ایگریمنٹ کے تحت maintenance پیڑ کے ایک سال بعد ادا کر دی گئی تھی۔ سیوریٹی کی ادائیگی کاپی سی فور کی منظوری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(ج) محکمہ نے CMIT کی رپورٹ کی سفارشات کی روشنی میں محکمہ نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو کہ اس پراجیکٹ میں رہ گئی کمی و پیشی کو دور کرنے لئے اپنی حتمی رائے دے گی اور ذمہ داروں کے تعین کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

پی ایم آئی یونیٹ کے ڈویلپمنٹ و نان ڈویلپمنٹ بجٹ

نیز ہائرہ کینال ڈویژن میں کیمروں کی تنصیب پر لاگت سے متعلق تفصیلات

1189: چودھری مسعود احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) PMIU محکمہ آبپاشی کی سال 2016 سے 2018 کی سالانہ ڈویلپمنٹ / نان ڈویلپمنٹ بجٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سیکرٹری اریگیشن نے ہائرہ کینال ڈویژن میں ہائرہ کینال سسٹم پر جو جدید کیمرے نصب کئے ہیں ان کو کتنا عرصہ ہوا ہے لاگت کتنی آئی کیا وہ کام کر رہے ہیں اگر نہیں کر رہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) پی ایم آئی یونیٹ کے سالانہ نان ڈویلپمنٹ بجٹ برائے مالی سال 2015-16 سے 2018-19 کی تفصیل درج ذیل ہے:

FY2015-16	FY2016-17	FY2017-18	FY2018-19
(Rs .Million)	(Rs .Million)	(Rs .Million)	(Rs .Million)
74.264	74.507	80.862	82.040

(ب) پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہائرہ کینال ڈویژن میں کوئی جدید کیمرے نصب نہیں کئے گئے۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار! رپورٹ کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) حیثیت خواتین کمیشن 2020 کے بارے

میں مجلس قائمہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ

"The Punjab Commission on the Status of women

(Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریٹنگ کی رپورٹ ایوان

میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28- فروری 2021 تک توسیع کردی

جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Commission on the Status of women

(Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریٹنگ کی رپورٹ ایوان

میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28- فروری 2021 تک توسیع کردی

جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Commission on the Status of women

(Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریٹنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28- فروری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب منان خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ بات کریں۔

دریائے راوی شکر گڑھ کے مقام حاجی پور

میں بننے والے بند میں ریت ڈالنے پر نوٹس لینے کا مطالبہ

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اریگیشن منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے حلقے میں دریائے راوی حاجی پور بند شکر گڑھ سے لوگوں کے مجھے فون آئے کہ آپ یہاں پر آکر حالات دیکھیں کہ بالکل ریت کے بند بنائے جا رہے ہیں جو کہ 35 کروڑ روپے سے زیادہ کا پراجیکٹ ہے، انہوں نے اس پر 20 کروڑ روپے کی مٹی ڈالنی تھی اور باقی stone pitching تھی۔ میں وہاں کے لوگوں کے کہنے پر گیا اور وہاں پہنچا۔ ایسے ہی دریائے راوی سے ریت اٹھا کر بند پر ڈالی جا رہی ہے اور کہتے ہیں کہ بعد میں اوپر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالیں گے۔

جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے وہاں دریائے ریت اٹھا کر ڈال دینی ہے اور بل لے جانا ہے تو اس کا کیوں نوٹس نہیں لیتے؟ یہ ایسی چیزیں جو میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ بہت بڑی کرپشن ہے تو میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب اس پر respond کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس پر respond کریں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں سمجھتا دیتا ہوں۔ معزز ممبر کو یہ چیز سمجھ نہیں آئی یہ ٹیکنیکل بات ہے جس وقت یہ دریاؤں کے بند بنائے جاتے ہیں تو اس کے بیچ میں ریت اس لئے ڈالی جاتی ہے کہ ریت کے اندر چوہے جا کر وہ بڑے جن کو rat hole کہتے ہیں اس کو damage نہیں کرتے اور چوہے ان کے اندر نہیں جاتے اس لئے ریت اور مٹی کے combination کے ساتھ یہ بند بنائے جاتے ہیں، باہر سے ان کو بڑی covering مٹی سے دی جاتی ہے اور اس کے اندر ریت بھری جاتی ہے تاکہ اس کے اندر چوہے آکر سوراخ کر کے اس کو کمزور نہ کریں اور وہ پتھر نہ ہوں تو اس لئے اس کو اندر سے ریت کے ساتھ بھرا جاتا ہے اور باہر سے اس کو پھر مٹی کے ساتھ بھرا جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب منان خان: جناب سپیکر! please آپ یہ تو چیک کرادیں کہ کیا estimate میں ریت شامل ہے یا وہ مٹی ڈالنی ہے۔ وہاں محکمے والے خود بتا رہے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ چیک کروالیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! بالکل میں یہ چیک کروالیتا ہوں۔

زیر و آرنوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب زیر و آرنوٹس شروع ہوتا ہے۔ پہلا زیر و آرنوٹس نمبر 425 شیخ علاؤ الدین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیر و آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 427 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

تحصیل چو آسیدن شاہ ضلع چکوال کی تمام سڑکوں کو مرمت کرنے کا مطالبہ

427: محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری داخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تحصیل چو آسیدن شاہ ضلع چکوال کی تمام سڑکیں جو اس کو دوسری

تختیوں اور اضلاع سے connect کرتی ہیں ان کو فوری طور پر مرمت کیا جائے اور ڈبل کیا جائے۔ ان میں چو آسیدن شاہ کلر کہار روڈ، چو آسیدن شاہ سے پنڈداد نخال روڈ، چو آسیدن شاہ چکوال روڈ اور سنڈھانڈی سے جہلم روڈ کو مرمت کیا جائے۔ یہ تمام دشوار گزار پہاڑی راستے ہیں اور آئے روز حادثات کا باعث بن رہے ہیں لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آروٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ اجازت ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں اس میں صرف یہ بات منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہوں گی کہ یہ تمام روڈز جو میں نے اس میں mention کی ہیں یہ ایک تحصیل کو دوسری تحصیل within district Chakwal connect کرتی ہیں اور اس کے علاوہ ضلع چکوال کو ضلع جہلم سے connect کرتی ہیں جیسا کہ یہ ایریا ایک tourism کے حوالے سے بھی بڑا important ہے اس کے علاوہ یہ پہاڑی راستے ہیں جو کہ کئی دفعہ ہیوی ٹریفک کا وہاں سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ وہاں پر کوئلہ کا کاروبار ہوتا ہے وہاں پر سینٹ انڈسٹریز ہیں جس کی وجہ سے ہیوی ٹریفک گزرتی ہے اور یہ روڈز بڑی طرح سے متاثر ہیں۔ خصوصی طور پر جو چو آسیدن شاہ سے چکوال روڈ جاری ہے اس میں تو چو مبی کے مقام پر بڑے بڑے گڑھے بن چکے ہیں اور similarly جو چو آسیدن شاہ سے پنڈداد نخال کی طرف روڈ جاری ہے اس میں بھی پنڈ کے مقام پر اتنے بڑے گڑھے ہیں کہ وہاں سے تو کار گزر ہی نہیں سکتی ہے۔ جیسا کہ آپ کی گورنمنٹ کی پالیسی بھی ہے کہ tourism کو promote کرنا ہے اس کے علاوہ ظاہر ہے کہ عام عوام کی سہولت کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان تمام سڑکوں کو مرمت کیا جائے ان کی repair اور maintenance کی جائے اور جو سڑکیں سنگل ہیں ان کو ڈبل کیا جائے تاکہ transportation کے لئے آسانی ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس روڈ کی repairing اور maintenance کے لئے کہہ دیا ہے لیکن اس وقت فوری طور پر dual تو نہیں کی جاسکتی لیکن اس کی maintenance کے لئے کہہ دیا ہے۔

تحریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب تحریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 712/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر! آپ اسے پیش کریں۔

اٹھارہویں ترمیم کے تحت صوبہ پنجاب میں

M-TECH سٹاف کو ریگولر کرنے اور بقایا جات ادا کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مزدوروں کے بچوں کے لئے ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد نے نوے اور دسویں جماعت کے مساوی فنی تعلیم کے آغاز کا فیصلہ کیا اور باقاعدہ طور پر میٹرک ٹیک پروگرام کے تحت PC-I کی منظوری اور چاروں صوبوں میں ملازمین کو کنٹریکٹ پر بھرتی کرنے کی منظوری دی گئی، اس کے تحت صوبہ پنجاب میں یہ پراجیکٹ 9 سکولز میں شروع کیا گیا اور ملازمین کی بھرتیوں کے لئے نیوز پیپرز میں اشتہار دیئے گئے اور 11-2010 اور 2012 میں میرٹ پر بھرتیاں کی گئیں۔ یہ تعلیمی سلسلہ 2015 تک وفاقی حکومت کے تحت جاری رہا، لیکن پھر اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ M-TECH سٹاف صوبوں کے تحت دے دیئے گئے، صوبہ پنجاب کے علاوہ باقی تمام صوبائی حکومتوں نے ان سکولز اور ملازمین کو Adopt کر لیا اور تمام سکولز فنی تعلیم کا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں لیکن صوبہ پنجاب نے ان سکولز اور سٹاف کو ورکرز ویلفیئر بورڈ محکمہ لیبر پنجاب کے ماتحت کر دیا لیکن انہوں نے M-TECH سٹاف کو نظر انداز کر دیا اور تمام ملازمین کو چار سال تک تنخواہوں سے محروم رکھا اور نہ ہی ریگولر کیا۔ ملازمین نے عدالت سے رجوع کیا اور 5-مارچ 2019 کو ان تمام ملازمین کو نوکری پر بحال کر دیا گیا اور موجودہ تنخواہوں کے تحت ادائیگی شروع کر دی گئی لیکن ان تمام غریب ملازمین کو چار سالہ دورانہیہ کی تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی گئی حالانکہ وفاقی حکومت کی جانب سے تنخواہوں کی مد میں پنجاب حکومت فنڈز وصول کرتی رہی ہے جبکہ باقی تمام صوبوں نے کسی بھی ملازم کی تنخواہ کی ادائیگیاں نہیں روکیں اور تمام ملازمین کو ریگولر بھی کر دیا ہے۔ ان چار سالہ پیریڈ

کے دوران ملازمین مقروض ہو چکے ہیں لیکن محکمہ لیبر پنجاب کی جانب سے ان غریب ملازمین کو بقایا جات کی ادائیگیاں کی جارہیں اور نہ ہی ابھی تک ریگولر کیا جا رہا ہے۔ محکمہ ورکرز ویلفیئر بورڈ پنجاب کے ملازمین کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ ان کو ریگولر کیا جائے اور ان کے بقایا جات ان کو فی الفور ادا کئے جائیں تاکہ وہ معاشی مسائل سے نجات حاصل کر سکیں۔ اس حوالے سے ملازمین اور ان کے خاندانوں میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر محنت و انسانی وسائل جناب عنصر مجید خان نیازی! تشریف نہیں رکھتے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، میاں شفیع محمد صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ابھی جب سپیکر صاحب اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے ہمارے محترم ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی کہ Christian community کو تنخواہیں نہیں دی جارہیں تو میں نے اُس وقت یہ commitment کی تھی میں متعلقہ محکمہ سے بات کر کے بتاتا ہوں we will ensure کہ جو ہمارے Christian ملازمین ہیں Christmas سے پہلے اُن کو تنخواہوں کی ادائیگی ہو جائے تو میں نے چیک کیا ہے یہ 4- دسمبر 2020 کو نوٹیفکیشن ہو چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گورنر پنجاب کی طرف سمری بھیجی تھی وہ approve ہو چکی ہے اور Christian ملازمین کو تنخواہیں دی جا رہی ہیں۔ We will ensure کہ کل تک اُن تمام کو تنخواہیں مل جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ! آپ ensure کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نوٹیفکیشن کی کاپی آپ کو بھی فراہم کر دیتا ہوں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں شفیق محمد!

تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) مفت اور لازمی تعلیم 2020 متعارف کرانے کی اجازت

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020."

(The motion was carried and leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) مفت اور لازمی تعلیم 2020

MR DEPUTY SPEAKER: The mover may introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 has been introduced and is referred to the Standing Committee on School Education with the direction to submit its report within two month.

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب مفاد عامہ سے متعلق قرارداد لیتے ہیں پہلی قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی طرف سے ہے۔ جی، جناب محمد صفدر شاکر اپنی قرارداد پیش کریں۔

حلقہ پی پی-104 اڈامرید والا سے ماموں کا نجن اور ظفر چوک سے فیصل آباد کی سڑکوں کو دوبارہ تعمیر کرنے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:-

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-104 ضلع فیصل آباد کی دو اہم سڑکوں اڈامرید والا سے منڈی ماموں کا نجن اور ظفر چوک سے حدود ضلع فیصل آباد پر علاقہ کے عوام کا دوسرے شہروں کو آنے جانے کا انحصار ہے۔ ان دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوام کو آنے جانے میں مشکلات درپیش ہیں بلکہ آئے دن ڈکیتی، راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں لہذا استدعا ہے کہ ان دونوں سڑکوں کی دوبارہ فوری تعمیر شروع کی جائے۔"

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین میاں شفیق محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-104 ضلع فیصل آباد کی دو اہم سڑکوں اڈامرید والا سے منڈی ماموں کا نجن اور ظفر چوک سے حدود ضلع فیصل آباد پر علاقہ کے عوام کا دوسرے شہروں کو آنے جانے کا انحصار ہے۔ ان دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوام کو آنے جانے میں مشکلات درپیش ہیں بلکہ آئے دن ڈکیتی، راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں لہذا استدعا ہے کہ ان دونوں سڑکوں کی دوبارہ فوری تعمیر شروع کی جائے۔"

جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! I oppose it

جناب چیئرمین: جی، محرک اپنی قرارداد کے حق میں بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! یہ جو دونوں سڑکیں ہیں، یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہیں اس علاقے کے زمینداروں کو گنا لے جانے کے لئے یہ دونوں سڑکیں استعمال کرنی پڑتی ہیں۔ ماموں کائنجن شہر جس کے اندر محکمہ فوڈ کے گودام ہیں جو ضلع میں سب سے بڑے گودام ہیں ان کی ساری گندم ان سڑکوں سے جاتی ہے اور اس کے علاوہ فیصل آباد سے بورے والا، وہاڑی، کمالیہ، پیچہ و طنی جتنی بھی ٹریفک ہے وہ ان سڑکوں سے جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے یہ علاقہ کی عوام کا مسئلہ ہے یہ سڑکیں صحیح ہوں گی تو زمینداروں کو فائدہ ہوگا، ٹرانسپورٹ کو فائدہ ہوگا۔ ہمارے بھائی منسٹر صاحب بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں ان دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے، راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں، ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی ہیں۔ میں جو مسئلہ پیش کر رہا ہوں یہ عوام کا مسئلہ ہے اس ایوان میں جو ایم پی اے خواہ وہ حکومت سے تعلق رکھتا ہو خواہ اپوزیشن سے ہو وہ وہی مسئلہ پیش کرتا ہے جو علاقہ کی ضرورت ہو تو میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ میرے پیارے بھائی منسٹر جناب آصف نکئی صاحب اس کی مخالفت کریں گے ان کو تو یہ کہنا چاہئے کہ سڑکیں بنی چاہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں ان کی سڑک اڈا مرید والا سے منڈی ماموں کائنجن کا 2020-12-16 کو ٹینڈر ہو چکا ہے انشاء اللہ 5 سے 10 دن میں وہاں کام شروع ہو جائے گا۔ دوسری سڑک کو بھی secondly take up کر لیں گے ان کی ایک سڑک کا کام ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-104 ضلع فیصل آباد کی دو اہم سڑکوں اڈامرید والہ سے منڈی ماموں کا نجن اور ظفرچوک سے حدود ضلع فیصل آباد پر علاقہ کے عوام کا دوسرے شہروں کو آنے جانے کا انحصار ہے۔ ان دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوام کو آنے جانے میں مشکلات درپیش ہیں بلکہ آئے دن ڈکیتی، راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں لہذا استدعا ہے کہ ان دونوں سڑکوں کی دوبارہ فوری تعمیر شروع کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبہ میں حاملہ خواتین کے لئے Priority پر صحت انصاف کارڈ کا اجراء

کیا جائے تاکہ ابتداء سے ہی ماں بچہ کی صحت کا تحفظ کیا جاسکے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں چونکہ محترمہ کی قرارداد کو oppose نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک چھوٹی سی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ صحت انصاف کارڈ کے متعلق گورنمنٹ آف پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صوبے کی تمام آبادی جو کہ صحت کارڈ کے لئے qualify کرتی ہے اس کو صحت کارڈ جاری کئے جائیں گے irrespective of the side جیسا کہ محترمہ فرما رہی ہیں لہذا پوری آبادی کو صحت انصاف کارڈ جاری کئے جارہے ہیں اور یہ جو فرما رہی ہیں کہ صحت انصاف کارڈ ان خواتین کو جو کہ حاملہ ہیں ان کو جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب پورے صوبے کی آبادی کو یہ کاڈرز جاری کئے جارہے ہیں تو وہ خواتین بھی automatically اس میں شامل ہو جائیں گی لہذا میں صرف اس چیز کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! جی، ٹھیک ہے میں اپنی قرارداد withdraw کرتی ہوں۔
جناب چیئر مین: شکریہ۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار اپنی قرارداد کو withdraw کرتی ہیں لہذا ان کی قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

تحصیل چو آسیدن شاہ کو دوسری تحصیلوں

سے ملانے والی تمام سڑکوں کو مرمت کرنے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:
 "تحصیل چو آسیدن شاہ کو دوسری تحصیلوں سے ملانے والی تمام سڑکوں کو مرمت کیا جائے اور ڈبل کیا جائے، ان میں چو آسیدن شاہ سے کلر کہار روڈ، چو آسیدن شاہ سے چکوال روڈ شامل ہیں، اس کے علاوہ خصوصی طور پر چو آسیدن شاہ سے تحصیل پنڈ دادن خان روڈ کو ڈبل کیا جائے اور سڈھانڈی گاؤں سے ضلع جہلم کو connect کرنے والی روڈ کو مرمت کیا جائے۔ یہ تمام دشوار گزار پہاڑی راستے ہیں، یہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں اور یہاں سیاحوں کی بھی بڑی تعداد آتی ہے لہذا ان تمام roads کو فی الفور ڈبل روڈ اور مرمت کیا جائے۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"تحصیل چو آسیدن شاہ کو دوسری تحصیلوں سے ملانے والی تمام سڑکوں کو مرمت کیا جائے اور ڈبل کیا جائے، ان میں چو آسیدن شاہ سے کلر کہار روڈ، چو آسیدن شاہ سے چکوال روڈ شامل ہیں، اس کے علاوہ خصوصی طور پر

چو آسیدن شاہ سے تحصیل پنڈ دادن خاں روڈ کو ڈبل کیا جائے اور سڈھانڈی گاؤں سے ضلع جہلم کو connect کرنے والی روڈ کو مرمت کیا جائے۔ یہ تمام دشوار گزار پہاڑی راستے ہیں، یہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں اور یہاں سیاحوں کی بھی بڑی تعداد آتی ہے لہذا ان تمام roads کو فی الفور ڈبل روڈ اور مرمت کیا جائے۔"

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب چیئر مین! I oppose it.

جناب چیئر مین: محترمہ! منسٹر صاحب نے اس قرارداد کو oppose کر دیا ہے اگر آپ اس قرارداد کے حق میں کوئی بات کرنا چاہتی ہیں تو کر لیں۔

محترمہ مہوش سلطانی: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں صرف یہاں پر منسٹر صاحب کو یہ explain کرنا چاہوں گی کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے زیر و آرمیں، میں نے almost same issue ہی discuss کیا جس کے جواب میں انہوں نے agree کیا کہ وہ ان سڑکوں کو مرمت اور ڈبل بھی کریں گے لیکن اب قرارداد کو یہ oppose کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہی بات کی تھی کہ یہ سڑکیں تحصیل کو تحصیل اور ضلع چکوال کو ضلع جہلم سے connect کرتی ہیں اور یہ پہاڑی دشوار گزار راستے ہیں اور یہاں سے ہیوی ٹریفک گزرتی ہے اور اس کے علاوہ یہ coal mining area ہونے کی وجہ سے یہاں سے سارا coal transport ہوتا ہے، سیمنٹ بھی transport ہوتا ہے اور اس کے علاوہ عام شہریوں کو بھی بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ Specially جو کھیوڑہ اور چو آسیدن شاہ روڈ کی حالت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر اکثر ڈکیتی کی واردات ہوتی ہے لہذا منسٹر صاحب اپنی ہی پہلے والی statement کو contradict کر رہے ہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے کہا کہ وہ اس چیز کو consider کریں گے اور بنائیں گے لیکن اب وہ اسی چیز کو oppose کر رہے ہیں تو I would request him کہ وہ اس بات کو تھوڑا explain کر دیں کہ Why he is opposing now?

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب چیئر مین! میرے خیال میں محترمہ کو سننے میں غلطی لگی ہے کیونکہ میں نے عرض کیا تھا کہ dualization تو ممکن نہیں ہے لیکن repairing کے لئے اور باقی کاموں کے لئے کہہ دیا ہوا ہے وہ کام ان کا انشاء اللہ ہو جائے گا۔

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحصیل چو آسیدن شاہ کو دوسری تحصیلوں سے ملانے والی تمام سڑکوں کو مرمت کیا جائے اور ڈبل کیا جائے، ان میں چو آسیدن شاہ سے کلر کہار روڈ، چو آسیدن شاہ سے چکوال روڈ شامل ہیں، اس کے علاوہ خصوصی طور پر چو آسیدن شاہ سے تحصیل پنڈدادن خان روڈ کو ڈبل کیا جائے اور سڈھانڈی گاؤں سے ضلع جہلم کو connect کرنے والی روڈ کو مرمت کیا جائے۔ یہ تمام دشوار گزار پہاڑی راستے ہیں، یہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں اور یہاں سیاحوں کی بھی بڑی تعداد آتی ہے لہذا ان تمام roads کو فی الفور ڈبل روڈ اور مرمت کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئر مین: چوتھی قرارداد جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

صوبہ بھر سے لڑکیوں کا سکولوں سے

ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرنے کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ صوبہ پنجاب میں بچیوں کا پرائمری سے سیکنڈری کلاس میں ڈراپ آؤٹ سالانہ 15 لاکھ ہے اور اس ڈراپ آؤٹ کی بڑی وجہ لڑکیوں کی ہائی سکولوں تک رسائی نہ ہونا ہے۔ لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد کم ہونا بھی ایک وجہ ہے لہذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے

مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صوبہ بھر میں خصوصاً جنوبی پنجاب میں لڑکیوں کا سکولوں سے ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرے۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ صوبہ پنجاب میں بچیوں کا پرائمری سے سیکنڈری کلاس میں ڈراپ آؤٹ سالانہ 15 لاکھ ہے اور اس ڈراپ آؤٹ کی بڑی وجہ لڑکیوں کی ہائی سکولوں تک رسائی نہ ہونا ہے۔ لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد کم ہونا بھی ایک وجہ ہے لہذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صوبہ بھر میں خصوصاً جنوبی پنجاب میں لڑکیوں کا سکولوں سے ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرے۔"

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب چیئر مین! I oppose it.

جناب چیئر مین: جناب محمد طاہر پرویز! منسٹر صاحب نے اس قرارداد کو oppose کر دیا ہے اگر آپ اس قرارداد کے حق میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میں اس ہاؤس کو اور خصوصی طور پر منسٹر صاحب کو بھی یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنی قرارداد میں جنوبی پنجاب کا تو ذکر کیا ہی ہے لیکن جو ہمارے دور دراز علاقے یا جو ہمارے دوسرے اضلاع ہیں ان میں بھی میں بچیاں جب مڈل کلاس پاس کرتی ہیں تو وہ بچیاں بھی صرف اپنے گھروں تک محدود ہو کر رہ جاتی ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نہ تو ان کے قصبوں میں سکول ہوتے ہیں جن کو ہم ہائی سکول بولتے ہیں اور نہ ہی ان کے لئے کوئی conveyance کا انتظام ہوتا ہے اور اس کے علاوہ یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ ہمارے پنجاب میں ایک کلچر یہ بھی ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ مڈل کلاس تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بچی کی شادی کر دی جائے کیونکہ ان کے خیال میں اتنی ہی تعلیم کافی ہے لہذا منسٹر صاحب نے جو اس قرارداد کو oppose کیا ہے تو میرے خیال میں اس قرارداد میں کوئی بھی ایسا پوائنٹ نہیں ہے کہ اس کو oppose کیا جاتا لیکن مجھے بہت افسوس ہے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے اس قرارداد کو oppose کر دیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ تحقیق کسی ایک ادارے نے نہیں کی بلکہ یہ گورنمنٹ آف پنجاب

کے زیر سایہ تین سے چار مختلف سروے ہوئے ہیں ان سے یہ ثابت ہوا ہے کہ 15 لاکھ کے قریب بچیاں سکولوں سے باہر ہیں تو مہربانی کریں اس قرارداد کو سپورٹ کرتے ہوئے جو بھی پالیسی ہاؤس میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو ہاؤس میں پیش کر دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب چیئرمین! اگر آپ کہتے ہیں تو میں پچھلے دس سالوں کے نمبرز ان کو دے سکتا ہوں لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ ان کو نمبرز دے دوں یا رہنے دوں میرے خیال میں نمبرز دینے کی صورت میں پھر لڑائی شروع ہو جائے گی مگر میں ان کو صرف اتنا بتا دوں کہ ہم نے کیا کیا ہے تو میرے خیال میں یہ بتانا زیادہ ضروری ہو گا بجائے اس کے کہ میں پچھلی نالائقوں پر بات کروں۔ ہم نے from middle to higher secondary ٹوٹل 1227 سکولز اپ گریڈ کئے ہیں۔ ہم نے ان سکولز پر ایک ایکسٹرا روپیہ بھی خرچ نہیں کیا کیونکہ یہ وہ سکولز تھے جن میں کمرے بن رہے تھے یا بن چکے تھے۔ اگر ہم actuality میں جاتے تو یہ تمام چیزیں بنانے میں ہمارے تقریباً 16 ارب روپے خرچ ہونے تھے لیکن ہم نے اس پر ایک روپیہ خرچ نہیں کیا۔ ہم نے اس پر چھ ماہ کی exercise کی اور اس پر محنت کی کیونکہ یہاں پر کوئی محنت کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن اگر بیٹھ کر سارا کام کیا جاتا اور detail میں لوگوں کو بھیجا جاتا تو یہ کام ہو سکتے تھے خیر ہم نے ایک ایک سکول کے ایک ایک کمرے کا پتا کروایا اور اس طرح ہم نے 1227 سکولز اپ گریڈ کئے، جس میں سے 45 فیصد جنوبی پنجاب کے سکولز ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے بڑا dropout rate یہ ہے کہ سکولز قریب قریب نہیں ہیں کیونکہ اگر کہیں پر پرائمری سکول ہے تو وہاں پر ایلیمنٹری سکول نہیں ہے اور اگر کہیں پر ایلیمنٹری سکول ہے تو وہاں پر ہائر سیکنڈری سکول نہیں ہے پھر اگر میں پچھلی حکومت کی بات کروں گا تو پھر وہ کہیں گے کہ میں تنقید بہت زیادہ کرتا ہوں مگر جب سکول بنائے ہی نہیں گئے تو وہاں پر آپ کیا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! اور یہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم دو سال میں ہر چیز ٹھیک کر دیں۔ ہم نے afternoon schools Insaf شروع کئے ہیں۔ جو پرائمری سکول تھا اسی کی بلڈنگ کو ہم نے دوپہر کو ایلیمنٹری سکول بنادیا جو ٹیچر صبح پڑھا رہا تھا اسی نے وہاں پڑھانا شروع کر دیا۔

جناب سپیکر! بجائے کہ وہ جا کر ٹیوشن پڑھائے ہم نے کہا کہ ہم honorarium اٹھارہ ہزار روپے دیں گے چونکہ وہ مڈل سکول کے بچوں کو پڑھانے کے لئے qualified تھا۔ جہاں مڈل سکول تھے لیکن سیکنڈری سکول نہیں تھے ہم نے ان مڈل سکولوں کو سیکنڈری میں convert کیا اور انہی بلڈنگز کو استعمال کرتے ہوئے after noon schools کے اندر اپ گریڈ کر دیا۔

جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کو بتا دوں کہ ہم نے یہ ٹوٹل 576 سکول کھولے جن میں سے 236 سکول جنوبی پنجاب میں تھے۔ آپ دونوں ratios میں دیکھیں کہ ہم almost پچاس فیصد پر ہیں جو کام جنوبی پنجاب میں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! اب انشاء اللہ تعالیٰ next school term کے اندر 700 سے زیادہ afternoon schools کھولنے جارہے ہیں۔ دیکھیں! بلڈنگز بناتے ہوئے اور سب کچھ کرتے ہوئے بہت ٹائم لگتا ہے ہم نے سوچا کہ بچوں کو واپس سکول میں لانے کے لئے یہ سب سے quick remedy ہوگی۔ آپ سوچیں کہ جب ہم نے afternoon schools شروع کئے تو 20 ہزار سے زیادہ بچے within first three to five months سکول واپس آگئے جو کہ سکول نہیں جاسکتے تھے اس لئے اب ہم incoming school year میں 700 سے زیادہ سکول کھولنے جارہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ملک واصف مظہر: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

ملک واصف مظہر: جی۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

ملک واصف مظہر: جناب چیئر مین! ابھی وزیر سکول بہت خوبصورت باتیں فرما رہے تھے، ماشاء اللہ منسٹر صاحب جتنے اچھے figures دے رہے تھے ان سے میں تو بہت متاثر ہوا ہوں اور خاص طور پر انہوں نے جنوبی پنجاب کی باتیں کی ہیں۔ اگر مجھے حقیقت بتانہ ہوتی تو میں بھی تالیاں بجانے پر بہت خوشی محسوس کرتا۔ ماشاء اللہ ہماری حکومت کو معرض وجود میں آئے اڑھائی سال ہو گئے ہیں میرے حلقے میں تو کوئی نیا سکول نہیں بنا۔ پچھلے دور میں میرے والد صاحب ایم پی اے تھے

انہوں نے تین نئے سکول بنوائے تھے جن کے میں نام گنوا سکتا ہوں لیکن بد قسمتی سے آج تک ان کی SNE کی منظوری نہیں ہوئی اور وہ سکول ابھی تک بند پڑے ہیں اور چالو نہیں ہو سکے۔ اب اگر کہیں تو میں منسٹر صاحب کے لئے تالیاں بجا دیتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحقیق سے ثابت ہے کہ صوبہ پنجاب میں بچیوں کا پرائمری سے سیکنڈری کلاس میں ڈراپ آؤٹ سالانہ 15 لاکھ ہے اور اس ڈراپ آؤٹ کی بڑی وجہ لڑکیوں کی ہائی سکولوں تک رسائی کا نہ ہونا ہے۔ لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد کا کم ہونا بھی ایک وجہ ہے لہذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صوبہ بھر میں خصوصاً جنوبی پنجاب میں لڑکیوں کے سکولوں سے ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرے۔"

(قرارداد نامظور ہوئی)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ تحریک انصاف کا انصاف ہے، یہ تحریک انصاف کا اصل چہرہ ہے۔

جناب چیئرمین: پانچویں قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم 2020

پر عملدرآمد کے لئے رولز آف بزنس بنانے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مفت اور لازمی تعلیم بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ آئین کے آرٹیکل 25A کے مطابق ریاست پر لازم ہے کہ وہ 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اس آرٹیکل کے تحت اس ایوان نے 2014 میں مفت اور لازمی تعلیم کا قانون منظور کیا لیکن اس قانون کے رولز آف بزنس ابھی تک نہیں بنائے گئے لہذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر کے

بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے اور اس قانون پر مؤثر عملدرآمد کے لئے اس کے رولز آف بزنس بنائے جائیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مفت اور لازمی تعلیم بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ آئین کے آرٹیکل 25A کے مطابق ریاست پر لازم ہے کہ وہ 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اس آرٹیکل کے تحت اس ایوان نے 2014 میں مفت اور لازمی تعلیم کا قانون منظور کیا لیکن اس قانون کے رولز آف بزنس ابھی تک نہیں بنائے گئے لہذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر کے بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے اور اس قانون پر مؤثر عملدرآمد کے لئے اس کے رولز آف بزنس بنائے جائیں۔"

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں محترمہ سے التماس کرتا ہوں کہ چونکہ یہ معاملہ پہلے ہی کمیٹی کو جا چکا ہے لہذا اسے withdraw کر لیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جی، ٹھیک ہے۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! کفر ٹوٹا خدا کر کے اور اس میں بھی جناب منسٹر نے قیمتی رائے یہ پیش کی کہ اس قرارداد کو بھی withdraw کر لیا جائے۔ جب تک ہم لوگ تاریخ کے اوراق پر روشنی نہیں ڈالیں گے اور جب تک ہم اس بات کو understand نہیں کریں گے کہ چند معاملات سیاست سے بہت بالا تر ہیں، چند issues کسی گھر سے منسلک نہیں ہیں، کسی سوسائٹی سے منسلک نہیں ہیں بلکہ ایجوکیشن جیسے important matters جو قوموں کے عروج و زوال کو define کرتے ہوں یہ سیاست سے ہمیشہ بالا طاق رکھے گئے ہیں۔ Napoleon Bonaparte نے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ عظیم قوم بننا ہے تو اس کے تین prerequisites ہیں

اس نے کہا کہ آپ اس قوم کا اخبار اچھا کریں اور اس میں سب سے important factor یہ کہا کہ مجھے پڑھی لکھی اچھی مائیں دو تو میں عظیم قوم بناؤں گا۔ یہ مائیں کہاں سے بنیں گی؟ آئین کا آرٹیکل 25A جس کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔ It's responsibility of a State to provide free and compulsory education درحقیقت دیہاتوں کے اندر ہماری بچیوں کو ایجوکیشن میں اتنا support نہیں کیا جاتا جب یہ compulsory ہو جائے گا تو ہماری ہر بچی سکول جائے گی اور ہماری ہر بچی کل کو آنے والی ایک پڑھی لکھی ماں بنے گی۔

جناب سپیکر! مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہے کہ اگر 2014 میں یہ قانون بنا تھا اور آج بھی ہم اس پر گفتگو کر رہے ہیں کہ اسے pending کر دیں، اسے دوبارہ لے کر آئیں یا SED اسے present کرنے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اگر پرانے نورے تھے تو ابھی بھی دو اڑھائی سالوں میں اس پر کوئی remarkable achievement نہیں ہے۔ ہم بھی facts share کرتے ہیں، ہم بھی facts share کریں گے، out of school children کے حوالے سے سب سے important یہ ہے کہ پہلے بچے سکول میں آئے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ quality of education ہو۔ اگر quality of education نہیں ہے تو بچے سکول میں اپنا وقت برباد کرے گا اور تعلیم جو اسے سنوارنا چاہتی ہے، اسے ایک انسان بنانا چاہتی ہے وہ اپنی قوم کے لئے، اپنی سوسائٹی اور اپنے گھر کے لئے fruitful نہیں بن سکتا لہذا out of school component کے لئے کیا ہوا؟ ان کے اپنے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ سے ڈیٹا اٹھا کر دیکھ لیں کہ ایک کروڑ 17 لاکھ سے ایک کروڑ 14 لاکھ پر بچے آگئے ہیں یعنی یہ پانچ لاکھ بچے سکول میں آیا ہے یا باہر گیا ہے؟

جناب سپیکر! بد قسمتی سے یہ بچے سکول سے باہر گئے ہیں۔ اگر آج ہم اس بات کا تعین نہیں کریں گے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں تو یہ نہیں جان سکتے کہ ہم کہاں جائیں گے؟ یہ سب سے important بات ہے۔ اگر آپ انٹرنیشنل آرگنائزیشنز کا ڈیٹا لیں جو ایجوکیشن کے ڈیپارٹمنٹ بالخصوص UNICEF, DEFIT صرف پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اندر سالانہ 2- ارب روپے دیا کرتے تھے اور ایجوکیشن سیکٹر کو support کیا کرتے تھے۔ It was not a

loan، چونکہ گورنمنٹ پانچ سال کے لئے ہوتی ہے اس لئے یہاں سے 10- ارب روپے آتا تھا لیکن اب نہیں آتا اور اب ہمارے پاس یہ supporting element نہیں رہا۔ ایجوکیشن میں PEIMA ہے، PEF ہے ان کی رپورٹس منگوا کر دیکھ لیجئے تو آپ کو پورا اندازہ ہو جائے گا کہ ہم out of school children پر کہاں stand کر رہے ہیں؟ یہ تعداد بڑھ گئی ہے یا کم ہوئی ہے؟ اور second most important quality ہے اگر out of school بچے سکول آئے تو پھر ایجوکیشن کی quality بھی تو بہتر کرنی ہے، اگر جو تالیما ہے، کپڑا لینا ہے تو ان کے لئے brand ہے تو جب ایجوکیشن کی باری آئے تو اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ ابھی منسٹر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ 1200 سے زیادہ سکولوں کو under sufficient building upgrade کیا گیا ہے یعنی جو استاد پانچویں کے بچے کو پڑھا رہا تھا جس پر والدین کو اعتماد نہیں تھا کہ یہ اچھا نہیں پڑھا رہا اس لئے میں اپنے بچے کو پرائیویٹ سکول میں بھیجوں۔ آپ رپورٹ اٹھا کر دیکھ لیں کہ کتنے زیادہ پرائیویٹ سکول بڑھے ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ نے اسی سے کہا کہ یہ آٹھویں کے بچے کو بھی پڑھائے گا یہ quality of education ہے؟ اسی کو آپ نے کہا کہ اب یہ آٹھویں بھی اسی بچے کو پڑھائے گا۔ بھئی! یہ ان کی quality of education ہے۔ آپ مزید دیکھیں۔ یہ تو صرف ایک پہلو ہے۔ ظاہر ہے کہ گفتگو ہوئی تو میں نے بھی بات کر دی ہے۔ یہ ان کی اپ گریڈیشن تھی۔ آپ ان کی rationalization اٹھا کر دیکھ لیں۔ انہوں نے خود ہی رولز بنائے ہیں کہ پندرہ کلومیٹر کی حدود کے اندر یعنی پندرہ کلومیٹر کے radius کے مطابق ہم ٹیچرز کی rationalization کریں گے۔ لوگوں نے اس کے خلاف ہائی کورٹ میں کیس کئے، محکمہ کے سیکرٹری پانچ مرتبہ ہائی کورٹ میں پیش ہوئے، ان کی سرزنش ہوئی اور عدالت نے کہا کہ آپ اپنے ہی بنائے ہوئے اصولوں کے خلاف کیسے کام کر سکتے ہیں؟ اس طرح انہیں سارے کیس واپس لینے پڑے۔ یہ ان کی rationalization ہے۔

جناب چیئرمین: جناب واثق قیوم عباسی! Wind up کر لیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! بہتر ہے۔ میں آخری بات کرنے لگا ہوں۔ AEOs کا واقعہ ہوا یعنی انہوں نے احتجاج کیا۔ بھی! یہ محکمہ ایجوکیشن کے لوگ ہیں۔ آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگا۔ وزیر قانون نے انہیں سمجھایا اور وہ چپ کر کے گھر جا کر بیٹھ گئے۔ چار دن تک وہ دھرنا دیتے رہے اور بنی گالہ جا کر شور مچاتے رہے لیکن ان کی کوئی شنوائی نہیں ہو سکی۔ یہ صرف محکمہ اور متعلقہ وزیر کی arrogance تھی۔ "انوکھا لاڈلا" کھیلن کو مانگے چاند "انہوں نے پورے محکمہ تعلیم کا جنازہ نکال دیا ہے اور آج کہہ رہے ہیں کہ ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! جب تک ہم شعبہ ایجوکیشن میں صدی پن کے ساتھ چلیں گے تو اس میں بہتری آ سکے گی اور نہ ہی ہم اپنی قوم کے لئے معیاری سکولز بنا سکیں گے۔ اگر ہم نے اپنا احتساب کرنا ہے تو چلیں مجھ سے اور منسٹر سکولز ایجوکیشن سے شروع کریں۔ کیا ہمارے بچے سرکاری سکولوں میں پڑھتے ہیں؟ منسٹر صاحب یہاں ایوان میں اُٹھ کر اس کا جواب دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! ہمارے جو نئے ممبر ابھی بات کر رہے تھے ان کو یہ علم نہیں ہے کہ حکومتی بچوں پر بیٹھ کر گورنمنٹ کے خلاف یہاں کھڑے ہو کر بات کی جاتی اور نہ ہی قرارداد دی جاتی۔ بہر حال کیا کریں یہ بے چارے ابھی۔۔۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ وہ مجھے direct مخاطب کر کے بات نہ کریں ورنہ میں اس کا جواب دوں گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): واثق قیوم عباسی! جب آپ بات کر رہے تھے تو میں نے کوئی مداخلت نہیں کی لہذا اب آپ بھی چپ کر کے بیٹھیں۔ معزز ممبر کی بات سن کر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ کچھ عرصہ قبل ہی میں نے ان کو The Punjab Educational Endowment Fund (PEEF) کی Chairmanship سے ہٹایا تھا اسی لئے انہوں نے آج اپنا سارا غصہ یہاں پر نکال دیا ہے۔ جب آپ کسی کو ایک اہم پوزیشن یا عہدہ سے ہٹاتے ہیں تو ایسا ہوتا ہے۔ بہر حال انہوں نے اب اپنا غصہ نکال لیا ہے اور میں انہیں appreciate کرتا ہوں کہ بڑی اچھی بات ہے۔

جناب چیئرمین! اسلام آباد میں جو دھرنا ہو رہا تھا میں اس بارے میں بھی بتا دیتا ہوں۔ وہ چاہتے ہیں کہ BPSC کا امتحان نہ دیں اور اس مرحلے سے نہ گزریں۔ انہیں اس مرحلے سے لازماً گزرنا پڑے گا کیونکہ یہی قانون ہے۔ میں کسی کو قانون نہیں توڑنے دوں گا چاہے جو مرضی ہو جائے۔ میں کسی کے pressure میں نہیں آؤں گا۔ جب یہ دھرنا ہو رہا تھا تو میں وزیراعظم کے ساتھ directly رابطے میں تھا۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ اسلام آباد میں دس دن تک بیٹھے رہیں گے اور ہم ان کے دباؤ میں آکر قانون تبدیل کر دیں گے تو ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ اس طرح تو کوئی بھی اٹھ کر اسلام آباد میں دھرنا دے دے گا تو کیا ہم قانون بدل دیں گے؟ ایسا بالکل نہیں ہو سکتا۔ سکولوں میں بچوں کی تعداد کم کیسے ہوئی ہے؟ میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں تاکہ سب کے سامنے ایک clarity آجائے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ہاں PEEF کا ایک سسٹم رائج ہے اور کچھ عرصہ پہلے تک اس کے سربراہ ہمارے یہی معزز ممبر واثق قیوم عباسی تھے مگر unfortunately ہمیں اس میں تبدیلی لانا پڑی۔ ہم نے صرف PEEF کے بچوں کے لئے نہیں بلکہ پنجاب کے تمام سکولوں میں داخل ہر بچے کے لئے "ب" فارم لازمی کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! پچھلے دو تین ہفتوں کے اندر ہم اس پورے سسٹم کو revamp کر رہے ہیں تاکہ ہمیں exactly علم ہو سکے کہ آیا یہاں پر doubling ہوئی ہے یا نہیں؟ بہت سی جگہوں پر doubling ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج 2020 کے end پر بھی ہم یہ نہیں بتا سکتے کہ کتنے بچے سکولوں میں ہیں، کتنے بچے سکولوں سے باہر ہیں اور کہاں doubling ہوئی ہے؟ یہ اس لئے ہے کہ ہمارے ہاں ابھی تک مکمل طور پر ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں کیا گیا۔ چنانچہ ہم نے تمام سکولوں کو 31 جنوری 2021 کی deadline دی ہوئی ہے کہ والدین اپنے اپنے بچوں کے "ب" فارم جمع کروادیں۔ اس حوالے سے ایک پوری مہم چل رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فروری تک ہمیں clarity ہو جائے گی کہ کتنے بچے سکولوں میں داخل ہیں اور کتنے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک مثال دے کر بتاتا ہوں کہ ہمیں فائدہ کیا ہو گا۔ ہمیشہ سے claim کیا گیا کہ PEEF کے اندر 26 یا 27 لاکھ بچے ہیں۔ اس "ب" فارم کی شرط کی وجہ سے آج ان بچوں کی تعداد کم ہو کر 21 یا 22 لاکھ ہو گئی ہے۔ اب ہمیں بچوں کی actual تعداد کا علم ہوا ہے۔ جب doubling ختم ہوتی ہے تو پھر آپ کے پاس actual numbers آتے ہیں۔ یہ سب کچھ latest technology کی وجہ سے ممکن ہو سکتا ہے۔ جب سکولوں میں داخل سب بچوں کی اصل تعداد کا ہمیں علم ہو گا تو وہ سب کو بتائی جائے گی۔ ہمارے سسٹم میں problems ہیں اور ہم نے انشاء اللہ ان کو solve کرنا ہے۔ اسی طرح Covid-19 کی وجہ سے کتنا نقصان ہوا ہے اس کا ہمیں بعد میں پتا لگے گا مگر end of the day یہاں پر جو بھی چیز بتائی جائے گی وہ 200 فیصد درست ہو گی۔

جناب چیئر مین: محترمہ سعدیہ سہیل رانا! کیا آپ اپنی قرارداد کو press کرتی ہیں؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئر مین! اگر آپ اس حوالے سے واقعی قانون پاس کرنا چاہتے ہیں تو میری قرارداد اسی سے linked ہے لہذا اس کو منظور کر لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ منسٹر سکولز ایجوکیشن سے میری بات ہوئی تھی اور انہوں نے اس پر agree کیا تھا کہ وہ اس قانون میں ضروری ترامیم کو منظور کروائیں گے اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے بھی ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کیا اس قرارداد پر ووٹنگ کروائی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اگر متعلقہ منسٹر صاحب کو اس پر اعتراض نہ ہو تو یہ قرارداد پاس بھی کی جاسکتی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئر مین! میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لہذا اس قرارداد کو پاس کیا جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ معزز ممبر محترمہ سعدیہ سہیل رانا اپنی اس قرارداد کو withdraw کر لیں کیونکہ اس بارے میں پہلے ہی ہم قانون لارہے ہیں۔ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ ہم اس بابت doubling کیوں کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: چلیں، اس قرارداد پر ووٹنگ کروالیتے ہیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مفت اور لازمی تعلیم بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ آئین کے آرٹیکل 25A کے مطابق ریاست پر لازم ہے کہ وہ 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اس آرٹیکل کے تحت اس ایوان نے 2014 میں مفت اور لازمی تعلیم کا قانون منظور کیا لیکن اس قانون کے رولز آف بزنس ابھی تک نہیں بنائے گئے لہذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر کے بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے اور اس قانون پر مؤثر عملدرآمد کے لئے اس کے رولز آف بزنس بنائے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: محترمہ عظمیٰ کاردار قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارتی فوج کا UN Mission کی گاڑی پر فائرنگ کرنے پر قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارتی فوج کا UN Mission کی گاڑی پر فائرنگ کرنے پر قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارتی فوج کا UN Mission کی گاڑی پر فائرنگ کرنے پر قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

بھارتی فوج کی جانب سے سیالکوٹ سیکٹر AJK میں

LOC کے قریب UN-Mission کی گاڑی پر فائرنگ کی شدید مذمت

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان بھارتی فوج کا UN Mission کی گاڑی پر جمعہ کی صبح 10:45 پر

Cirikot Sector AJK میں LOC کے قریب بلا اشتعال فائرنگ کی

شدید مذمت کرتا ہے۔ UN افسران Polas Village میں LOC پر

سویلین آبادی پر بھارتی فوج کے حملے سے معصوم شہریوں کے جان و مال کی

نقصان کا تخمینہ لگانے جا رہے تھے اور یہ حملہ جان بوجھ کر ان کو اپنے کام سے

روکنے کے مقصد سے کیا گیا۔ یہ UN Charter اور 2003 کی Cease

fire understanding کی سنگین خلاف ورزی ہے اور اقوام عالم کے منہ پر طمانچہ سے کم نہیں۔ یہ ایوان UN سیکرٹری جنرل سے اس واقعہ کا نوٹس لینے اور تحقیق کرنے کا پُر زور مطالبہ کرتا ہے۔ رواں سال بھارت LOC کی 3003 دفعہ unprovoked violation کا مرتکب ہوا ہے جس میں کئی بچے، بوڑھے اور خواتین شہید ہوئے۔

یہ ایوان بھارت کی مذموم false flag operation کے عزائم سے بخوبی واقف ہے اور پُر زور مذمت کرتا ہے اور پاکستان اس کا منہ توڑ جواب دے گا۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان بھارتی فوج کا UN Mission کی گاڑی پر جمعہ کی صبح 10:45 پر Cirikot Sector AJK میں LOC کے قریب بلا اشتعال فائرنگ کی شدید مذمت کرتا ہے۔ UN افسران Polas Village میں LOC پر سویلین آبادی پر بھارتی فوج کے حملے سے معصوم شہریوں کے جان و مال کی نقصان کا تخمینہ لگانے جارہے تھے اور یہ حملہ جان بوجھ کر ان کو اپنے کام سے روکنے کے مقصد سے کیا گیا۔ یہ UN Charter اور 2003 کی Cease fire understanding کی سنگین خلاف ورزی ہے اور اقوام عالم کے منہ پر طمانچہ سے کم نہیں۔ یہ ایوان UN سیکرٹری جنرل سے اس واقعہ کا نوٹس لینے اور تحقیق کرنے کا پُر زور مطالبہ کرتا ہے۔ رواں سال بھارت LOC کی 3003 دفعہ unprovoked violation کا مرتکب ہوا ہے جس میں کئی بچے، بوڑھے اور خواتین شہید ہوئے۔

یہ ایوان بھارت کی مذموم false flag operation کے عزائم سے بخوبی واقف ہے اور پُر زور مذمت کرتا ہے اور پاکستان اس کا منہ توڑ جواب دے گا۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان بھارتی فوج کا UN Mission کی گاڑی پر جمعہ کی صبح 10:45 پر Cirikot Sector AJK میں LOC کے قریب بلا اشتعال فائرنگ کی شدید مذمت کرتا ہے۔ UN افسران Polas Village میں LOC پر سویلین آبادی پر بھارتی فوج کے حملے سے معصوم شہریوں کے جان و مال کی نقصان کا تخمینہ لگانے جا رہے تھے اور یہ حملہ جان بوجھ کر ان کو اپنے کام سے روکنے کے مقصد سے کیا گیا۔ یہ UN Charter اور 2003 کی Cease fire understanding کی سنگین خلاف ورزی ہے اور اقوام عالم کے منہ پر طمانچہ سے کم نہیں۔ یہ ایوان UN سیکرٹری جنرل سے اس واقعہ کا نوٹس لینے اور تحقیق کرنے کا پُر زور مطالبہ کرتا ہے۔ رواں سال بھارت LOC کی 3003 دفعہ unprovoked violation کا مرتکب ہوا ہے جس میں کئی بچے، بوڑھے اور خواتین شہید ہوئے۔

یہ ایوان بھارت کی مذموم false flag operation کے عزائم سے بخوبی واقف ہے اور پُر زور مذمت کرتا ہے اور پاکستان اس کا منہ توڑ جواب دے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی)

جناب چیئرمین: جناب سميع اللہ خان اور جناب غزالی سليم بٹ، ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سميع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

وفاقی حکومت سے نادرا آفس شاہدرہ

کی منتقلی کے احکامات فی الفور واپس لینے کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"نادرا آفس جو کہ عرصہ تقریباً دس سال سے شاہدرہ میں قائم تھا اسے اچانک شاہدرہ سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔ نادرا آفس کی شاہدرہ سے باہر منتقلی سے شاہدرہ، مرید کے، شرتپور اور قرب وجوار کے لاکھوں شہریوں کو شناختی کارڈ بنوانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے اور وفاقی حکومت کا یہ قدم شہری سہولیات doorstep پر، کے نظریہ سے متضاد اور شہریوں کو اذیت دینے کے مترادف ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے احکامات فی الفور واپس لے کر نادرا آفس کو دوبارہ شاہدرہ میں قائم کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"نادرا آفس جو کہ عرصہ تقریباً دس سال سے شاہدرہ میں قائم تھا اسے اچانک شاہدرہ سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔ نادرا آفس کی شاہدرہ سے باہر منتقلی سے شاہدرہ، مرید کے، شر قیو اور قرب وجوار کے لاکھوں شہریوں کو شناختی کارڈ بنوانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے اور وفاقی حکومت کا یہ قدم شہری سہولیات doorstep پر، کے نظریہ سے متضاد اور شہریوں کو اذیت دینے کے مترادف ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے احکامات فی الفور واپس لے کر نادرا آفس کو دوبارہ شاہدرہ میں قائم کیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"نادرا آفس جو کہ عرصہ تقریباً دس سال سے شاہدرہ میں قائم تھا اسے اچانک شاہدرہ سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔ نادرا آفس کی شاہدرہ سے باہر منتقلی سے شاہدرہ، مرید کے، شر قیو اور قرب وجوار کے لاکھوں شہریوں کو شناختی کارڈ بنوانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے اور وفاقی حکومت کا یہ قدم شہری سہولیات doorstep پر، کے نظریہ سے متضاد اور شہریوں کو اذیت دینے کے مترادف ہے لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے احکامات فی الفور واپس لے کر نادرا آفس کو دوبارہ شاہدرہ میں قائم کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کی خدمت میں ایک چیز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے آج اس بات کو تسلیم کیا کہ عمران خان صاحب کی گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ لوگوں کو ان کے doorstep پر سہولیات فراہم کی جائیں تو اس لئے میں نے کہا تھا کہ آج اس ایوان کی طرف سے بھی اُدھر recommendation

چلی جائے کہ میرے بھائی نے پہلی دفعہ تسلیم کیا ہے کہ ہماری حکومت اچھے کام کرنے کی طرف جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ "میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ: "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سابق ممبر اسمبلی سیدناظم حسین شاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مورخہ یکم دسمبر 2020 کو سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب، سیدناظم حسین شاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

مرحوم نہایت شریف النفس اور دیانتدار انسان تھے۔ آپ کا تعلق ملتان کے ایک زمیندار گھرانے سے تھا۔ آپ 2008 تک پانچ بار ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب رہے۔ مرحوم نے اس معزز ایوان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحوم کے اہل خانہ سے بھی اظہار تعزیت کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مورخہ یکم دسمبر 2020 کو سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب، سیدناظم حسین شاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

مرحوم نہایت شریف النفس اور دیانتدار انسان تھے۔ آپ کا تعلق ملتان کے ایک زمیندار گھرانے سے تھا۔ آپ 2008 تک پانچ بار ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب رہے۔ مرحوم نے اس معزز ایوان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحوم کے اہل خانہ سے بھی اظہار تعزیت کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مورخہ یکم دسمبر 2020 کو سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب، سیدناظم حسین شاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہایت شریف النفس اور دیانت دار انسان تھے۔ آپ کا تعلق ملتان کے ایک زمیندار گھرانے سے تھا۔ آپ 2008 تک پانچ بار ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب رہے۔ مرحوم نے اس معزز ایوان میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ مرحوم کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحوم کے اہل خانہ سے بھی اظہار تعزیت کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

سیدناظم حسین شاہ میرے ساتھ بھی ایم پی اے رہے تھے اور میرے والد صاحب کے ساتھ بھی ایم پی اے رہے تھے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: جناب سپیکر کی طرف سے ایک اعلان ہے۔ تمام معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ الیکشن ایکٹ 2017 کی دفعہ 137 کے تحت اثاثہ جات کے گوشوارے جمع کرانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2020 ہے۔ جن معزز ممبران نے ابھی تک اپنے گوشوارے جمع نہیں کرائے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ 31 دسمبر تک اپنے گوشوارے الیکشن کمیشن آف پاکستان، اسلام آباد کو بھجوا دیں۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ختم کیا جاتا ہے۔ شکریہ

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(67)/2020/2414. Dated: 22nd December 2020.
The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **22nd December 2020 (Tuesday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 22nd December 2020

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

	PAGE
	NO.
A	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for regularization and paying dues to M-TECH staff under 18 th amendment	348
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-9 th November, 2020	3
-10 th November, 2020	105
-11 th November, 2020	179
-21 st December, 2020	201
-22 nd December, 2020	275
AKHTAR ALI, CHAUDRY	
QUESTION regarding-	
-Number of Government Hospitals in PP-154 Lahore and provision of facilities therein (<i>Question No. 4059*</i>)	64
ALI HAIDER GILANI, SYED	
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presatement of resolutions	373
RESOLUTION regarding-	
-Condolence on sad demise of death of Syed Nazim Hussain Shah Ex MPA	374
ANEEZA FATIMA, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Allotment of Government residences in RHC-198/R.B Faisalabad (<i>Question No. 1086</i>)	93
-Details about spray in areas of Lahore for prevention from diseases (<i>Question No. 1567*</i>)	40
ANSAR MAJEED KHANNIAZI, MR. (Minister for Labour & Human Resource)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details about amount collected from ginning factories and rice mills in PP-243 Bahawalnagar (<i>Question No. 5358*</i>)	224
-Details about complaints received under Punjab Domestic Workers Act in Lahore and Rawalpindi (<i>Question No. 5762*</i>)	242
-Details about education and Encouragement Programme for children working on brick kilns (<i>Question No. 4538*</i>)	218
-Details about "Rozgar Offices" established in Sahiwal, Okara and Pakpattan (<i>Question No. 1098*</i>)	243

	PAGE
NO.	
-Details about schools, hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department (<i>Question No. 1135*</i>)	246
-Details about vacant posts in hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department (<i>Question No. 1122</i>)	244
-Details about workers protected by PESSI in Gujranwala (<i>Question No. 5409*</i>)	233
-Grant of scholarships to children of industrial workers (<i>Question No. 5722*</i>)	238
-Number of employees in Royal Palm Club Multan road Lahore (<i>Question No. 1145</i>)	248
-Number of quarters in Labour Colony Defence road Lahore (<i>Question No. 4506*</i>)	216
-Posting period of M.S in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad (<i>Question No. 1185</i>)	249
AUTHORITIES-	
-Of the House	5, 205
AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR	
POINT OF ORDER regarding-	
-Death of a farmer by torture of Police during protest in Lahore	29
AYSHA IQBAL, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about inserting of column about gender in admission forms of educational institutions (<i>Question No. 4725*</i>)	134
-Number of employees in Royal Palm Club Multan road Lahore (<i>Question No. 1145</i>)	248
-Number of quarters in Labour Colony Defence road Lahore (<i>Question No. 4506*</i>)	216
AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.	
QUESTION regarding-	
-Establishment of Nine new hospitals announced in Budget 2018-19 (<i>Question No. 4195*</i>)	74
B	
BILLS (Introduced in the House)-	
-The Protection against Harassment of Women at the workplace (Amendment) Bill 2020	271
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2020	272
-The Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020	350
-The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020	272
-The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020	271
BUSHRA ANJUM BUTT, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about education and Encouragement Programme for	218

	PAGE
NO.	
children working on brick kilns (<i>Question No. 4538*</i>)	
C	
CABINET-	
-Of the Punjab	5, 205
E	
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS -	
-Of Public Account Committee No. II	288
-Of Special Committees	287
-Of the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)	344
-Regarding Privilege motions of 2019 & 20	289
EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-	
-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Ordinance 2020	265
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020	264
-The Punjab Overseas Pakistan Commission Ordinance 2020	266
-The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020	262
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020	263
F	
FAIZA MUSHTAQ, MRS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about rest houses, Banglows and building of Irrigation Department in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 5863*</i>)	333
-Land of Irrigation Department in Mandi Bahauddin and details about annual income received therefrom (<i>Question No. 5862*</i>)	325
-Number of Covid-19 cases and step taken for prevention from it (<i>Question No. 1068</i>)	91
FATEHA KHWANI (Condolence)-	
-On sad demise of brother of Chaudry Aakhtar Ali MPA	29
-On sad demise of death of a farmer during portest in Lahore	124
-On sad demise of mother of Javed Kausar MPA and mother of Ashraf Sahib	281
-On sad demises of Mian Muhammad Afzal Hayat (Ex Caretaker Chief Minister and Ex Opposition Leader), Sardar Shehbaz Mazari (Ex MNA) and Syed Nazim Hussain Shah Ex MPA, Sardar Zafrullah Khan Jamali Ex PM & mother of Mian Shehbaz Sharif Opposition Leader National Assembly	215
G	
GHULAM QASIM HINJRA, MALIK	

	PAGE NO.
QUESTION regarding-	
-Details about funds granted for Irrigation Department in PP-268 Kot Addu (<i>Question No. 5986*</i>)	337
H	
HAMEEDA MIAN, MS.	
QUESTION regarding-	
-Upgradation of BHU Marala as RHC in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4243*</i>)	75
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated budget for colleges in Okara for the year 2020-21 (<i>Question No. 5533*</i>)	163
-Approval of PC-I and estimated cost of Home Economics Girls College Bahawalpur (<i>Question No. 5705*</i>)	170
-Details about area and delapidated condition of building of Government College Chandni Chowk Sargodha (<i>Question No. 5369*</i>)	160
-Details about inserting of column about gender in admission forms of educational institutions (<i>Question No. 4725*</i>)	134
-Details about making the buses functional standing in Government Degree College Boys/Girls Baseerpur, Okara (<i>Question No. 4265*</i>)	133
-Details about MS Programme and fee charges in Colleges of Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5568*</i>)	167
-Details about Sargodha University (<i>Question No. 5015*</i>)	151
-Details about students studding free of cost in Chenab College Ahmed Pur Sial (<i>Question No. 4140*</i>)	132
-Establishment of Campus of University of Education in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1158*</i>)	174
-Establishment of G.C University Madina Town and Dhobi Ghat Campus and details about recruitment of officers and employees therein (<i>Question No. 4049*</i>)	143
-Establishment of Government Degree College Jouharabad and details about building, furniture and other facilities provided therein (<i>Question No. 5275*</i>)	156
-Establishment of more colleges in PP-189 and other details about employees in colleges of Okara (<i>Question No. 5193*</i>)	152
-Expenditures and provision of funds to G.C University Madina Town and Dhobi Ghat in year 2018-19 (<i>Question No. 4047*</i>)	130
-Income and expenditures of BISE Lahore in 2018-19 and 2019-20 (<i>Question No. 4795*</i>)	135

	PAGE
NO.	
-Number of boys and girls colleges in Bheera and Bhalwal (<i>Question No. 5005*</i>)	147
-Number of boys and girls colleges in PP-293 Rajapur and details about non availability of facilities therein (<i>Question No. 1142</i>)	172
-Number of boys and girls colleges in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5654*</i>)	168
-Number of colleges in PP-176 Kasur and lack of facilities therein (<i>Question No. 5294*</i>)	158
-Number of girls and boys colleges and vacant posts in Bheera and Bhalwal (<i>Question No. 4891*</i>)	136
-Number of girls colleges and private universities in Gujranwala (<i>Question No. 5265*</i>)	153
-Number of seats of Ph.D (Social Work) in University of Punjab (<i>Question No. 5558*</i>)	166
-Number of students, kind of courses and other details about fee collected in Government University Madina Town and Dhobi Ghat Campus (<i>Question No. 4048*</i>)	141
-Number of Syndicate Members of University of Sahiwal (<i>Question No. 1177</i>)	175
-Number of vacancies of Director Colleges in Higher Education Department (<i>Question No. 4218*</i>)	146
-Posting of Vice Chancellor, Registrar and Deputy Registrar in Khawaja Farid University Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5467*</i>)	162
-Receiving of security amount for affiliation by University of Sargodha (<i>Question No. 3605*</i>)	139
-Recruitments in Government College University Madina Town and Dhobi Ghat Campus (<i>Question No. 4046*</i>)	128
-Starting of Ph.D Programme in Punjab University (<i>Question No. 4974*</i>)	147
-Vacant posts of Lecturer / Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal (<i>Question No. 2001*</i>)	127
HINA PERVAIZ BUTT, MS.	
QUESTION regarding-	
-Income and expenditures of BISE Lahore in 2018-19 and 2019-20 (<i>Question No. 4795*</i>)	135
HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED (Minister for Agriculture)	
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for action upon resolution regarding fixing of price of wheat	294

	PAGE NO.
IFTIKHAR AHMED KHAN, MR.	
QUESTION regarding-	
-Establishment of Trauma Centre in THQ Hospital Fateh Jhang (<i>Question No. 4509*</i>)	82
IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about making the buses functional standing in Government Degree College Boys/Girls Baseerpur, Okara (<i>Question No. 4265*</i>)	133
-Functional condition of X-Ray machine in RHCs Baseerpur, Mandi Ahemdabad and Battak district Okara (<i>Question No. 3815*</i>)	38
IRRIGATION DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Completion of embankment on Nala Dek Sialkot (<i>Question No. 5451*</i>)	312
-Cost incurred upon upgradation of barrages in the province (<i>Question No. 6074*</i>)	338
-Details about development and non development budget of PMIU Unit and installation of cameras in Hakra Canal Division (<i>Question No. 1189</i>)	343
-Details about final bill of 3-R Drain (<i>Question No. 1188</i>)	342
-Details about flood fighting project (<i>Question No. 1184</i>)	342
-Details about funds granted for Irrigation Department in PP-268 Kot Addu (<i>Question No. 5986*</i>)	337
-Details about heads constructed on rivers of South Punjab (<i>Question No. 5348*</i>)	309
-Details about length, width and rate of land purchased for canal construction under Jalalpur Irrigation Project Jhelum (<i>Question No. 5236*</i>)	330
-Details about provision of water for Irrigation in Fort Abbas and Haroonabad (<i>Question No. 5869*</i>)	334
-Details about rest houses, Banglows and building of Irrigation Department in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 5863*</i>)	333
-Details about rest houses and Banglows under administrative control of Irrigation Department in Sahiwal (<i>Question No. 5738*</i>)	316
-Details about sanctioned water of Gogera distributary canal Sahiwal (<i>Question No. 5786*</i>)	332
-Land of Irrigation Department in Mandi Bahauddin and details about annual income received therefrom (<i>Question No. 5862*</i>)	325
-Number of canals, minors and water courses in Bheera and Bhalwal and details about sanctioned water thereof (<i>Question No. 4885*</i>)	329
-Number of rest houses of Irrigation Department in Okara and details of expenditures incurred upon maintenance thereof (<i>Question No. 5824*</i>)	319

	PAGE
NO.	
-Offices, budget and staff residences of Irrigation Department in PP-245 Bahawalpur (<i>Question No. 5879*</i>)	336
-Offices, employees and vacant posts in Irrigation Department in PP-189 Okara (<i>Question No. 5825*</i>)	322
-Pavement and brick lining of canals in Bheera and Bhalwal district Sargodha (<i>Question No. 3722*</i>)	300
-Theft of canal water in villages of PP-198 Sahiwal (<i>Question No. 1165</i>)	341
-Upgradation of Jhelum and Dera Ghazi Khan Canals (<i>Question No. 6076*</i>)	340

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

QUESTION regarding-

-Step taken for eradication of Dengue in Lahore (<i>Question No. 1064</i>)	90
--	----

KHADIJA UMER, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for regularization and paying dues to M-TECH staff under 18 th amendment	348
---	-----

KHIZER HAYAT, MR.

QUESTION regarding-

-Details about sanctioned water of Gogera distributary canal Sahiwal (<i>Question No. 5786*</i>)	332
--	-----

L

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Details about amount collected from ginning factories and rice mills in PP-243 Bahawalnagar (<i>Question No. 5358*</i>)	223
-Details about complaints received under Punjab Domestic Workers Act in Lahore and Rawalpindi (<i>Question No. 5762*</i>)	242
-Details about education and Encouragement Programme for children working on brick kilns (<i>Question No. 4538*</i>)	218
-Details about "Rozgar Offices" established in Sahiwal, Okara and Pakpattan (<i>Question No. 1098*</i>)	243
-Details about schools, hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department (<i>Question No. 1135*</i>)	245
-Details about vacant posts in hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department (<i>Question No. 1122</i>)	244
-Details about workers protected by PESSI in Gujranwala (<i>Question No. 5409*</i>)	232
-Grant of scholarships to children of industrial workers (<i>Question No. 5722*</i>)	238

	PAGE
	NO.
-Number of employees in Royal Palm Club Multan road Lahore (<i>Question No. 1145</i>)	248
-Number of quarters in Labour Colony Defence road Lahore (<i>Question No. 4506*</i>)	216
-Posting period of M.S in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad (<i>Question No. 1185</i>)	248
M	
MANAN KHAN, MR	
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand to take notice of mixing more sand in construction of embankment on Ravi river at Shakar Garh	345
MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA	
FATEHA KHWANI (Condolence)-	
-On sad demise of brother of Chaudry Aakhtar Ali MPA	29
MASOOD AHMAD, CH	
QUESTIONS regarding-	
-Details about development and non development budget of PMIU Unit and installation of cameras in Hakra Canal Division (<i>Question No. 1189</i>)	343
-Details about final bill of 3-R Drain (<i>Question No. 1188</i>)	342
-Details about flood fighting project (<i>Question No. 1184</i>)	342
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY	
QUESTIONS regarding-	
-Details about amount collected from ginning factories and rice mills in PP-243 Bahawalnagar (<i>Question No. 5358*</i>)	223
-Details about provision of water for Irrigation in Fort Abbas and Haroonabad (<i>Question No. 5869*</i>)	334
-Number of RHCs, BHUs and facilities provided in PP-243 Bahawalnagar (<i>Question No. 4173*</i>)	69
-Number of RHCs, BHUs and vacant posts in PP-243 Bahawalnagar (<i>Question No. 4065*</i>)	66
MEHWISH SULTANA, MS.	
RESOLUTION regarding-	
-Demand for repair of roads linking other cities to Chowa Saidan Shah	354
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Demand for repairing roads of Chowa Saidan Shah Chakwal	346

	PAGE NO.
MINISTER FOR AGRICULTURE	
-See under Hussain Jahania Gardezi, Syed	
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD	
-See under Yasir Humayun, Mr.	
MINISTER FOR IRRIGATION	
-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.	
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL	
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.	
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE	
-See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.	
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION	
-See under Yasmin Rashid, Ms.	
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA	
POINTS OF ORDER regarding-	
-Demand for action upon resolution regarding fixing of price of wheat	293
-Demand for fixing price of wheat according to resolution passed in Punjab Assembly	183
MOTIONS regarding-	
-Permission for granting extension in period of Ordinances	259
-Permission to leave granted to introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020	350
-Permission to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Aseembly of the Punjab 1997	17
-Suspension of rules for presatation of resolutions	111, 116, 367,370,373
MUHAMMAD AFZAL, RANA	
QUESTION regarding-	
-Completion of embankment on Nala Dek Sialkot (<i>Question No. 5451*</i>)	312
MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Establishment of Trauma and Cardic Centre in THQ Hospital Hasilpur (<i>Question No. 4520*</i>)	86
-Provision of dialysis facilities in THQ Hospital Hasilpur (<i>Question No. 4518*</i>)	85
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK	
QUESTION regarding-	
-Number of colleges in PP-176 Kasur and lack of facilities therein (<i>Question No. 5294*</i>)	158

	PAGE NO.
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about rest houses and Banglows under administrative control of Irrigation Department in Sahiwal (<i>Question No. 5738*</i>)	316
-Details about "Rozgar Offices" established in Sahiwal, Okara and Pakpattan (<i>Question No. 1098*</i>)	243
-Number of Syndicate Members of University of Sahiwal (<i>Question No. 1177</i>)	175
-Number of vacancies of Director Colleges in Higher Education Department (<i>Question No. 4218*</i>)	146
-Provision of medical facilities in RHC Kameer (<i>Question No. 884</i>)	89
-Receiving of security amount for affiliation by University of Sargodha (<i>Question No. 3605*</i>)	139
-Theft of canal water in villages of PP-198 Sahiwal (<i>Question No. 1165</i>)	341
-Vacant posts of Lecturer / Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal (<i>Question No. 2001*</i>)	127
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (<i>Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal</i>)	
BILLS (Discussed upon)-	
-The Protection against Harassment of Women at the workplace (Amendment) Bill 2020	271
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2020	272
-The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020	272
-The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020	271
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS of -	
-Public Account Committee No. II	288
-Special Committees	287
EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-	
-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Ordinance 2020	265
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020	264
-The Punjab Overseas Pakistan Commission Ordinance 2020	266
-The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020	262
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020	263
MOTIONS regarding-	
-Permission for granting extension in period of Ordinances	259
-Permission to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	17
-Suspension of rules for presentation of resolutions	111, 116

	PAGE
	NO.
ORDINANCES (<i>Laid in the House</i>)-	
-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Ordinance 2020	269
-The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Ordinance 2020	268
-The Punjab Hotels and Restaurants (Amendment) Ordinance 2020	270
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020	269
-The Punjab Overseas Pakistan Commission Ordinance 2020	269
-The Punjab Tourist Guides (Amendment) Ordinance 2020	270
 -The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020	 268
POINTS OF ORDER regarding-	
-Demand for action upon resolution regarding fixing of price of wheat	293
-Demand for fixing price of wheat according to resolution passed in Punjab Assembly	189
-Demand for passing unanimous resolution on recent incident of blasphemous drawings made in France	16
-Demand for making Rules of Business of Sikh Marriage Registration Bill 2018	291
 REPORT (<i>Laid in the House</i>) regarding-	
-Interim report of the Special Committee No. 12	17
 RESOLUTION regarding-	
-Condemnation of blasphemous drawing published in France and controversial statement of President of France	112
MUHAMMAD FAISAL KHAN NIAZI, MR.	
 QUESTION regarding-	
-Number of employees and facilities provided in RHC Kacha Khooh Khanewal (<i>Question No. 4285*</i>)	76
MUHAMMAD ILLYAS, MR.	
 QUESTION regarding-	
-Details about opening of sealed laboratory in illegal way by drug inspector in Chiniot (<i>Question No. 3897*</i>)	56
MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.	
 QUESTIONS regarding-	
-Facility of maternity and number of Gynaecologists in THQ Hospital Raiwaind (<i>Question No. 4319*</i>)	77
-Number of hospitals with facility of treatment of heart disease in Raiwaind (<i>Question No. 4320*</i>)	78

	PAGE NO.
MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. (Minister for Irrigation)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Completion of embankment on Nala Dek Sialkot (<i>Question No. 5451*</i>)	312
-Cost incurred upon upgradation of barrages in the province (<i>Question No. 6074*</i>)	338
-Details about development and non development budget of PMIU Unit and installation of cameras in Hakra Canal Division (<i>Question No. 1189</i>)	343
-Details about final bill of 3-R Drain (<i>Question No. 1188</i>)	343
-Details about flood fighting project (<i>Question No. 1184</i>)	342
-Details about funds granted for Irrigation Department in PP-268 Kot Addu (<i>Question No. 5986*</i>)	337
-Details about heads constructed on rivers of South Punjab (<i>Question No. 5348*</i>)	310
-Details about length, width and rate of land purchased for canal construction under Jalalpur Irrigation Project Jhelum (<i>Question No. 5236*</i>)	331
-Details about provision of water for Irrigation in Fort Abbas and Haroonabad (<i>Question No. 5869*</i>)	335
-Details about rest houses, Banglows and building of Irrigation Department in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 5863*</i>)	334
-Details about rest houses and Banglows under administrative control of Irrigation Department in Sahiwal (<i>Question No. 5738*</i>)	317
-Details about sanctioned water of Gogera distributary canal Sahiwal (<i>Question No. 5786*</i>)	333
-Land of Irrigation Department in Mandi Bahauddin and details about annual income received therefrom (<i>Question No. 5862*</i>)	325
-Number of canals, minors and water courses in Bheera and Bhalwal and details about sanctioned water thereof (<i>Question No. 4885*</i>)	330
-Number of rest houses of Irrigation Department in Okara and details of expenditures incurred upon maintenance thereof (<i>Question No. 5824*</i>)	319
-Offices, budget and staff residences of Irrigation Department in PP-245 Bahawalpur (<i>Question No. 5879*</i>)	336
-Offices, employees and vacant posts in Irrigation Department in PP-189 Okara (<i>Question No. 5825*</i>)	322
-Pavement and brick lining of canals in Bheera and Bhalwal district Sargodha (<i>Question No. 3722*</i>)	301
-Theft of canal water in villages of PP-198 Sahiwal (<i>Question No. 1165</i>)	341
-Upgradation of Jhelum and Dera Ghazi Khan Canals (<i>Question No. 6076*</i>)	340

	PAGE NO.
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand to take notice of mixing more sand in construction of embankment on Ravi river at Shakar Garh	346
MUHAMMAD NAWAZ CHOCHAN, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about workers protected by PESSI in Gujranwala (<i>Question No. 5409*</i>)	232
-Details about schools, hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department (<i>Question No. 1135*</i>)	245
-Number of girls colleges and private universities in Gujranwala (<i>Question No. 5265*</i>)	153
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.	
RESOLUTION regarding-	
-Demand for reconstruction of road from Adda Mureed Wala to Mamu Kanjan PP-104	351
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Establishment of G.C University Madina Town and Dhobi Ghat Campus and details about recruitment of officers and employees therein (<i>Question No. 4049*</i>)	143
-Expenditures and provision of funds to G.C University Madina Town and Dhobi Ghat in year 2018-19 (<i>Question No. 4047*</i>)	130
-Number of Doctors and other staff in THQ Hospital Jarranwala (<i>Question No. 3929*</i>)	58
-Number of students, kind of courses and other details about fee collected in Government University Madina Town and Dhobi Ghat Campus (<i>Question No. 4048*</i>)	141
-Number of wards and beds and provision of medicines in THQ Hospital Chak Jhumra (<i>Question No. 3930*</i>)	60
-Recruitments in Government College University Madina Town and Dhobi Ghat Campus (<i>Question No. 4046*</i>)	128
RESOLUTION regarding-	
-Demand to control over drop out of students in girls schools	356
MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Construction, completion and allocated budget for Waris Abad dispensary Khushab (<i>Question No. 4099*</i>)	67
-Number of employees and supply of electricity in Mehmood Shaheed	

	PAGE
dispensary Khushab (<i>Question No. 4101*</i>)	NO.
MUMTAZ ALI, MR.	68
QUESTION regarding-	
-Number of boys and girls colleges in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5654*</i>)	168
MUNAWAR HUSSAIN, RANA	
QUESTIONS regarding-	
-Details about length, width and rate of land purchased for canal construction under Jalalpur Irrigation Project Jhelum (<i>Question No. 5236*</i>)	330
MUNEEB-UL-HAQ, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated budget for colleges in Okara for the year 2020-21 (<i>Question No. 5533*</i>)	163
-Details about spray in villages for prevention from disease (<i>Question No. 1539*</i>)	39
-Establishment of more colleges in PP-189 and other details about employees in colleges of Okara (<i>Question No. 5193*</i>)	152
-Functional condition of dialysis machines in DHQ Hospital Okara (<i>Question No. 3673*</i>)	49
-Number of rest houses of Irrigation Department in Okara and details of expenditures incurred upon maintenance thereof (<i>Question No. 5824*</i>)	319
-Offices, employees and vacant posts in Irrigation Department in PP-189 Okara (<i>Question No. 5825*</i>)	322
N	
NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-9 th November, 2020	14
-10 th November, 2020	110
-11 th November, 2020	182
-21 st December, 2020	214
-22 nd December, 2020	280
NASEER AHMAD, MR.	
QUESTION regarding-	
-Starting of Ph.D Programme in Punjab University (<i>Question No. 4974*</i>)	147

	PAGE NO.
NASIR MAHMOOD, MR.	
QUESTION regarding-	
-Number of BHUs in RHCs in PP-127 Jhelum (<i>Question No. 3831*</i>)	53
NOTIFICATION of-	
-Prorogation of 26 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9 th November, 2020	195
-Prorogation of 27 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21 st December, 2020	376
-Summoning of 26 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9 th November, 2020	1
-Summoning of 27 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21 st December, 2020	199
○	
OFFICERS-	
-Of the House	11, 211
ORDINANCES (<i>Laid in the House</i>)-	
-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Ordinance 2020	269
-The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Ordinance 2020	268
-The Punjab Hotels and Restaurants (Amendment) Ordinance 2020	270
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020	269
-The Punjab Overseas Pakistan Commission Ordinance 2020	269
-The Punjab Tourist Guides (Amendment) Ordinance 2020	270
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020	267

PAGE

NO.

P

PANEL OF CHAIRMEN-

- Announcement regarding Panel of Chairmen for 26th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th November, 2020 15
- Announcement regarding Panel of Chairmen for 27th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st December, 2020 215

PARLIAMENTARY SECRETARIES-

- Of the Punjab 9, 209

POINTS OF ORDER regarding-

- Death of a farmer by torture of Police during protest in Lahore 29
- Demand for action upon resolution regarding fixing of price of wheat 293
- Demand for fixing price of wheat according to resolution passed in Punjab Assembly 183
- Demand for making Rules of Business of Sikh Marriage Registration Bill 2018 291
- Demand for passing unanimous resolution on recent incident of blasphemous drawings made in France 15
- Demand to take notice of mixing more sand in construction of embankment on Ravi river at Shakar Garh 345
- Second time raid of Anti Corruption at house of Imran Khalid Butt (MPA) 250, 281

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-**QUESTIONS regarding-**

- Allotment of Government residences in RHC-198/R.B Faisalabad (*Question No. 1086*) 93
- Construction, completion and allocated budget for Waris Abad dispensary Khushab (*Question No. 4099**) 67
- Details about causes of deaths of new born babies (*Question No. 4614**) 87
- Details about doctors , wards and building of THQ Hospital Manwan, Lahore (*Question No. 3734**) 51
- Details about facilities and vacant posts in BHU Abad Pur Rahim Yar Khan (*Question No. 4380**) 79
- Details about licences of factories producing spurious drugs (*Question No. 2715**) 43
- Details about opening of sealed laboratory in illegal way by drug inspector in Chiniot (*Question No. 3897**) 56
- Details about provision of expired medicines and injections to hospitals of Rajanpur (*Question No. 1143*) 95
- Details about spray in areas of Lahore for prevention from diseases

	PAGE
	NO.
(Question No. 1567*)	40
-Details about spray in villages for prevention from disease (Question No. 1539*)	39
-Details about stray dog Killing Scheme in the province (Question No. 4182*)	72
-Details about vacant posts and lack of medical facilities in THQ Hospital Pindi Bhattian (Question No. 4383*)	80
-Details about vaccination of new born babies and provision of awareness to mothers giving birth to a baby (Question No. 4517*)	83
-Duties of Provincial Drug Monitoring Team (Question No. 2713*)	41
-Establishment of Gynae ward in THQ Hospital Ahmed Pur Sial (Question No. 3966*)	61
-Establishment of Nine new hospitals announced in Budget 2018-19 (Question No. 4195*)	74
-Establishment of Trauma and Cardic Centre in THQ Hospital Hasilpur (Question No. 4520*)	86
-Establishment of Trauma Centre in THQ Hospital Fateh Jhang (Question No. 4509*)	82
-Facility of maternity and number of Gynaecologists in THQ Hospital Raiwaind (Question No. 4319*)	77
-Functional condition of dialysis machines in DHQ Hospital Okara (Question No. 3673*)	49
-Functional condition of X-Ray machine in RHCs Baseerpur, Mandi Ahemdabad and Battak district Okara (Question No. 3815*)	38
-Number of beds and sanctioned posts in RHC-198/R.B Faisalabad (Question No. 1082*)	92
-Number of BHUs in RHCs in Bhalwal and Bheera (Question No. 3653*)	47
-Number of BHUs in RHCs in PP-127 Jhelum (Question No. 3831*)	53
-Number of Covid-19 cases and step taken for prevention from it (Question No. 1068)	91
-Number of Doctors and other staff in THQ Hospital Jarranwala (Question No. 3929*)	58
-Numbers of doctors, nurses, dispensaries and vacant posts in THQ Hospital Manawan, Lahore (Question No. 3735*)	52
-Number of employees and facilities provided in RHC Kacha Khooh Khanewal (Question No. 4285*)	76
-Number of employees and supply of electricity in Mehmood Shaheed dispensary Khushab (Question No. 4101*)	68
-Number of Government Hospitals in PP-154 Lahore and provision of facilities therein (Question No. 4059*)	64
-Number of hospitals with facility of treatment of heart disease in Raiwaind (Question No. 4320*)	78
-Number of RHCs, BHUs and facilities provided in PP-243 Bahawalnagar (Question No. 4173*)	69
-Number of RHCs, BHUs and vacant posts in PP-243	

	PAGE
	NO.
Bahawalnagar (<i>Question No. 4065*</i>)	66
-Number of staff and facilities provided in DHQ Hospital Khushab (<i>Question No. 4005*</i>)	62
-Number of wards and beds and provision of medicines in THQ Hospital Chak Jhumra (<i>Question No. 3930*</i>)	60
-Provision of dialysis facilities in THQ Hospital Hasilpur (<i>Question No. 4518*</i>)	85
-Provision of medical facilities in RHC Kameer (<i>Question No. 884</i>)	89
-Provision of polio vaccine and recruitment of workers in Rajanpur (<i>Question No. 1144</i>)	97
-Provision of medicines in hospitals of Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 3601*</i>)	47
-Repair and construction of building and boundary wall of BHU Salam Sargodha (<i>Question No. 3759*</i>)	53
-Step taken for eradication of Dengue in Lahore (<i>Question No. 1064</i>)	90
-Upgradation of BHU Marala as RHC in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4243*</i>)	75

	PAGE NO.
PROROGATION-	
-Notification of prorogation of 26 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th November, 2020	195
-Notification of prorogation of 27th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st December, 2020	376
Q	
QUESTIONS regarding-	
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	
-Allocated budget for colleges in Okara for the year 2020-21 (<i>Question No. 5533*</i>)	163
-Approval of PC-I and estimated cost of Home Economics Girls College Bahawalpur (<i>Question No. 5705*</i>)	170
-Details about area and delapidated condition of building of Government College Chandni Chowk Sargodha (<i>Question No. 5369*</i>)	160
-Details about inserting of column about gender in admission forms of educational institutions (<i>Question No. 4725*</i>)	134
-Details about making the buses functional standing in Government Degree College Boys/Girls Baseerpur, Okara (<i>Question No. 4265*</i>)	133
-Details about MS Programme and fee charges in Colleges of Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5568*</i>)	167
-Details about Sargodha University (<i>Question No. 5015*</i>)	151
-Details about students studding free of cost in Chenab College Ahmed Pur Sial (<i>Question No. 4140*</i>)	132
-Establishment of Campus of University of Education in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1158*</i>)	174
-Establishment of G.C University Madina Town and Dhobi Ghat Campus and details about recruitment of officers and employees therein (<i>Question No. 4049*</i>)	143
-Establishment of Government Degree College Jouharabad and details about building, furniture and other facilities provided therein (<i>Question No. 5275*</i>)	156
-Establishment of more colleges in PP-189 and other details about employees in colleges of Okara (<i>Question No. 5193*</i>)	152
-Expenditures and provision of funds to G.C University Madina Town and Dhobi Ghat in year 2018-19 (<i>Question No. 4047*</i>)	130
-Income and expenditures of BISE Lahore in 2018-19 and 2019-20 (<i>Question No. 4795*</i>)	135
-Number of boys and girls colleges in Bheera and Bhalwal (<i>Question No. 5005*</i>)	147
-Number of boys and girls colleges in PP-293 Rajapur and details	

	PAGE
	NO.
about non availability of facilities therein (<i>Question No. 1142</i>)	172
-Number of boys and girls colleges in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5654*</i>)	168
-Number of colleges in PP-176 Kasur and lack of facilities therein (<i>Question No. 5294*</i>)	158
-Number of girls and boys colleges and vacant posts in Bheera and Bhalwal (<i>Question No. 4891*</i>)	136
-Number of girls colleges and private universities in Gujranwala (<i>Question No. 5265*</i>)	153
-Number of seats of Ph.D (Social Work) in University of Punjab (<i>Question No. 5558*</i>)	166
-Number of students, kind of courses and other details about fee collected in Government University Madina Town and Dhobi Ghat Campus (<i>Question No. 4048*</i>)	141
-Number of Syndicate Members of University of Sahiwal (<i>Question No. 1177</i>)	175
-Number of vacancies of Director Colleges in Higher Education Department (<i>Question No. 4218*</i>)	146
-Posting of Vice Chancellor, Registrar and Deputy Registrar in Khawaja Farid University Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5467*</i>)	162
-Receiving of security amount for affiliation by University of Sargodha (<i>Question No. 3605*</i>)	139
-Recruitments in Government College University Madina Town and Dhobi Ghat Campus (<i>Question No. 4046*</i>)	128
-Starting of Ph.D Programme in Punjab University (<i>Question No. 4974*</i>)	147
-Vacant posts of Lecturer / Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal (<i>Question No. 2001*</i>)	127
IRRIGATION DEPARTMENT-	
-Completion of embankment on Nala Dek Sialkot (<i>Question No. 5451*</i>)	312
-Cost incurred upon upgradation of barrages in the province (<i>Question No. 6074*</i>)	338
-Details about development and non development budget of PMIU Unit and installation of cameras in Hakra Canal Division (<i>Question No. 1189</i>)	343
-Details about final bill of 3-R Drain (<i>Question No. 1188</i>)	342
-Details about flood fighting project (<i>Question No. 1184</i>)	342
-Details about funds granted for Irrigation Department in PP-268 Kot Addu (<i>Question No. 5986*</i>)	337
-Details about heads constructed on rivers of South Punjab (<i>Question No. 5348*</i>)	309
-Details about length, width and rate of land purchased for canal construction under Jalalpur Irrigation Project Jhelum (<i>Question No. 5236*</i>)	330
-Details about provision of water for Irrigation in Fort Abbas and Haroonabad (<i>Question No. 5869*</i>)	334

	PAGE
NO.	
-Details about rest houses, Banglows and building of Irrigation Department in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 5863*</i>)	333
-Details about rest houses and Banglows under administrative control of Irrigation Department in Sahiwal (<i>Question No. 5738*</i>)	316
-Details about sanctioned water of Gogera distributary canal Sahiwal (<i>Question No. 5786*</i>)	332
-Land of Irrigation Department in Mandi Bahauddin and details about annual income received therefrom (<i>Question No. 5862*</i>)	325
-Number of canals, minors and water courses in Bheera and Bhalwal and details about sanctioned water thereof (<i>Question No. 4885*</i>)	329
-Number of rest houses of Irrigation Department in Okara and details of expenditures incurred upon maintenance thereof (<i>Question No. 5824*</i>)	319
-Offices, budget and staff residences of Irrigation Department in PP-245 Bahawalpur (<i>Question No. 5879*</i>)	336
-Offices, employees and vacant posts in Irrigation Department in PP-189 Okara (<i>Question No. 5825*</i>)	322
-Pavement and brick lining of canals in Bheera and Bhalwal district Sargodha (<i>Question No. 3722*</i>)	300
-Theft of canal water in villages of PP-198 Sahiwal (<i>Question No. 1165</i>)	341
-Upgradation of Jhelum and Dera Ghazi Khan Canals (<i>Question No. 6076*</i>)	340
LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-	
-Details about amount collected from ginning factories and rice mills in PP-243 Bahawalnagar (<i>Question No. 5358*</i>)	223
-Details about complaints received under Punjab Domestic Workers Act in Lahore and Rawalpindi (<i>Question No. 5762*</i>)	242
-Details about education and Encouragement Programme for children working on brick kilns (<i>Question No. 4538*</i>)	218
-Details about "Rozgar Offices" established in Sahiwal, Okara and Pakpattan (<i>Question No. 1098*</i>)	243
-Details about schools, hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department (<i>Question No. 1135*</i>)	245
-Details about vacant posts in hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department (<i>Question No. 1122</i>)	244
-Details about workers protected by PESSI in Gujranwala (<i>Question No. 5409*</i>)	232
-Grant of scholarships to children of industrial workers (<i>Question No. 5722*</i>)	238
-Number of employees in Royal Palm Club Multan road Lahore (<i>Question No. 1145</i>)	248
-Number of quarters in Labour Colony Defence road Lahore (<i>Question No. 4506*</i>)	216
-Posting period of M.S in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad (<i>Question No. 1185</i>)	248

	PAGE
	NO.
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-	
-Allotment of Government residences in RHC-198/R.B Faisalabad (<i>Question No. 1086</i>)	93
-Construction, completion and allocated budget for Waris Abad dispensary Khushab (<i>Question No. 4099*</i>)	67
-Details about causes of deaths of new born babies (<i>Question No. 4614*</i>)	87
-Details about doctors , wards and building of THQ Hospital Manwan, Lahore (<i>Question No. 3734*</i>)	51
-Details about facilities and vacant posts in BHU Abad Pur Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4380*</i>)	79
-Details about licences of factories producing spurious drugs (<i>Question No. 2715*</i>)	43
-Details about opening of sealed laboratory in illegal way by drug inspector in Chiniot (<i>Question No. 3897*</i>)	56
-Details about provision of expired medicines and injections to hospitals of Rajanpur (<i>Question No. 1143</i>)	95
-Details about spray in areas of Lahore for prevention from diseases (<i>Question No. 1567*</i>)	40
-Details about spray in villages for prevention from disease (<i>Question No. 1539*</i>)	39
-Details about stray dog Killing Scheme in the province (<i>Question No. 4182*</i>)	72
-Details about vacant posts and lack of medical facilities in THQ Hospital Pindi Bhattian (<i>Question No. 4383*</i>)	80
-Details about vaccination of new born babies and provision of awareness to mothers giving birth to a baby (<i>Question No. 4517*</i>)	83
-Duties of Provincial Drug Monitoring Team (<i>Question No. 2713*</i>)	41
-Establishment of Gynae ward in THQ Hospital Ahmed Pur Sial (<i>Question No. 3966*</i>)	61
-Establishment of Nine new hospitals announced in Budget 2018-19 (<i>Question No. 4195*</i>)	74
-Establishment of Trauma and Cardic Centre in THQ Hospital Hasilpur (<i>Question No. 4520*</i>)	86
-Establishment of Trauma Centre in THQ Hospital Fateh Jhang (<i>Question No. 4509*</i>)	82
-Facility of maternity and number of Gynaecologists in THQ Hospital Raiwaind (<i>Question No. 4319*</i>)	77
-Functional condition of dialysis machines in DHQ Hospital Okara (<i>Question No. 3673*</i>)	49
-Functional condition of X-Ray machine in RHCs Baseerpur, Mandi Ahemdabad and Battak district Okara (<i>Question No. 3815*</i>)	38
-Number of beds and senctioned posts in RHC-198/R.B Faisalabad (<i>Question No. 1082*</i>)	92
-Number of BHUs in RHCs in Bhalwal and Bheera (<i>Question No. 3653*</i>)	47
-Number of BHUs in RHCs in PP-127 Jhelum (<i>Question No. 3831*</i>)	53

	PAGE
NO.	
-Number of Covid-19 cases and step taken for prevention from it (<i>Question No. 1068</i>)	91
-Number of Doctors and other staff in THQ Hospital Jarranwala (<i>Question No. 3929*</i>)	58
-Numbers of doctors, nurses, dispensaries and vacant posts in THQ Hospital Manawan, Lahore (<i>Question No. 3735*</i>)	52
-Number of employees and facilities provided in RHC Kacha Khooh Khanewal (<i>Question No. 4285*</i>)	76
-Number of employees and supply of electricity in Mehmood Shaheed dispensary Khushab (<i>Question No. 4101*</i>)	68
-Number of Government Hospitals in PP-154 Lahore and provision of facilities therein (<i>Question No. 4059*</i>)	64
-Number of hospitals with facility of treatment of heart disease in Raiwaind (<i>Question No. 4320*</i>)	78
-Number of RHCs, BHUs and facilities provided in PP-243 Bahawalnagar (<i>Question No. 4173*</i>)	69
-Number of RHCs, BHUs and vacant posts in PP-243 Bahawalnagar (<i>Question No. 4065*</i>)	66
-Number of staff and facilities provided in DHQ Hospital Khushab (<i>Question No. 4005*</i>)	62
-Number of wards and beds and provision of medicines in THQ Hospital Chak Jhumra (<i>Question No. 3930*</i>)	60
-Provision of dialysis facilities in THQ Hospital Hasilpur (<i>Question No. 4518*</i>)	85
-Provision of medical facilities in RHC Kameer (<i>Question No. 884</i>)	89
-Provision of polio vaccine and recruitment of workers in Rajanpur (<i>Question No. 1144</i>)	97
-Provision of medicines in hospitals of Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 3601*</i>)	47
-Repair and construction of building and boundary wall of BHU Salam Sargodha (<i>Question No. 3759*</i>)	53
-Step taken for eradication of Dengue in Lahore (<i>Question No. 1064</i>)	90
-Upgradation of BHU Marala as RHC in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4243*</i>)	75

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about licences of factories producing spurious drugs (<i>Question No. 2715*</i>)	43
-Duties of Provincial Drug Monitoring Team (<i>Question No. 2713*</i>)	41

	PAGE NO.
RAHEELA NAEEM, MRS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about doctors , wards and building of THQ Hospital Manwan, Lahore (<i>Question No. 3734*</i>)	51
-Numbers of doctors, nurses, dispensaries and vacant posts in THQ Hospital Manawan, Lahore (<i>Question No. 3735*</i>)	52
RAMESH SINGH ARORA, MR.	
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for making Rules of Business of Sikh Marriage Registration Bill 2018	291
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-9 th November, 2020	13
-10 th November, 2020	109
-11 th November, 2020	181
-21 st December, 2020	213
-22 nd December, 2020	279
REPORTS (<i>Laid in the House</i>) regarding-	
-Interim report of the Special Committee No. 12	17
-Privilege Committee	290
-Special Committee No. 13	27, 28
RESOLUTIONS regarding-	
-Condemnation of blasphemous drawing published in France and controversial statement of President of France	112
-Condemnation of firing by Indian army on vehicle of UN-Mission at LOC in Sialkot Sector	368
-Condolence on sad demise of death of Syed Nazim Hussain Shah Ex MPA	374
-Demand for making Rules of Business to act upon Free and Necessary Education Bill 2020	360
-Demand for reconstruction of road from Adda Mureed Wala to Mamu Kanjan PP-104	351
-Demand for repair of roads linking other cities to Chowha Saidan Shah	354
-Demand from Federal Government to withdraw the shifting orders of NADRA office Shahdara	371
-Demand from Trading Commission of Pakistan for purchasing rice at price of last year	117
-Demand to control over drop out of students in girls schools	356
RUHSANA KAUSAR, MS.	

	PAGE NO.
QUESTION regarding-	
-Posting period of M.S in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad (<i>Question No. 1185</i>)	248
S	
SADIA SOHAIL RANA, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about causes of deaths of new born babies (<i>Question No. 4614*</i>)	87
RESOLUTION regarding-	
-Demand for making Rules of Business to act upon Free and Necessary Education Bill 2020	360
SAJIDA BEGUM, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about vacant posts in hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department (<i>Question No. 1122</i>)	244
-Establishment of Government Degree College Jouharabad and details about building, furniture and other facilities provided therein (<i>Question No. 5275*</i>)	156
-Number of staff and facilities provided in DHQ Hospital Khushab (<i>Question No. 4005*</i>)	62
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Cost incurred upon upgradation of barrages in the province (<i>Question No. 6074*</i>)	338
-Upgradation of Jhelum and Dera Ghazi Khan Canals (<i>Question No. 6076*</i>)	340
SAMI ULLAH KHAN, MR.	
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for preseration of resolutions	370
POINTS OF ORDER regarding-	
-Demand for passing unanimous resolution on recent incident of blasphemous drawings made in France	15
-Second time raid of Anti Corruption at house of Imran Khalid Butt (MPA)	250, 281
RESOLUTION regarding-	
-Demand from Federal Government to withdraw the shifting orders of NADRA office Shahdara	371

	PAGE NO.
SEEMABIA TAHIR, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about complaints received under Punjab Domestic Workers Act in Lahore and Rawalpindi (<i>Question No. 5762*</i>)	242
SHAFI MUHAMMAD, MIAN	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	
-The Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020	350
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT -	
-Regarding Privilege motions of 2019 & 20	289
MOTIONS regarding-	
-Permission to leave granted to introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020	350
-Suspension of rules for presatement of resolutions	116
REPORTS (<i>Laid in the House</i>) regarding-	
-Privilege Committee	290
-Special Committee No. 13	27, 28
RESOLUTION regarding-	
-Demand from Trading Commission of Pakistan for purchasing rice at price of last year	117
SHAHIDA AHMED, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about heads constructed on rivers of South Punjab (<i>Question No. 5348*</i>)	309
SHAMIM AFTAB, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about area and delapidated condition of building of Government College Chandni Chowk Sargodha (<i>Question No. 5369*</i>)	160
-Repair and construction of building and boundary wall of BHU Salam Sargodha (<i>Question No. 3759*</i>)	53
SHAZIA ABID, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about provision of expired medicines and injections to hospitals of Rajanpur (<i>Question No. 1143</i>)	95
-Establishment of Gynae ward in THQ Hospital Ahmed Pur Sial (<i>Question No. 3966*</i>)	61
-Number of boys and girls colleges in PP-293 Rajapur and details about non availability of facilities therein (<i>Question No. 1142</i>)	172
-Provision of polio vaccine and recruitment of workers in Rajanpur (<i>Question No. 1144</i>)	97

	PAGE
NO.	
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about Sargodha University (<i>Question No. 5015*</i>)	151
-Number of BHUs in RHCs in Bhalwal and Bheera (<i>Question No. 3653*</i>)	47
-Number of boys and girls colleges in Bheera and Bhalwal (<i>Question No. 5005*</i>)	147
-Number of canals, minors and water courses in Bheera and Bhalwal and details about sanctioned water thereof (<i>Question No. 4885*</i>)	329
-Number of girls and boys colleges and vacant posts in Bheera and Bhalwal (<i>Question No. 4891*</i>)	136
-Pavement and brick lining of canals in Bheera and Bhalwal district Sargodha (<i>Question No. 3722*</i>)	300
SUMMONING-	
-Notification of summoning of 26 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9 th November, 2020	1
-Notification of summoning of 27 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21 st December, 2020	199
SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about stray dog Killing Scheme in the province (<i>Question No. 4182*</i>)	72
-Number of beds and sanctioned posts in RHC-198/R.B Faisalabad (<i>Question No. 1082*</i>)	92
T	
TAHIA NOON, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about vaccination of new born babies and provision of awareness to mothers giving birth to a baby (<i>Question No. 4517*</i>)	83
-Provision of medicines in hospitals of Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 3601*</i>)	47
U	
USMAN MEHMOOD, SYED	
QUESTIONS regarding-	
-Details about facilities and vacant posts in BHU Abad Pur Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4380*</i>)	79

	PAGE
	NO.
-Details about MS Programme and fee charges in Colleges of Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5568*</i>)	167
-Establishment of Campus of University of Education in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1158*</i>)	174
-Grant of scholarships to children of industrial workers (<i>Question No. 5722*</i>)	238
-Posting of Vice Chancellor, Registrar and Deputy Registrar in Khawaja Farid University Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5467*</i>)	162
UZMA KARDAR, MS.	
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT -	
-Of the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)	344
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presetaion of resolutions	367
QUESTIONS regarding-	
-Details about students studding free of cost in Chenab College Ahmed Pur Sial (<i>Question No. 4140*</i>)	132
-Details about vacant posts and lack of medical facilities in THQ Hospital Pindi Bhattian (<i>Question No. 4383*</i>)	80
RESOLUTION regarding-	
-Condemnation of firing by Indian army on vehicle of UN-Mission at LOC in Sialkot Sector	368
Y	
YASIR HUMAYUN, MR. (<i>Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Allocated budget for colleges in Okara for the year 2020-21 (<i>Question No. 5533*</i>)	164
-Approval of PC-I and estimated cost of Home Economics Girls College Bahawalpur (<i>Question No. 5705*</i>)	170
-Details about area and delipidated condition of building of Government College Chandni Chowk Sargodha (<i>Question No. 5369*</i>)	161
-Details about inserting of column about gender in admission forms of educational institutions (<i>Question No. 4725*</i>)	134
-Details about making the buses functional standing in Government Degree College Boys/Girls Baseerpur, Okara (<i>Question No. 4265*</i>)	133
-Details about MS Programme and fee charges in Colleges of Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5568*</i>)	167
-Details about Sargodha University (<i>Question No. 5015*</i>)	151

	PAGE
NO.	
-Details about students studding free of cost in Chenab College Ahmed Pur Sial (<i>Question No. 4140*</i>)	132
-Establishment of Campus of University of Education in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1158*</i>)	175
-Establishment of G.C University Madina Town and Dhobi Ghat Campus and details about recruitment of officers and employees therein (<i>Question No. 4049*</i>)	144
-Establishment of Government Degree College Jouharabad and details about building, furniture and other facilities provided therein (<i>Question No. 5275*</i>)	156
-Establishment of more colleges in PP-189 and other details about employees in colleges of Okara (<i>Question No. 5193*</i>)	153
-Expenditures and provision of funds to G.C University Madina Town and Dhobi Ghat in year 2018-19 (<i>Question No. 4047*</i>)	130
-Income and expenditures of BISE Lahore in 2018-19 and 2019-20 (<i>Question No. 4795*</i>)	135
-Number of boys and girls colleges in Bheera and Bhalwal (<i>Question No. 5005*</i>)	148
-Number of boys and girls colleges in PP-293 Rajapur and details about non availability of facilities therein (<i>Question No. 1142</i>)	172
-Number of boys and girls colleges in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5654*</i>)	168
-Number of colleges in PP-176 Kasur and lack of facilities therein (<i>Question No. 5294*</i>)	158
-Number of girls and boys colleges and vacant posts in Bheera and Bhalwal (<i>Question No. 4891*</i>)	137
-Number of girls colleges and private universities in Gujranwala (<i>Question No. 5265*</i>)	154
-Number of seats of Ph.D (Social Work) in University of Punjab (<i>Question No. 5558*</i>)	166
-Number of students, kind of courses and other details about fee collected in Government University Madina Town and Dhobi Ghat Campus (<i>Question No. 4048*</i>)	141
-Number of Syndicate Members of University of Sahiwal (<i>Question No. 1177</i>)	175
-Number of vacancies of Director Colleges in Higher Education Department (<i>Question No. 4218*</i>)	146
-Posting of Vice Chancellor, Registrar and Deputy Registrar in Khawaja Farid University Rahim Yar Khan (<i>Question No. 5467*</i>)	162
-Receiving of security amount for affiliation by University of Sargodha (<i>Question No. 3605*</i>)	140
-Recruitments in Government College University Madina Town and Dhobi Ghat Campus (<i>Question No. 4046*</i>)	128
-Starting of Ph.D Programme in Punjab University (<i>Question No. 4974*</i>)	147
-Vacant posts of Lecturer / Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal (<i>Question No. 2001*</i>)	127

PAGE

NO.

YASMIN RASHID, MS. (Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

s-Allotment of Government residences in RHC-198/R.B Faisalabad (Question No. 1086)	94
-Construction, completion and allocated budget for Waris Abad dispensary Khushab (Question No. 4099*)	68
-Details about causes of deaths of new born babies (Question No. 4614*)	87
-Details about doctors , wards and building of THQ Hospital Manwan, Lahore (Question No. 3734*)	51
-Details about facilities and vacant posts in BHU Abad Pur Rahim Yar Khan (Question No. 4380*)	80
-Details about licences of factories producing spurious drugs (Question No. 2715*)	43
-Details about opening of sealed laboratory in illegal way by drug inspector in Chiniot (Question No. 3897*)	57
-Details about provision of expired medicines and injections to hospitals of Rajanpur (Question No. 1143)	95
-Details about spray in areas of Lahore for prevention from diseases (Question No. 1567*)	41
-Details about spray in villages for prevention from disease (Question No. 1539*)	39
-Details about stray dog Killing Scheme in the province (Question No. 4182*)	72
-Details about vacant posts and lack of medical facilities in THQ Hospital Pindi Bhattian (Question No. 4383*)	81
-Details about vaccination of new born babies and provision of awareness to mothers giving birth to a baby (Question No. 4517*)	83
-Duties of Provincial Drug Monitoring Team (Question No. 2713*)	42
-Establishment of Gynae ward in THQ Hospital Ahmed Pur Sial (Question No. 3966*)	62
-Establishment of Nine new hospitals announced in Budget 2018-19 (Question No. 4195*)	74
-Establishment of Trauma and Cardic Centre in THQ Hospital Hasilpur (Question No. 4520*)	87
-Establishment of Trauma Centre in THQ Hospital Fateh Jhang (Question No. 4509*)	82
-Facility of maternity and number of Gynaecologists in THQ Hospital Raiwaind (Question No. 4319*)	78
-Functional condition of dialysis machines in DHQ Hospital Okara (Question No. 3673*)	50
-Functional condition of X-Ray machine in RHCs Baseerpur, Mandi Ahemdabad and Battak district Okara (Question No. 3815*)	38

	PAGE
NO.	
-Number of beds and sanctioned posts in RHC-198/R.B Faisalabad (<i>Question No. 1082*</i>)	93
-Number of BHUs in RHCs in Bhalwal and Bheera (<i>Question No. 3653*</i>)	48
-Number of BHUs in RHCs in PP-127 Jhelum (<i>Question No. 3831*</i>)	54
-Number of Covid-19 cases and step taken for prevention from it (<i>Question No. 1068</i>)	91
-Number of Doctors and other staff in THQ Hospital Jarranwala (<i>Question No. 3929*</i>)	59
-Numbers of doctors, nurses, dispensaries and vacant posts in THQ Hospital Manawan, Lahore (<i>Question No. 3735*</i>)	52
-Number of employees and facilities provided in RHC Kacha Khooh Khanewal (<i>Question No. 4285*</i>)	76
-Number of employees and supply of electricity in Mehmood Shaheed dispensary Khushab (<i>Question No. 4101*</i>)	69
-Number of Government Hospitals in PP-154 Lahore and provision of facilities therein (<i>Question No. 4059*</i>)	65
-Number of hospitals with facility of treatment of heart disease in Raiwaind (<i>Question No. 4320*</i>)	79
-Number of RHCs, BHUs and facilities provided in PP-243 Bahawalnagar (<i>Question No. 4173*</i>)	70
-Number of RHCs, BHUs and vacant posts in PP-243 Bahawalnagar (<i>Question No. 4065*</i>)	66
-Number of staff and facilities provided in DHQ Hospital Khushab (<i>Question No. 4005*</i>)	63
-Number of wards and beds and provision of medicines in THQ Hospital Chak Jhumra (<i>Question No. 3930*</i>)	60
-Provision of dialysis facilities in THQ Hospital Hasilpur (<i>Question No. 4518*</i>)	85
-Provision of medical facilities in RHC Kameer (<i>Question No. 884</i>)	89
-Provision of polio vaccine and recruitment of workers in Rajanpur (<i>Question No. 1144</i>)	98
-Provision of medicines in hospitals of Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 3601*</i>)	47
-Repair and construction of building and boundary wall of BHU Salam Sargodha (<i>Question No. 3759*</i>)	53
-Step taken for eradication of Dengue in Lahore (<i>Question No. 1064</i>)	90
-Upgradation of BHU Marala as RHC in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4243*</i>)	75

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

QUESTIONS regarding-

-Approval of PC-I and estimated cost of Home Economics Girls College Bahawalpur (<i>Question No. 5705*</i>)	170
-Offices, budget and staff residences of Irrigation Department in PP-245 Bahawalpur (<i>Question No. 5879*</i>)	336

	PAGE
	NO.
ZAHRA NAQVI, SYEDA	
QUESTION regarding-	
-Number of seats of Ph.D (Social Work) in University of Punjab (<i>Question No. 5558*</i>)	166
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Demand for repairing roads of Chowah Saidan Shah Chakwal	346
